﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 25

جمعۃ المبارک 07/دسمبر 2018ء

25 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 07/فتح 1397 ہجری شمسی

شمارہ 49

رحیمیت کا تقاضا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو"۔

(ابن ماجہ کتاب الاحکام باب اجر الاجراء)

قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مذہب کی تاریخ میں عورت کا بڑا مقام ہے اور عورت کے قابل تعریف کاموں کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے۔

قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں اور آپ کی ہدایات عورت کی اہمیت اور اس کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔

جماعت احمدیہ مسلمہ میں تو اسلام اور احمدیت کی تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ عورت کے کردار اور قربانیوں کا کیا اہم مقام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح مرد کی قربانیوں اور دین کی خاطر اہم کردار کو مذہب کی تاریخ اور خاص طور پر اسلام میں محفوظ کیا ہے وہاں عورت کی قربانیوں اور کردار کو بھی کم نہیں سمجھا اور محفوظ رکھا ہے۔

آج مردوں کے ساتھ احمدی عورتوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کے دوسو دس سے زائد ممالک میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

خاص طور پر جن جگہوں پر جن ملکوں میں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں وہاں احمدی مردوں اور عورتوں دونوں نے قربانیاں دی ہیں۔

میرے پاس دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی دین کی خاطر قربانی کرنے والوں کے حالات آتے رہتے ہیں اور ان واقعات کو بھی ہم نے اپنی تاریخ میں محفوظ رکھنا ہے تا کہ آج بھی اور آئندہ بھی احمدی اس بات کو جانیں کہ احمدیت کی ترقی میں احمدی عورتوں نے بھی بیشمار قربانیاں دی ہیں اور احمدیت کی دنیا میں ترقی میں تمام دنیا کی احمدی عورتوں کا کردار ہے۔

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہی وارث بنیں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دیں گے اور اس کے حکموں پر چلیں گے۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب فرمودہ 08/ستمبر 2018ء بروز ہفتہ بمقام کالسروئے جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ۔

آج کی دنیا میں عموماً مذہب کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے نہ مذہب کی تاریخ جاننے کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مذہبی دنیا میں یا مذہب کی تاریخ میں صرف مرد کی اہمیت ہے اور عورت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اور اس کو بعض اسلام مخالف لوگ یا مذہب مخالف لوگ زیادہ ہوا دیتے ہیں۔ خاص طور پر اسلام پر تو یہ اعتراض بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ عورت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور جو بھی اس کا کردار ہو یا اس کی قربانیاں ہوں ان کو مردوں سے کم درجہ پر رکھا جاتا ہے۔ مرد کے کردار اور کام کی ہمیشہ تعریف کی جاتی ہے اور عورت کے کردار اور کام کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔

لیکن جب ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا مذہب اور خاص طور پر اسلام عورت کی دین کے لئے خدمات، عورت کے دین کی ترقی کے لئے کردار، عورت کی دین کی خاطر قربانی کو مَردوں کی خدمات، ان کے کردار، ان کی خدمات سے کم سمجھتا ہے یا اسلام میں کم سمجھا جاتا ہے یا کم اہمیت دی جاتی ہے تو جواب نفی میں ملے گا اور ہر علم رکھنے والی عورت یہ جانتی ہے۔

ایک مسلمان سب سے زیادہ تاریخی، واقعاتی اور علمی حقائق کے لئے جس چیز پر یا جس گواہی پر ایمان اور یقین رکھتا ہے یا اس کو ایمان اور یقین کی حد تک مانتا ہے وہ قرآن کریم ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات وحقائق ہیں۔ اور قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مذہب کی تاریخ میں عورت کا بڑا مقام ہے اور عورت کے قابل تعریف کاموں کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے اور بیان فرمایا ہے اور انہی قابل تعریف اور اہم کاموں کی وجہ سے عورت کو ان انعامات میں حصہ دار بنایا گیا ہے جن کاموں کی وجہ سے مرد اس کے اجر کے حق دار ٹھہرائے گئے ہیں یا نوازے گئے ہیں۔

پھر قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں اور آپ کی ہدایات عورت کی اہمیت اور اس کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔

پھر جماعت احمدیہ مسلمہ میں تو اسلام اور احمدیت کی تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ عورت کے کردار اور قربانیوں کا کیا اہم مقام ہے اور ہم

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ہفتہ کے معمولات میں سو سے زائد ممالک سے موصول ہونے والے ہزاروں دعائیہ خطوط کا مطالعہ اور ان کے جوابات کے لئے ضروری ارشادات اور ہدایات مرحمت فرمانا، سینکڑوں دفتری خطوط اور ان پر ہدایات و فیصلہ جات جاری فرمانا، معزز مہمانوں اور احبابِ جماعت سے انفرادی اور فیملی ملاقاتیں اور دیگر امور شامل ہیں۔ اس ہفتہ مورخہ 23 تا 29/نومبر 2018ء کے دوران معمولات کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مصروفیات کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁...**23/نومبر بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح)
حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔

❁...**24/نومبر بروز ہفتہ**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر کے بعد 7 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(بقیہ صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁...خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/نومبر 2018ء
❁...جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب فرمودہ 08/ستمبر 2018ء
❁...ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض
❁...حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء
❁...اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن
❁...مختصر عالمی جماعتی خبریں ❁...نمازِ جنازہ حاضر وغائب، الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے و دیگر

...☆...☆...☆...

ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض

(ترکی کی حالتِ زار پر تبصرہ اور مشورہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے قلمِ مبارک سے تحریر فرمودہ یہ مضمون 27؍ستمبر 1919ء کے الفضل قادیان میں شائع ہوا۔ اس وقت 'تحریکِ خلافت' زور پکڑ رہی تھی اور مسلمانانِ ہند سیاسی انحطاط اور مناسب قیادت کی عدم موجودگی کے باعث اس گمان میں تھے کہ شاید احتجاج، سیاسی دباؤ اور دیگر ذرائع سے سلطنتِ ترکیہ؍ خلافتِ عثمانیہ کی خدمت کرسکیں گے۔ خلیفۃ المسلمین حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس مضمون میں ترکی کی حالتِ زار پر تبصرہ فرماتے ہوئے اصل 'مرض' کی تشخیص فرما کر علاج تجویز فرماتے ہیں۔

افسوس کہ آج عرصہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود اسلام کو عالمی سطح پر ایسے ہی مسائل کا سامنا ہے۔ قارئین مضمون پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 'خلیفۃ المسلمین' کے ارشادات آج بھی اسی قدر مؤثر ہیں جتنا کہ ایک صدی قبل۔ اور آج بھی خلیفۃ المسلمین (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ہی ہیں جو دردِ دل کے ساتھ دنیا میں قیامِ امن کے لئے اسلام کے خلاف پیدا کی جانے والی غلط فہمیوں، نفرتوں اور کدورتوں کو دور کرنے میں کوشاں ہیں۔ مدیر)

...☆...☆...☆...

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

وَعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مجھے کل سترہ 17 تاریخ (ستمبر 1919ء) کو ایک مطبوعہ اعلان ملا ہے جس پر دستخط کرنے والوں میں سے بعض ہندوستان کے سربرآوردہ اصحاب بھی ہیں۔ اس اشتہار میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ترکی حکومت کا مستقبل بحالت موجودہ سخت خطرہ میں ہے۔ اس لئے سب مسلمانوں کو مل کر اس پر صدائے احتجاج بلند کرنی چاہئے تا کہ اصحاب حل وعقد کو معلوم ہوجائے کہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کو کیسی گہری دلچسپی اور لگاؤ ہے۔ یہ اشتہار مجھے بھی بھیجا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک مطبوعہ چٹھی سید ظہور احمد صاحب وکیل سیکرٹری مسلم کانفرنس کی طرف سے بھی مجھے ملی ہے جس میں اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اس پر مکرم جناب مولوی محمد سلامت اللہ صاحب فرنگی محل نے بھی اپنی جانب سے شمولیت جلسہ کی تاکید کی ہے۔ چونکہ میں بوجہ بیماری کے اور بوجہ اس کے کہ مجھے وہاں جانے میں کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا وہاں بذات خود نہیں جاسکتا اس لئے میں بذریعہ اس تحریر کے جو اپنے قائمقاموں کے ہاتھ بھیجتا ہوں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس مخلصانہ مشورہ پر کافی طور پر غور کیا جاوے گا۔

ترکوں کے مستقبل کا سوال ایک ایسا سوال ہے کہ جس سے طبعاً ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو دلچسپی ہونی چاہئے اور ہے۔ اور جب تک ان سے ہمدردی کرنی اور ان کی موافقت کرنی شریعت کے کسی اَور حکم کے خلاف نہ آپڑے ضروری اور لازمی ہے۔ جب تک ترک گورنمنٹ برطانیہ سے برسر پیکار رہے مسلمانان ہند کی ایک کثیر تعداد ہتھیار بند ہو کر ان کے خلاف لڑتی رہی۔ اور شاید ہزاروں ترک مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارے گئے ہوں گے۔ مگر یہ ان کا فعل اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان کو ترکوں سے کسی قسم کا تعلق اور لگاؤ نہیں۔ بلکہ صرف اسی مسلمہ اصل کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کی فرمانبرداری ان پر مذہباً فرض تھی اور وہ اس کے ممنون احسان تھے انہوں نے اس وقت تک کہ گورنمنٹ برطانیہ کی ترکوں سے جنگ رہی اپنے اس مذہبی فرض کے ماتحت گورنمنٹ برطانیہ کی خاطر اور امن کے قیام کے لئے ایک مسلمان کہلانے والی قوم سے جنگ کی اور ان پر گولیاں چلائیں مگر جوں ہی جنگ ختم ہوگئی اور سلطنت برطانیہ کے تعلقات ترکوں سے درست ہوگئے مسلمانوں کی طبعی ہمدردی پھر جوش میں آئی۔ اور اب ان سے ہمدردی کرنا شرعاً وعرفاً کسی طرح ممنوع نہ تھا۔

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام عالم اسلام ترکوں کے مستقبل کی طرف افسوس اور شک کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ان کی حکومت کا مٹا دینا یا ان کے اختیارات کو محدود کر دینا ان کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچائے گا۔ مگر اس کی یہ وجہ بیان کرنا کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ان کو خلیفۃ المسلمین نہیں مانتے مگر پھر بھی ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ایسے نازک وقت میں جبکہ اسلام کی ظاہری شان وشوکت سخت خطرہ میں ہے۔ اس مسئلہ کو ایسے طور پر پیش کرنا کہ صرف ایک ہی خیال اور ایک ہی مذاق کے لوگ اس میں شامل ہوسکیں سیاسی اصول کے بھی برخلاف ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک معتدبہ حصہ شیعہ مذہب کے لوگوں کا ہے۔ اور سوائے بعض نہایت متعصب لوگوں کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ ترکوں سے ہمدردی رکھتا ہے مگر وہ کسی طرح بھی سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح اہلحدیث میں سے گو بعض لوگ خلافت عثمانیہ کے ماننے والے ہوں مگر اپنے اصول کے مطابق وہ لوگ بھی صحیح معنوں میں خلیفۃ المسلمین سلطان کو نہیں مانتے۔ ہماری احمدیہ جماعت تو کسی صورت میں بھی اس اصل کو قبول نہیں کرسکتی۔ کیونکہ اس کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قبل از وقت دی ہوئی اطلاعوں کے ماتحت آپ کی صداقت کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو اس زمانہ کے لئے مسیح موعود اور مہدی مسعود بنا کر مسلمانوں کی ترقی اور قیام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اور اس وقت وہی شخص خلافت کی مسند پر متمکن ہوسکتا ہے جو آپ کا متبع ہو۔ اور قریباً تمام کی تمام جماعت احمدیہ اس وقت اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر کے اس بات کا عملی ثبوت دے چکی ہے کہ وہ کسی اور خلافت کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان تینوں فرقوں کے علاوہ اور فرقے بھی ہیں جو اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں لیکن خلافت عثمانیہ کے قائل نہیں۔ بلکہ خود اہل السنت والجماعت کہلانے والے لوگوں میں سے بھی ایک فریق ایسا ہے جو خلافت عثمانیہ کو نہیں مانتا ورنہ کیوں کر ہوسکتا تھا کہ ایک شخص کو رسول کریم ﷺ کا صحیح جانشین تسلیم کر کے وہ اس کے خلاف تلوار اٹھاتے۔ پس اندریں حالات ایسے جلسہ کی بنیاد جس میں ترکوں کے مستقبل کے متعلق تمام عالم اسلامی کی رائے کا اظہار مدنظر ہو ایسے اصول پر رکھنی جنہیں سب فرقے تسلیم نہیں کر سکتے درست نہیں کیونکہ اس سے سوائے ضعف واختلال کے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

میرے نزدیک اس جلسہ کی بنیاد صرف یہ ہونی چاہئے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو جس کے سلطان کو مسلمانوں کا ایک حصہ خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہے ہٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے ناپسند کرتا ہے اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گزرتا ہے۔ اس صورت میں تمام فرقہ ہائے اسلام اس تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ خلافت عثمانیہ کے قائل نہ ہوں۔ بلکہ باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے اور سمجھتے ہوں۔ اس اصل پر متحد ہو کر یک زبان ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں۔ کیونکہ گو ایک فریق دوسرے کو کافر سمجھتا ہو مگر کیا اس میں کوئی شک ہے کہ دنیا کی نظروں میں اسلام کے نام میں سب فرقے شریک ہیں۔ اور اسلام کی ظاہری شان وشوکت کی ترقی یا اس کو صدمہ پہنچنا سب پر یکساں اثر ڈالتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک ہمارے سلطان ملک معظم جارج خامس فرمانروائے حکومت برطانیہ ہیں۔ اور خلیفہ وقت حضرت مسیح موعودؑ کا صحیح جانشین یہ عاجز ہے۔ مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ اس وقت جب کہ سلطنت برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کے خلاف کوئی امر نہ ہو ترکوں کی سلطنت سے ہر طرح ہمدردی رکھتی ہے۔ کیونکہ باوجود اختلاف عقیدہ رکھنے کے ان کی ترقی سے اسلام کے نام کی عظمت ہے جس میں ہم دونوں شریک ہیں۔ اس مخلصانہ مشورہ کے بعد میں تمام احباب کرام سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس طرح اتفاق کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے ہو کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں تو امید ہے کہ نہ صرف اس غرض کے لئے مفید ہو جس کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی بہت سے بابرکت نتائج پیدا کرے۔ تو یہ بات بھی آپ لوگوں کو خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ بڑے کام بڑی محنت اور بڑی قربانی چاہتے ہیں۔ حکومتوں کا فیصلہ جلسوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ نہ جلسے کسی کے خیالات کے صحیح ترجمان ہوتے ہیں۔ بہت دفعہ لوگ جوش میں آکر چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے جلسے کر لیتے ہیں اور خوب زور دار تقریریں کرتے ہیں مگر وہ تقریریں اور وہ اجتماع ان کے حقیقی خیالات کے ترجمان نہیں ہوتے۔ کیونکہ ابھی زیادہ دن نہیں گزرتے کہ وہ اس امر کو بالکل فراموش کر کے خاموش بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ان کی قوت عمل ان کے زور بیان کی تائید نہیں کرتی۔ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اس اٹل قانون کو یاد نہیں رکھتی کہ ہر ایک کام کی تکمیل کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور ہر ایک کامیابی کے لئے ایک دروازہ ہے۔ جب تک اس وقت تک جو اس کے لئے مقرر ہے صحیح ذرائع سے کوشش نہ کی جاوے کامیابی محال نہیں ناممکن ہے۔

پچھلی جنگ کو ہی ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بعض جلد بازوں کے اندازہ لگانے کے کہ چند ماہ میں جنگ ختم ہوجائے گی۔ قریباً پانچ سال اس پر خرچ ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اس کے شعلے کسی نہ کسی جگہ اب تک بھی بھڑک اٹھتے ہیں۔ جن قوموں نے اس میں حصہ لیا انہوں نے کس طرح کام کیا؟ یہ نہیں کہ ملک میں جلسہ کر کے اپنی حکومت کی تائید کردی اور اپنے کام سے فارغ ہو گئے۔ بلکہ عورت، مرد، بچے اور بوڑھے ہر ایک نے الاماشاء اللہ اپنا پورا زور لگایا اور جو جنگ پر جاسکتے تھے وہ جنگ کے لئے نکل پڑے اور جو کسی نہ کسی وجہ سے لڑائی کرنے سے معذور تھے انہوں نے دوسرے ایسے کام اختیار کر لئے جن سے جنگ پر جانے والوں کو مدد ملے۔ اور ان کے کام میں آسانی پیدا ہو اور ان کی تکالیف میں کمی واقع ہو۔ اور ساڑھے چار سال تک تمام افراد ملک نے رات کو رات نہیں سمجھا اور دن کو دن نہیں خیال کیا۔ اور صرف وقت کی قربانی ہی نہیں کی بلکہ عقلمندوں نے اپنی عقل خرچ کی۔ مال داروں نے اپنے مال گھروں سے نکال کر باہر پھینک دیئے اور جائداد والوں نے اپنی جائدادوں کو پیش کر دیا۔ غرض ایک ہی غایت ومدعا ان کے سامنے رہ گیا۔ باقی ہر ایک چیز ان کی نظروں میں ہیچ ہوگئی تب جا کر ایک فریق کو فتح نصیب ہوئی۔ مگر فتح کے بعد بھی وہ آرام سے نہیں بیٹھے صلح کی تکمیل کے لئے بھی جنگ میں حصہ لینے والی حکومتوں کے سینکڑوں آدمی دن اور رات محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس بات کو خوب محسوس کرتے ہیں کہ بہت سے نادان میدان جنگ میں فتح پا کر صلح کے کمرہ میں شکست کھا جایا کرتے ہیں۔ ہر ایک قوم اپنے فوائد پر نظر جمائے بیٹھی ہے اور ایک لحظہ کے لئے ان کو آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی۔ اور اس قدر قربانیوں کے بعد وہ اس امر کو برداشت بھی کب کرسکتی ہے کہ وہ فوائد جو اس کا حق ہیں یا جن کا حاصل کرنا وہ اپنا حق سمجھتی ہے یوں ہی اس کے ہاتھوں سے نکل جاویں۔

پس اس کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ کام معمولی کام نہیں ہے۔ ترکوں نے میدان جنگ میں شکست کھائی ہے اور اب وہ مغلوب و مفتوح قوم کی حیثیت میں ہیں۔ ان پر فتح پانے والے ان کے مقبوضہ ممالک کو اپنا جائز حق سمجھتے ہیں اور ان کو آپس میں تقسیم کر لینا یا ان کی حکومت میں اپنے منشاء کے ماتحت تبدیلی کر دینا ان کے نزدیک عدل وانصاف کے بالکل مطابق ہے۔ پس وہ کسی قوم یا کسی فرقہ کے کہنے سے اپنے حقوق کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ان کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ ترکوں کی سابقہ مملکت کو بلا کسی تبدیلی کے چھوڑ دیں یا تبدیلی کریں تو بہت کم، شیر کے مونہہ سے اس کا شکار چھڑانے سے بہت زیادہ مشکل ہے۔ ہم اس ملک میں دیکھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے حق کے لئے قومیں آپس میں لڑتی ہیں اور اس کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتیں۔ تو ایک سلطنت کے معاملہ میں اور پھر ایسی سلطنت کے معاملہ میں جس کا قیام ان کے نزدیک ان کی تہذیب کی حیات و موت کا سوال ہے کانفرنس صلح میں بیٹھنے والی اقوام سے یہ امید کیوں کر کی جاسکتی ہے کہ وہ ہمارے جلسوں یا ہماری تقریروں سے متأثر ہو کر اپنے مزعومہ حقوق سے فوراً دستبردار ہوجاویں۔ اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور محنت کی حاجت ہے۔ پھر کوشش ومحنت بھی وہ جو جوانوں کو بوڑھا کردے، اصول اتحاد پر مبنی ہو اور سوچ

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ رپورٹ: دورۂ امریکہ از صفحہ نمبر 20

پاک ہے۔ آپ کی ذات میں بہت عاجزی پائی جاتی ہے۔

☆ **ایک افریقن امریکن نومسلم عبدالعزیز نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہاں مسجد کی بہت ضرورت تھی۔ یہ بہت اچھا سنٹر بن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ماحول کو بہتر کرنے کیلئے دس سال لگتے ہیں۔ میں نے دو سال میں معاشرہ بہتر ہوتا دیکھا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر لگن ہو تو اکٹھے مل کر یہ کام کیا جاسکتا ہے۔ حضورِ انور نے جو فرمایا ہے یہی وقت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز پیغام ہے۔ آپ کی ہر بات دل کو لگتی ہے۔

☆ **ایک افریقن امریکن خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔** یہ اپنے چرچ کی ٹرسٹی بھی ہیں۔

یہاں پر ہم دیگر مسلمان تنظیموں سے بھی رابطے کرتے ہیں لیکن رابطوں میں احمدیوں سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ یہ خود آگے بڑھ کر رابطے کرتے ہیں اور تعلقات استوار کرتے ہیں۔ یہ ہمیں اپنے پروگراموں پر مدعو کرتے ہیں تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اسلام کے بارے میں سیکھ سکیں۔ میں ایک عرصہ سے احمدیہ جماعت سے رابطہ میں ہوں۔ یہ شاندار عمارت اس جماعت میں ایک بہت اچھا اضافہ ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کو مدعو کیا گیا ہے، ہر ایک اس مسجد میں آسکتا ہے۔ آپ لوگوں کا موٹو 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' بہت شاندار ہے۔ یہ بہت گہرا سبق ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کو سکھاتا ہے کہ باہمی محبت کتنی ضروری ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ مسجد ایک بہت حسین اضافہ ہے۔

☆ **ایک افریقن امریکن خاتون حبیبہ مسلمہ صاحبہ نے کہا:**

اس علاقہ میں مسجد کا اضافہ بہت ہی اچھا قدم ہے۔ اس سے ہمیں اکٹھے ہونے کا ایک مقام مل گیا ہے۔ ایسی عمارتیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا آپ ہر ایک کو کمیونٹی سنٹر میں کھلے دل سے قبول کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ یہاں ہر ایک کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔ یہی اصل اسلام ہے۔ اور یہی احمدیوں کی نمایاں خصوصیت ہے۔ حضورِ انور کی تقریر بہت اچھی تھی۔ اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ امید ہے کہ ہم اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں گے۔ حضورِ انور کی شخصیت سے عاجزی جھلکتی ہے۔ اگر حضورِ انور کے ارشادات پر عمل کریں تو ہم یقیناً صراطِ مستقیم پر ہیں۔

☆ **ایک مسلم خاتون حانیہ اور ان کی والدہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔** کہتی ہیں کہ حضورِ انور کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ایک دوسرے سے مل کر بہت سی اچھی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ مسجد کی تعمیر بہت ہی اچھا قدم ہے۔ جو پیغام آپ لوگوں نے دیا ہے اس کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔ بہت خوشی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کا ایک اور سنٹر بن گیا ہے۔ لوگوں میں اسلام کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے، جو کہ سراسر غلط ہے۔ حضورِ انور کا پیغام بہت مضبوط تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ حضورِ انور کا پیغام زیادہ سے زیادہ پھیلے اور امریکہ کے لوگ اسلام کی حقیقت جانیں۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ، یہاں آ کر بہت اچھا لگا۔

☆ **ایک لوکل کونسلر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

حضورِ انور کا امن کا پیغام بہت ہی ضروری تھا۔ خاص کر موجودہ حالات کے تناظر میں یہ پیغام اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ میرے لئے یہاں آنا بہت اعزاز کی بات ہے۔ میں نے اس مسجد کو اپنے سامنے تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ یہاں اس مسجد کا قیام اس علاقہ کیلئے بہت ہی برکت کا باعث ہے۔ حضورِ انور نے جو یہ پیغام دیا ہے کہ آپ لوگ ہمسایوں کی ضرورت میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، میرے خیال میں صرف یہاں فلاڈلفیا میں ہی نہیں تمام امریکہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے۔ حضورِ انور نے جو یہاں کے باسیوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور امید کا اظہار کیا ہے، میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ شہر بھائی چارہ کا شہر ہے اور یہ اس پیغام اور اس امید پر پورا اتریں گے۔

دائیں سے بائیں: Dwight Evans اور Jim Kenney حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے دوران

☆ **ایک غیر احمدی امام بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ یہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

میرا احمدیوں سے پہلا تعلق جماعت کی جانب سے کئے گئے قرآنِ کریم کے ترجمہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ ترجمہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ حضورِ انور کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ میں حضورِ انور سے سوفیصدی اتفاق کرتا ہوں۔ یہی ہمارا مشن اور ہمارا مقصد ہے۔ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کا معیارِ زندگی بڑھانے کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے مل کر آنحضرت ﷺ کے حقیقی پیغام کو پھیلانا ہے۔

☆ **ایک فلسطینی مسلمان خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:**

یہاں مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ یہ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ مجھے آج آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضورِ انور کا پیغام بہت اہم تھا۔ میرا تعلق فلسطین کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہے۔ وہ حقیقی تعلیمات جو میں نے بچپن میں سیکھی ہیں، وہ آج حضورِ انور کے خطاب میں دیکھنے کو ملی ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے، جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ ہم جس بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ہمارا فرض ہے کہ امن کیلئے متحد ہو کر کام کریں۔ حضورِ انور کی امن کیلئے خدمات بہت شاندار ہیں۔ **ہمسایوں کا خیال رکھو، مختلف رنگوں، فرقوں، مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور ہمیں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کیلئے متحد ہونا چاہئے، یہ ایک شاندار پیغام تھا۔** آپ نے حقیقی رنگ میں تمام مسلمان کمیونٹیز کی نمائندگی کی ہے۔

☆ **ایک سکول کی ڈائریکٹر خاتون بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔** یہ کہتی ہیں کہ میرے لئے یہاں آنا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں چار پانچ سال سے اس کی تعمیر کا انتظار کر رہی تھی، بالآخر یہ ایک بہت خوبصورت مسجد بن گئی ہے۔

☆ **ایک مہمان نے کہا:** ہمارے معاشرے کیلئے سب سے اہم چیز اتحاد ہے۔ یہی ہم لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ ایک ہوں۔ الگ الگ ہونے میں نقصان ہے۔ حضورِ انور کے اس پیغام کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور ہر وقت اسی ایک پیغام کا پرچار کرتے رہنا چاہئے۔ سب سے ضروری چیز یہی ہے۔

☆ **ایک خاتون ٹیچر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں آ کر مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔ حضورِ انور کا پیغام، امن کا پیغام بہت شاندار تھا۔ گو کہ میں کیتھولک ہوں، لیکن حضورِ انور کے ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام خدمتِ انسانیت کا درس دیتا ہے۔ میری سٹوڈنٹ ماریہ عرفان نے مجھے دعوت دی ہے، میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اتنے اچھے پروگرام میں بلایا ہے۔ ہمیں مل کر معاشرے کی بہتری کیلئے کام کرنا ہے۔ ہمسایوں کے حوالہ سے حضورِ انور کا پیغام بہت ہی ضروری ہے۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں تو معلوم ہیں، لیکن ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی توجہ دلائے اور جب اتنی عظیم شخصیت توجہ دلائے تو ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

☆ **ایک آرکیٹیکٹ Richard نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

مجھے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ میں حضورِ انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے جو امن کا پیغام دیا ہے، یہ بہت ہی شاندار ہے۔ آجکل کے حالات کی وجہ سے اس پیغام کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میرے لئے یہ پیغام اور بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ میرا تعلق فلاڈلفیا سے ہی ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ بالآخر یہ جگہ لوگوں سے بھر گئی ہے۔ میں شروع سے اس عمارت سے وابستہ رہا ہوں، یہ عمارت میرے سامنے بنی ہے، خوشی ہے کہ اب یہ کاغذات سے نکل کر حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ ہر آرکیٹیکٹ کیلئے آخری پروڈکٹ دیکھنا بہت بڑی خواہش ہوتی ہے، چاہے وہ گھر ہو، کوئی میوزیم ہو یا کوئی عبادت کی جگہ۔ مجھے آج اس عمارت کو دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے، یہ میرے لئے ایک بہت خوبصورت انعام ہے۔ اب یہ ڈیزائن کے فیز سے نکل کر عملی شکل میں آچکی ہے اور اب یہ معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرتی رہے گی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اس عظیم عمارت کی تعمیر کا حصہ رہا ہوں۔

☆ **ایک پروفیسر جو اپنی یونیورسٹی کی پریذیڈنٹ کی نمائندگی کر رہے تھے، اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

میرے لئے یہ بہت ہی شاندار موقع تھا۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ جیسے ہی حضور ہال میں تشریف لائے ایک عجیب سا سکون محفل پر طاری ہوگیا۔ میں بالکل حضور کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور حضور کے بھائی جو یہاں امیر ہیں، ان کے بھی قریب تھا۔ یہ قرب ایسا تھا کہ جیسے میں جنت میں ہوں۔ اس قرب میں بہت جلال اور مضبوطی تھی۔ حضور کا طرزِ کلام ایسا دل نشیں ہے کہ ہر لفظ روح میں اُترتا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے یہ بھی موقع ملا کہ میں حضور سے مختصر سی بات کر سکوں۔ میں نے حضور کو بتایا کہ میں کبابیر بھی گیا ہوں اور وہاں پر بھی حیفا میں جماعت کی مسجد دیکھی ہے اور احمدیہ جماعت سے ملا ہوں۔ یہ میرے لئے بہت اچھا تجربہ تھا۔ میں جرمن لٹریچر کا پروفیسر ہوں۔ میں نے حضور سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں حضور کے اگلے جلسہ جرمنی میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی جب حضور نے فرمایا کہ میں ضرور شامل ہوں۔ مجھے جذباتی طور پر اس مختصر سے مکالمے نے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی۔

حضورِ انور نے جو ہمسایہ کی تعریف کی ہے۔ مجھے یہ بہت اچھا لگا ہے۔ میری یونیورسٹی یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ میرے لئے یہ بہت حیران کُن تھا کہ یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ نے اپنا پیغام بھجواتے ہوئے کہا کہ اب ہم ہمسائے ہیں، آئیں ہم مل کر طلباء اور فلاڈلفیا کے لوگوں کے اتحاد کیلئے کام کریں۔ جب حضور نے یہی مضمون بیان کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ یہی حقیقت ہے اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے سے کیا مراد ہے۔ حضورِ انور نے جو اس شہر کے لوگوں کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے ان کا تعلق اب سے نہیں بلکہ آنے والے وقت سے ہے۔ ایک چیز جو میں نے حضورِ انور میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف موجودہ وقت کی بات نہیں کر رہے ہوتے، بلکہ ان کی نظر آنے والے وقت پر ہوتی ہے۔ انہوں نے آنے والے وقت تک بھی فلاڈلفیا کیلئے برکتیں چھوڑی ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضور انور نے یہاں ایک بیج بو دیا ہے، اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس کی نگہداشت کریں اور اسے بڑھائیں اور اس کو بھائی چارہ اور محبت کے مضبوط درخت میں تبدیل کریں۔

☆ **ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

حضورِ انور نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم آپ لوگوں کے آنسو پونچھیں گے۔ کتنے لوگ ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ بہت حیرت انگیز تھا۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی۔ اپنا پیغام دینے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ اونچی اور جوشیلی تقریر ہو، وہ پیغام آپ نے بہت ہی محبت اور پیارے انداز میں دے دیا۔ آپ کی موجودگی ہی حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔ کم از کم میرے لئے تو آپ کی موجودگی ہی کافی ہے۔ آپ کی خاموش موجودگی ہی سب کچھ کہہ دیتی ہے اور یہ خاموشی جوشیلی تقریروں سے بہت زیادہ اثر رکھنے والی ہے۔ یہ موجودگی بہت پرسکون ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ضرورت پڑنے پر ہر ممکنہ مدد کیلئے تیار ہوں گے۔ میں نے کوئی رہنما ایسا نہیں دیکھا۔ چاہے کوئی سیاسی لیڈر ہو، مذہبی ہو، یا کوئی بھی۔ ہمارے پاس

ایسا کوئی لیڈر نہیں۔ حضور کی موجودگی میں ایک عجیب سکون ہے۔ میرا یقین کریں، یہ بہت عجیب احساس ہے۔ آپ نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ میری پریشانی اور ضرورت کے وقت میرے ساتھ ہوں گے۔ میری بہت ہی خوش قسمتی ہے کہ میں یہاں آئی ہوں۔

☆ ایک لوکل خاتون اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:

یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں اس پروگرام میں شریک ہوئی۔ میں خواتین کی طرف گئی اور صرف چند منٹ وہاں گزارے اور بہت متاثر ہوئی۔ حضورِ انور کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ حضورِ انور کا خطاب تمام ضروری باتیں اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ آپ لوگوں کا موٹو 'محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں' ایک عالمی پیغام ہے اور یہی وقت کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کے کلام میں بہت تاثیر ہے۔ حضور نے پیغام دیا ہے کہ وہ اور ان کی کمیونٹی ہر وقت لوکل کمیونٹی کی مدد کیلئے تیار ہے۔ یہ ایک بہت شاندار پیغام ہے۔ حضور کو دیکھنا ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔

☆ ایک خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے وہ ہمارے معاشرے کیلئے بہت ضروری ہے۔ لوگ جس ملک میں رہتے ہیں، جہاں ٹیکس ادا کرتے ہیں، جہاں ان کے بچے پرورش پاتے ہیں، وہ ایسا ملک نہیں ہونا چاہئے جہاں کسی بھی قسم کا معاشرے میں خوف ہو۔ اس لئے خلیفہ کا امن کا پیغام ہمارے لئے اور ہمارے معاشرے کیلئے ایک امید کی کرن ہے۔ یہ پیغام بہت اہم ہے اور ہم سب کو اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اس ماحول میں محبت اور امن پھیلانا بہت اہم اقدام ہے۔ یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

☆ ایک مہمان نے کہا:

خلیفہ کا امن کا پیغام بہت اہم تھا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ یہی امن کا منبع ہے۔ اگر ایک دوسرے سے محبت کریں گے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے تو امن قائم ہو جائیگا۔ یہ بہت اہم پیغام ہے۔ یہ پروگرام بہت آرگنائزڈ تھا۔ دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے افسوس ہوا ہے کہ خلیفہ کو یہاں آ کر اس قسم کا پیغام دینا پڑا ہے کہ اسلام سے یہاں کے پڑوسیوں کو کوئی خطرہ نہیں۔ بدقسمتی سے ہمارا معاشرہ اس حد تک گراوٹ کا شکار ہو چکا ہے کہ یہاں آ کر آپ کو یہ کہنا پڑا ہے کہ آپ ہمسایوں کا خیال کریں گے اور محبت پھیلائیں گے۔

☆ ایک اور مہمان نے کہا:

بطور عیسائی میں محبت پر یقین رکھتا ہوں۔ میں اس جماعت کو تیس چالیس سال سے جانتا ہوں۔ یقیناً یہ ہمارے لئے افسوس کا مقام ہے کہ خلیفہ کو یہ پیغام دینا پڑا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ یہاں آئیں گے، وہ خدا کی محبت حاصل کریں گے، امن قائم کریں گے اور لوگوں کی خدمت کریں گے۔ حضورِ انور کی آمد سے یہاں برکت نازل ہوئی ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہاں آنے سے قبل میں حضورِ انور کو نہیں جانتا تھا۔ اب میں آپ سے مل چکا ہوں۔ آپ ایک عالمی لیڈر ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی متاثر کن ہے۔ میں نے آپ کے الفاظ سنے ہیں، آپ کی سوچ دیکھی ہے، یہ بہت ہی عظیم شخصیت ہیں اور دنیا کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے بہت ہی عظیم پیغام لے کر آئے ہیں۔ ہم سب کو اس پیغام کو اپنانا چاہئے۔ آج کی دنیا میں یہ پیغام بہت ہی شاندار اور ضروری ہے۔ برداشت، ہم آہنگی، ایک دوسرے کو بہتر انداز میں جاننے کی کوشش کرنا، یہ بہت مضبوط پیغام ہے۔

☆ Mr. Convery انسپکٹر فلاڈلفیا پولیس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہمارے شہر اور معاشرہ میں امن کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ کی طرف سے پولیس کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوشش نہایت ہی خوشی کا باعث ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سُن کر ہال میں بیٹھا ہر شخص محسوس کر رہا تھا کہ جیسے یہ خطاب اُسی کے لئے ہے۔

☆ Mr. Ryan Barksdale Community Relations Officer نے کہا:

آپکی جماعت کی طرف سے مدعو کئے جانے پر نہایت خوش ہوں۔ ہمارے شہر میں آپکی اس مسجد کا افتتاح اور اسلام کے خلیفہ کا ورودِ مسعود نیز اُن کا خطاب بے شک ایک تاریخی امر ہے اور آج ہم بھی اس تاریخی واقعہ کا مشاہدہ کر کے امن کی اس تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہو رہی ہے۔

☆ Ms. Hajja Kiniaya Sharrieff نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اس سے قبل گھانا، سالٹ پونڈ کے قریب جماعت احمدیہ کی مسجد اور سکول دیکھ چکی ہوں۔ آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب ایک جامع اور نہایت ہی پُرکشش خطاب تھا۔ آپکے خطاب میں خاص طور پر اُن لوگوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے جو کہ غیر مسلم ہیں اور اسلام کے متعلق کچھ خاص نہیں جانتے۔ آپکی مسجد بھی بہت خوبصورت ہے۔ نیز آپکی جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کو جو اعزاز و اکرام کے ساتھ نوازا گیا ہے اُس نے بھی میرے دل پر کافی گہرا اثر چھوڑا ہے۔

☆ Ms. Queen Samiyah Mu`el نے کہا:

آپکی مسجد بہت خوبصورت ہے اور ہمارے شہر کے وسط میں شہر کی زینت کو دوبالا کرنے کا باعث بن گئی ہے۔ میرا تعلق سینگال کے ایک صوفی مکتبہ فکر سے ہے۔ لہٰذا جب آپ کے خلیفہ کا خطاب سُنا تو اُنکی ہر بات نے دل پر گہرا اثر کیا ہے آپکی جماعت کی مہمان نوازی نے بھی میرے دل پر ایک نہایت گہرا اثر چھوڑا ہے۔

☆ Mr. Ibrahim Branham نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آپکی جماعت کے رفاہی کام نیز حکومت کے اعلیٰ افسران کے ساتھ آپکے تعلقات کی عکاسی اُن افسران کی یہاں موجودگی سے ظاہر ہے۔ نیز ہر قسم کے طبقہ سے لوگ یہاں دیکھ کر دل پُرمسرت ہو گیا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو پہلی دفعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپکے خلیفہ کی شخصیت نہایت پُروقار اور بارعب ہے۔ نیز اُن کا خطاب ہر اُس شخص کو جو اپنی ذات میں امن و آشتی کا خواہاں ہے ضرور اپنی طرف کھینچے گا۔ آپکے خلیفہ کی ہمارے شہر میں آمد بے شک ہمارے شہر کی image کو دنیا کے سامنے بہتر کر کے پیش کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کرے گی۔

☆ Ms. Roseanna Newood نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا خطاب سمجھنے کے لحاظ سے نہایت ہی سہل تھا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ الفاظ دل کی گہرائیوں سے نکل کر سامعین کے دل میں داخل ہو رہے تھے۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورت مسجد ہمارے شہر میں خوشحالی کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ آپکی جماعت نے ہمارے شہر کو ایک نئی اُمید عطا کی ہے جس کے لئے ہم دل سے آپ کی جماعت کے مشکور ہیں۔

☆ Ms. Diane Bridges نے بیان کیا:

جماعت احمدیہ مسلمہ کے خلیفہ کا پیغام ایک مثبت پیغام ہے اور اپنی ذات میں منفرد بھی ہے کیونکہ آج کے دور میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو دل کی گہرائی سے امن کے خواہاں ہیں اور اپنے عمل سے اُس کا پرچار کر کے دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں۔

☆ Mr. Bernard Smith نے کہا:

میری عمر 85 سال ہے اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور اُن کا روح پرور خطاب سُن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب ہمارے شہر کے مکینوں کے لئے اُمید سحر لے کر طلوع ہوگا۔ آپکی مسجد بھی بہت خوبصورت ہے۔ میں درحقیقت آپکی مسجد بیت العافیت کے قریب ہی رہتا ہوں اور اس مسجد کی تعمیر میری آنکھوں کے سامنے تکمیل کو پہنچی ہے۔ اسکی تکمیل کو دیکھ کر نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

☆ Sister Sylvia Strahler نے کہا:

میں پاکستان میں کیتھولک کمیونٹی کے میڈیکل مشن کے ساتھ 52 سال کام کر چکی ہوں۔ آپکے رہنما کی تقریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ لوگ معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے نیز غربت دور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ خدا آپ کی مدد کرے تا آپ معاشرہ میں امن کے قیام میں اپنا اہم کردار ادا کر سکیں۔

☆ Ms. Terry Guerra نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے آج پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے پروگرام میں شرکت کی ہے۔ اور آج آپکے خلیفہ کی تقریر سُن کر میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ آپ لوگ مذہب اسلام کے نہایت ہی اچھے سفیر ہیں۔ میں چونکہ مذہباً کیتھولک عیسائی ہوں لہٰذا آپ کے خلیفہ کا خطاب سُن کے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہماری کیتھولک کمیونٹی کے پوپ خطاب کر رہے ہیں۔ آج میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ گو ہمارا مذہب آپکے مذہب سے مختلف سہی لیکن دونوں مذاہب کے در پردہ ایک ہی روح کارفرما ہے۔

☆ Sister Maria Hornung نے بیان کیا:

میں آپکی کمیونٹی سے پہلے سے متعارف ہوں۔ میں گھانا میں اُس وقت کیتھولک مشن کے ساتھ کام کر چکی ہوں جب آپکے خلیفہ غانا میں خدمت بجالا رہے تھے۔ لہٰذا آج آپ کی مسجد میں آ کر آپ کے خلیفہ کی تقریر سُن کر مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ گویا میں اپنے ہی گھر میں ہوں۔ جس خوبصورت انداز میں آپکے خلیفہ نے خطاب فرما کر اپنے پختہ عزم کا ہمارے شہر کے لئے اظہار کیا ہے یقیناً ہمارے دلوں میں دیر تک رہے گا۔

... ...(جاری ہے)

بقیہ: ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض

از صفحہ نمبر 2

سمجھ کر صحیح ذرائع سے کی جاوے اور اس میں مال و وقت کی قربانی سے دریغ نہ کیا جاوے۔ جب کہ وہ لوگ جو پہلے سے آپس میں معاہدات کر چکے ہیں جو اتحادیوں کی حیثیت رکھتے ہیں جو ایک مذہب و ملت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ایک قسم کی تہذیب کے اثر کے نیچے ہیں ان معاملات کے تصفیہ کے لئے ہزاروں کی تعداد میں ایک مقام پر جمع ہیں۔ اور ہزاروں نہیں لاکھوں اپنے اپنے گھروں میں اس کام کو ٹھیک طور پر سرانجام دینے میں مشغول ہیں۔ کمیشن مقرر کرتے ہیں سب کمیٹیاں بٹھاتے ہیں ہر قسم کے علوم و فنون کے ماہروں سے مشورہ لیتے ہیں آسانی سے فیصلہ نہیں کر سکتے اور ایک ایک سوال کے حل کرنے پر مہینوں لگا دیتے ہیں۔ تو سیاسی نقطۂ خیال سے بے تعلق ایک دوسرے مذہب کی پیرو ایک دوسری تہذیب کی دلدادہ دنیاوی طور پر کمزور اور ناتواں جماعت کی کمزور آواز کو مفید اور با اثر بنانے کے لئے کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے؟ اگر اس جلسہ کے منعقد کرنے والے اور اس میں شمولیت کرنے والے اس محنت کی برداشت کی طاقت رکھتے ہیں اور اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے بخوشی دل تیار ہیں۔ تو پھر یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اس کام کے سرانجام دینے کا ذریعہ کیا ہے؟

..................(جاری ہے)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

خلیفۂ وقت کے دورہ جات کے تین بڑے فوائد ہوتے ہیں۔ 1۔ ملک کے پڑھے لکھے اور اثر و رسوخ رکھنے والے طبقہ سے رابطہ، 2۔ میڈیا کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم کا پرچار اور 3۔ افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص اور خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلق مودّت و اخوت میں اضافہ

’’اسلام ہی دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے۔
معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کی طرف بھی اسلامی تعلیم ہی رہنمائی کرتی ہے۔‘‘

’’یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں۔‘‘

’’اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو یہاں جہاں آسانیاں اور کشائش ملے وہاں ان میں یہ احساس ہر وقت غالب رہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور دنیاوی چکا چوند میں ڈوب نہیں جانا۔‘‘

(پاکستان سے ہجرت کر کے امریکہ پناہ گزین ہونے والے احمدیوں کے لئے حضورِ انور کی دعا)

☆… یہ ایک حیرت انگیز پیغام ہے اور آپ کی ہر بات دل کو لگی۔ ☆… آپ صرف موجودہ وقت کی بات نہیں کر رہے ہوتے بلکہ آپ کی نظر آنے والے وقت پر ہوتی ہے۔

(دورہ کے دوران حضورِ انور سے ملاقات کی سعادت پانے والے بعض مہمانوں کے تأثرات)

امریکہ میں اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد اور گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کا افتتاح، ریویو آف ریلیجنز کے سپینش شمارے کا اجرا

دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا کی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تشہیر۔ اس دورہ کی برکت سے چالیس ملین سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا

اکتوبر، نومبر 2018ء کے دوران ہونے والے امریکہ و گوئٹے مالا کے بابرکت اور کامیاب دورہ کا تذکرہ

خلافت کے سچے عاشق اور مخلص احمدی محترم ساوادو گو اسماعیل (Sawadogo Ismail) صاحب آف بورکینا فاسو کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16؍ نومبر 2018ء بمطابق 16؍ نبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کو تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کی وجہ سے میں نے امریکہ اور گوئٹے مالا کا جو گزشتہ دنوں سفر کیا تھا اس کے متعلق ذکر نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے بڑے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے تعلق کے لحاظ سے بھی اور جماعتی انتظامی لحاظ سے بھی براہ راست مشاہدہ اور معلومات سے بہت سی چیزیں میرے علم میں آ جاتی ہیں۔

تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے، ملاقاتوں کی صورت میں بھی اور مساجد کے افتتاح یا ریسپشن وغیرہ میں۔ دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آ جاتی ہے۔ اور تیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے، افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص اور جو تعلق ہے مودّت و اخوت کا، محبت اور بھائی چارے کا اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اور افرادِ جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیر معمولی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے اور جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حالات کے مطابق جو ان ملکوں میں ہوتے ہیں براہ راست خطبات میں ان سے باتیں بھی ہو جاتی ہیں۔

امریکہ میں اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان مساجد کو نمازیوں سے ہمیشہ بھرا رکھے اور افراد جماعت کے اخلاص و وفا میں اضافہ فرماتا چلا جائے۔ بچوں، نوجوانوں، عورتوں، مردوں نے جہاں بھی میں جاتا رہا ہوں، پہلے فلاڈلفیا میں پھر ہیوسٹن میں پھر واشنگٹن میں، اپنے وقت کے اکثر حصے مسجد کے ماحول میں ہی گزارے ہیں۔ بچوں کے ماں باپ پھر دوسرے رشتہ دار اب بھی یہی لکھ رہے ہیں کہ آپ کے آنے سے بچوں کا یہی زور ہوتا تھا کہ جلدی مسجد چلیں اور خلافت کے ساتھ ان کا ایک تعلق کا اظہار ہوتا تھا۔ اور پھر دن کا اکثر حصہ وہ مسجد میں ہی گزارتے تھے۔

امریکہ میں اس دفعہ اسائلم لینے والے اور رفیوجی بن کر آنے والے پاکستانی احمدیوں کی بھی بڑی تعداد تھی جو بڑے مشکل حالات سے گزر کر ملائیشیا، تھائی لینڈ، سری لنکا اور نیپال سے وہاں آئے تھے۔ ان سے ملاقات بھی بعض دفعہ بڑی جذباتی کیفیت پیدا کر دیتی تھی۔ بعض تو بہت زیادہ جذباتی ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو یہاں جہاں آسانیاں اور کشائش ملے وہاں ان میں یہ احساس ہر وقت غالب رہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور دنیاوی چکا چوند میں ڈوب نہیں جانا۔

اب دورے کے حوالے سے کچھ اور باتیں کرتا ہوں۔ عام طور پر امریکن سیاسی لیڈر بھی، پڑھا لکھا طبقہ بھی اور عام لوگ بھی بات سننے والے اور اچھی بات کو سراہنے والے ہیں، پسند کرنے والے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم ان تک صحیح طرح پہنچی نہیں۔ جن لوگوں تک پہنچی ہے، جن کا جماعت سے رابطہ ہے وہ اسلام کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں۔ پس یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں۔ اسلام کا حقیقی پیغام جہاں غیر مسلموں کے لئے آنکھیں کھولنے والا ہے اور اسلام کی خوبصورت اور پر امن تعلیم کو واضح کرنے والا ہے وہاں مسلمانوں کو بھی اعتماد دیتا ہے، ان کو بھی پتہ چلتا ہے جو غیر از جماعت مسلمان ہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اس لئے احساس کمتری کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ اکثر جگہ تجربہ ہوتا ہے اور امریکہ میں بھی ہوا کہ غیر از جماعت مسلمان جب ہمارے سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں سنتے ہیں تو ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کسی قسم کے احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے جس کا اظہار بھی انہوں نے کیا۔ بلکہ اسلام ہی دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے۔ معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کی طرف بھی اسلامی تعلیم ہی رہنمائی کرتی ہے۔ بعض غیر از جماعت مسلمانوں نے اس بات کا اظہار کیا جو ہمارے فنکشنز (functions) پر آئے تھے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جس طرح آپ پیش کرتے ہیں یہی حقیقی طریق ہے۔ غیر مسلم تو یہ پیغام سن کر حیران بھی ہوتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ اگر یہ اسلامی تعلیم ہے تو یقیناً لگتا ہے یہ کامیاب ہونے والی تعلیم ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔

فلاڈلفیا میں مسجد بیت العافیت کا جو افتتاح ہوا ہے اس میں آنریبل ڈوائٹ ایونز (Hon.

(Dwight Evans)، یہ ممبر ہیں یو ایس کانگریس کے وہ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں مجھے کہا کہ مَیں آپ کا اس بڑے شہر میں استقبال کر رہا ہوں۔ یہ شہر جو بہن بھائیوں جیسی محبت کا شہر ہے۔ فلاڈلفیا کی انتظامیہ کی طرف سے مَیں ایک مسلمان کمیونٹی کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے امن کے پیغام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ بعض امریکیوں کی جانب سے حالیہ سالوں میں اسلام کے خلاف بعض آراء سامنے آئی ہیں لیکن کہتے ہیں کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کی اکثریت آپ کو خوش آمدید کہتی ہے۔ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں، نفرت، تعصّب اور تشدد کے خلاف کھڑے ہیں۔ پھر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے امن قائم کرنے کے حوالے سے بہت ہی عمدہ پیغام دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہم امریکہ میں ایک تاریک دَور سے گزر رہے ہیں اور ایسے دَور میں یہ پیغام بہت شاندار تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کمیونٹی نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کے لئے کتنی اہم ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں مستقبل میں امید اور امن چاہئے۔ فلاڈلفیا کی مذہبی آزادی کے حوالے سے ایک اہمیت ہے۔ فلاڈلفیا کے بارے میں مشہور ہے کہ وہاں ہر ایک مذہب کے مذہبی آزادی کے ساتھ رہنے کے لئے معاہدہ ہوا تھا۔ کہتے ہیں ایک اہمیت ہے اور یہ مقام آپ لوگوں کی مسجد کے لئے ایک شاندار مقام ثابت ہوگا۔

تو یہ خیالات ہیں۔ اسی طرح وہاں کے میئر بھی آئے ہوئے تھے اور بعض دوسرے لیڈر بھی تھے۔ پھر میئر جیمز کینی (James Kenney) نے بھی یہی کہا کہ فلاڈلفیا شہر کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی آزادی اس شہر کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ یہ شہر اسی بنیاد پر تعمیر کیا گیا تھا۔ ہمارا تعلق بیشک مختلف قوموں اور نسلوں سے ہو لیکن یہ شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں، ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں اور دنیا کو یہ بتائیں کہ ہم ایک ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ اور ہم اپنے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور اپنے بچوں کے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہے جسے دوسرے اپنا رہے ہیں اور مسلمان بھول رہے ہیں۔

پھر اس پروگرام میں ایک جج ہیری شوارٹز (Harry Schwartz) صاحب بھی شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس جماعت سے 25 سال سے واقف ہوں اور یہاں کے صدر صاحب سے کئی مرتبہ ڈنر پر مختلف مسائل پر بات ہوئی ہے۔ پھر میرے ایڈریس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ پیغام جو ہے محبت اور ہم آہنگی اور مل بیٹھنے کا پیغام ہے۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے تو میرے خیال میں ہم سب بہتر حالات میں ہوں گے۔

ایک افریقن امریکن نومسلم ہیں کہتے ہیں کہ یہاں مسجد کی بہت ضرورت تھی۔ یہ بہت اچھا سینٹر بن گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ماحول کو بہتر کرنے کے لئے دس سال لگتے ہیں لیکن میں نے دو سال میں معاشرہ بہتر ہوتے دیکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر لگن ہو تو اکٹھے مل کر یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر ایڈریس کے بعد کہتے ہیں یہ ایک حیرت انگیز پیغام ہے اور آپ کی ہر بات دل کو لگی۔ یہ احمدی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہیں۔

پھر ایک افریقن امریکن خاتون کہتی ہیں کہ مجھے تقریر سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ امید ہے کہ ہم اب اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں گے اور اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو ہم یقیناً صراطِ مستقیم پر ہیں۔ یہ بھی احمدی نہیں تھیں۔

پھر ایک خاتون ہیں حانیہ (Haniyyah) صاحبہ وہ کہتی ہیں کہ جو پیغام آپ لوگوں نے دیا ہے اس کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔ اور بہت خوشی ہوتی ہے کہ یہاں مسلمانوں کا ایک سینٹر بن گیا ہے۔ لوگوں میں اسلام کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ اور آپ کا پیغام بہت مضبوط تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ زیادہ سے زیادہ یہ پیغام پھیلے اور امریکہ کے لوگ اسلام کی حقیقت کو جانیں۔

ایک لوکل کونسلر مسجد کے افتتاح پر ریسپشن میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ آپ کا امن کا پیغام بہت ہی ضروری تھا۔ خاص کر موجودہ حالات کے تناظر میں یہ پیغام اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ میرے لئے یہاں آنا بہت اعزاز کی بات ہے۔ مَیں نے اس مسجد کو اپنے سامنے تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ یہاں اس مسجد کا قیام اس علاقے کے لئے بہت ہی برکت کا باعث ہے۔ جو پیغام آپ نے دیا ہے کہ آپ لوگ ہمسایوں کی ضرورت میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے میرے خیال میں صرف یہاں فلاڈلفیا میں ہی نہیں تمام امریکہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے۔

ایک فلسطینی مسلمان خاتون شامل ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آپ کا پیغام بہت اہم تھا۔ میرا تعلق فلسطین کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہے۔ وہ حقیقی تعلیمات جو میں نے بچپن میں سیکھی ہیں وہ آج آپ کے خطاب میں دیکھنے کو ملی ہیں، یہی حقیقی اسلام ہے جس کا ذکر ہوا ہے۔ ہم جس بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ہمارا فرض ہے کہ امن کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ پھر کہتی ہیں کہ آپ نے حقیقی رنگ میں تمام مسلمان کمیونیٹیز (communities) کی نمائندگی کی ہے۔ یہ تو ان نیک فطرت لوگوں کا خیال ہے لیکن باقی مسلمان بھی اس بات کو سمجھیں کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقت میں اسلام کی نمائندگی کر رہی ہے۔

ایک خاتون ٹیچر کہتی ہیں کہ آپ کا امن کا پیغام بہت شاندار تھا۔ گو کہ میں کیتھولک ہوں لیکن ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتی ہوں۔ مَیں یقین سے کہتی ہوں کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام خدمت انسانیت کا درس دیتا ہے۔

ایک پروفیسر جو اپنی یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ کی نمائندگی کر رہے تھے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے جو اس شہر کے لوگوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے ان کا تعلق اب سے نہیں بلکہ آنے والے وقت سے ہے۔ ایک چیز جو مَیں نے آپ میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف موجودہ وقت کی بات نہیں کر رہے ہوتے بلکہ آپ کی نظر آنے والے وقت پر ہوتی ہے اور پھر انہوں نے کافی اچھے الفاظ میں ایڈریس کو سراہا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے یہاں ایک بیج بو دیا ہے اب ہمارا یہ کام ہے کہ اس کی نگہداشت کریں اور اسے بڑھائیں اور اس کو بھائی چارے اور محبت کے مضبوط درخت میں تبدیل کریں۔

ایک خاتون اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آپ نے جو یہ کہا کہ ہم آپ لوگوں کے آنسو پونچھیں گے۔ کتنے لوگ ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں؟ یہ بہت حیرت انگیز تھا۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی۔ اپنا پیغام دینے کے لئے ضروری نہیں کہ اونچی اور جوشیلی تقریر ہو۔ وہ پیغام آپ نے بہت ہی محبت اور پیارے انداز میں دے دیا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ غریبوں کی مدد کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں اور اگر کوئی تکلیف میں ہو تو ہم ہوں گے جو ان لوگوں کے آنسو پونچھنے والے ہوں گے۔

ایک غیر احمدی امام صاحب بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں سے میرا پہلا تعلق جماعت کی جانب سے کئے گئے قرآن کریم کے ترجمہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ وہ ترجمہ ان کے پاس ہے جو مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا پیغام بڑا اچھا تھا۔ مجھے آپ سے سو فیصد اتفاق ہے۔ یہی ہمارا مشن اور مقصد ہے۔ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور ہم ایک دوسرے کا معیار زندگی بڑھانے کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو پھیلانا ہے۔ اللہ کرے یہ صرف ان کے الفاظ نہ ہوں بلکہ عمل کرنیوالے بھی ہوں۔

پھر اگلے دن بالٹی مور (Baltimore) کی مسجد کا بھی افتتاح ہوا جس کا نام ’بیت الصمد‘ ہے۔ اور یہ بھی ایک چرچ کی بلڈنگ تھی جو خریدی گئی ہے اور پھر اس کو ٹھیک کر کے اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے اور اتفاق سے یہ عمارت ایسی رُخ پر بنائی گئی ہے کہ تقریباً تقریباً کیا، 99.9% یہ قبلہ رخ ہے اس لحاظ سے کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور کیونکہ وہاں میں نے کوائف بیان نہیں کئے تھے اس لئے اس مسجد کے تھوڑے سے کوائف بھی بیان کر دیتا ہوں۔ 20 لاکھ ڈالر اس کی خرید پر خرچ آیا ہے۔ اس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں 400 لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دفاتر ہیں، لائبریری ہے، کلاس رومز ہیں، کمرشل کچن ہیں، ڈائننگ ہال وغیرہ موجود ہیں۔ ہائی وے پر واقع ہے اور یہاں اس ہائی وے پر روزانہ تقریباً 45 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں۔

بالٹی مور کی میئر ریسپشن میں آئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں کہ آپ نے امن کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو آج وقت کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہمارے شہر میں بلکہ ہماری سٹیٹ اور پھر تمام یو ایس اے اور تمام دنیا میں اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پیغام ہر ایک کو سننا چاہئے۔ اگر ہم سنیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے مسائل کا واحد حل امن ہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھیں گے۔

ایک یونیورسٹی پروفیسر یہاں بالٹی مور میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جہاں ہمارے مابین اختلافات ہیں اس کی جگہ ہم میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ اور یہ ایک حیرت انگیز پیغام تھا جس کے ذریعہ ہم معاشرے میں اہم تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے، ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے۔ یو ایس اے کے ماحول میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ بطور امریکی ہمیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بچوں کے لئے کام کرنا ہے۔ معاشرے میں سب کو ساتھ مل کر آگے چلنا چاہئے۔ مجھے اس حیرت انگیز پیغام نے بہت متاثر کیا۔

پھر ڈسٹرکٹ 48 سے ایک سٹیٹ نمائندہ آئی تھیں وہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام سن کے مَیں بڑی متاثر ہوئی خاص کر ایسے حالات میں جب مسلمانوں کے حوالے سے معاشرے میں خوف پایا جاتا ہے اور اس ملک میں نسلی بنیادوں پر تفریق ہے۔ ان حالات میں مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہر ایک سے محبت کرو اور کسی سے نفرت نہ کرو۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں چاہئیں۔ محبت، امن، انصاف بالٹی مور کو یہ اعلیٰ اقدار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے خاوند بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ میری اہلیہ نے کہا ہے کہ یہ ہمارے لئے بہت اہم پیغام ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم خود کوشش کرکے جتنی بھی معاشرے کی بہتری کی باتیں کرلیں اس کا اتنا اثر

نہیں ہوتا جتنا امام جماعت احمدیہ کی موجودگی سے یہاں ہوا ہے۔ اور مسلم کمیونٹی صرف یہاں ہی نہیں بلکہ تمام یو ایس اے میں جماعت احمدیہ ایک شاندار کردار ادا کر رہی ہے۔

ایک پادری صاحب فادر جو (Father Joe) بھی شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں آپ کے خطاب کے دوران مَیں ایک ایک بات سے اتفاق کر رہا تھا کیونکہ میں بالٹی مور میں کئی مرتبہ احمدیہ مسجد گیا ہوا ہوں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے گزشتہ چند سالوں سے دوسری مسجد میں ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ مسجد تمام کمیونٹی کے لئے کھلی ہے۔ میں کئی مرتبہ جمعہ پر بھی گیا ہوں۔ میں ان تمام باتوں کے عملی اظہار کا گواہ ہوں۔ مجھے یہ باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اکٹھے ہیں اور امن کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کی نہ صرف ہمارے اس شہر کو بلکہ تمام دنیا کو ضرورت ہے۔

پھر ایک خاتون اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آجکل کے حالات میں میرے لئے اس خطاب میں بہت ہی اہم پیغام تھے۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں، کالے اور گورے کے درمیان یہاں بہت خلیجیں حائل ہیں۔ ہمیں ان سب دوریوں کا حل تلاش کرنا ہے اور یہ باہمی احترام ہی سے ممکن ہے۔ اور جو آپ نے ہمسائے کی تعریف کی ہے اور جو ہمسائے سے حسن سلوک کا پیغام دیا ہے یہ میرے لئے بہت ہی شاندار تھا۔ اس پیغام کو سن کر مجھے اسلام کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب ہوئی ہے۔ اور آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

41 ڈسٹرکٹ کے ایک ریپریزنٹیٹو آف سٹیٹ (Representative of State) تھے بلال علی صاحب، مسلمان تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے جو پیغام دیا ہے اس کی گونج یہاں تمام افراد میں سنائی دے رہی ہے۔ باہمی اتحاد، یگانگت، محبت اور پیار کی فضا قائم کرنے میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ اسلام کے خلاف جو تحفّظات پائے جاتے ہیں انہیں دور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ پھر کہتے ہیں آپ نے بروقت بہت سے مسائل کا حل ہمیں بتا دیا ہے خاص کر یہاں کے حالات میں جہاں کافی حد تک سیاسی طور پر جو لوگوں کے بیان ہیں، کوششیں ہیں وہ بھی مسلمانوں کے خلاف جذبات ابھار رہی ہیں۔ آپ نے یہاں آکر ان امور کے حوالے سے بہت اچھی رہنمائی کی ہے۔ ایسے ماحول میں بہت ہی پُرحکمت دلائل سے پُر پیغام دیا ہے جس سے کوئی بھی عقل رکھنے والا انکار نہیں کر سکتا۔ میں نے معاشرے میں امن قائم کرنے کا بہت آسان حل آپ سے سیکھا ہے وہ یہ کہ اپنے گھر سے شروع کریں۔ ہمسائے سے حسن سلوک کریں۔ آپ کو تمام دنیا کو بدلنے کی ضرورت نہیں صرف وہ افراد جن سے آپ ملتے جلتے ہیں ان میں پیار بانٹیں، ان کی خدمت کریں تو تمام معاشرہ پُرامن ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی ایک آسان نسخہ آپ نے بتایا کہ اسلام کہتا ہے کہ دعوت حق کرو، اصل تو آپ کا اپنا نمونہ ہے جس سے دعوت حق ہو سکتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ بالٹی مور میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے احمدیہ مسلم جماعت میدان میں آئی ہے اور معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے۔ یہ بہت ہی قابل تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو وہاں ایسا نمونہ دکھانے کی توفیق بھی دیتا رہے۔

ایک مشعل (Michelle) صاحبہ ہیں پریسبیٹیرین چرچ (Presbyterian Church) میں منسٹر ہیں کہتی ہیں کہ بڑا اچھا پیغام تھا۔ آپ نے باہمی اتحاد یگانگت پر زور دیا۔ خوف ختم کر کے محبت قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ پیغام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مسجد کے قیام کے جو مقاصد آپ نے بیان کئے یہ بہت اچھے ہیں۔ پھر ہمسایوں سے حسن سلوک کی تعلیم کا بھی ذکر کیا۔ میرے لئے یہ نئی چیزیں ہیں۔ مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ عیسائیت میں جو پیار محبت کی تعلیم دی گئی ہے یہ تو وہی باتیں ہیں جبکہ میڈیا اسلام کے بارے میں ایک الگ چیز پیش کرتا ہے۔

ایک ہسٹورین (historian) ڈاکٹر فاطمہ کہتی ہیں کہ میری سپیشلائزیشن 'یو ایس اے میں اسلام' ہے اور اس حوالے سے میں نے یو ایس اے میں اسلام کی تاریخ پر کافی کام کیا ہوا ہے۔ میں کوئی دینی سکالر نہیں ہوں بلکہ صرف تاریخ دان ہوں۔ اس حوالے سے آپ نے جو یہ کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس دور میں اسلام کی تجدید کی ہے میرا ذہن اسی طرف لگا ہوا ہے اور میں اب اس حوالے سے مزید تحقیق کو بڑھاؤں گی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اب میری تحقیق کا محور نہ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بلکہ آپ کی تحریرات اور ارشادات بھی ہیں جن کے ذریعہ سے آپ نے یہ احیاء فرمایا۔ آپ کا پیغام ایک حیرت انگیز پیغام ہے۔ آپ نے اسلامی حسن سلوک کو دیگر مذاہب تک محدود نہیں رکھا بلکہ غیر مذہبی افراد سے بھی حسن سلوک کا ارشاد فرمایا۔ پھر کہتی ہیں کہ آپ کا یہ نظریہ ہے کہ بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب ہم سب ایک ہو کر بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کام کریں۔ کیا ہی اچھا پیغام ہے۔ بطور مسلمان ہمیں شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس لئے ایک مسلمان کی جانب سے اسلامی تعلیم بیان کیا جانا ایک احسن قدم ہے۔

پھر ورجینیا (Virginia) کی مسجد کا افتتاح ہوا اور اس کا نام 'مسجد مسرور' ہے۔ 3/نومبر کو یہ افتتاح تھا۔ یہ بھی ایک چرچ کی بلڈنگ ہے جو خریدی گئی۔ کل رقبہ 17.6 ایکڑ ہے اور پانچ ملین ڈالرز میں یہ خریدی گئی تھی اور اس کی رینوویشن وغیرہ پر تھوڑی سی تبدیلی کر کے مزید 75 ہزار ڈالرز خرچ کئے گئے۔ یہ بھی تقریباً قبلہ رخ عمارت ہے۔ اس کا مسقّف حصہ بائیس ہزار چار سو تین مربع فٹ ہے۔ مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہالز ہیں جن میں 650 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گیارہ کمرے ہیں جو بطور دفاتر استعمال ہوں گے۔ ایک لائبریری ہے، ایک کانفرنس روم ہے، ایک کمرشل کچن بھی موجود ہے۔

یہاں ایک دوست کوری سٹورٹ (Corey Stewart) جو کہ یو ایس ریپبلکن کے سینیٹ (Senate) کے امیدوار ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو مَیں نے خطاب سنا یہ دلکش اور حکمت سے پُر تھا۔ امریکہ کو اور ساری دنیا کو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام غور سے سننا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے خاص طور پر جب دنیا کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ مذہبی آزادی کا پرچار کریں اس لئے یہ مسجد ہمارے لئے باعث فخر ہے کیونکہ آپ لوگ ملک کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں۔

ایک مہمان مائٹ واٹرز (Matt Waters) جو ورجینیا کے سینیٹ کینڈیڈیٹ (Senate Candidate) ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے خطاب سنا۔ اب میں مزید پڑھوں گا اور انٹرنیٹ سے معلومات لوں گا اور مزید اسلام سیکھنے کے لئے آپ کی مسجد میں آنا چاہوں گا۔ ایک عیسائی مہمان کہتے ہیں کہ یہ پیغام موجودہ حالات کے عین مطابق تھا۔ بہت ضروری تھا۔ ہم نے امن کا پیغام سنا میں بہت ہی متاثر تھا اور حیران تھا۔

پھر 51 ڈسٹرکٹ سے ورجینیا کی ڈیلیگیٹ یہ کہتی ہیں کہ پیغام بہت ہی حیرت انگیز تھا۔ خاص کر یو ایس اے کے موجودہ حالات میں یہ بہت شاندار تھا۔ آپ کا پیغام محبت کا تھا، اتحاد کا تھا۔ آپ نے کہا کہ دوسروں کو اپنے پر مقدّم سمجھو، بےنفس ہو کر خدمت کرو۔ آجکل کے سیاسی ماحول میں ہمیں ایسے ہی پیغام کی ضرورت ہے۔ دوسروں کو اپنے پر فضیلت دینا ایک بہت اچھا اور روحانیت سے بھرپور پیغام ہے۔ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا، دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دینا بہت ہی شاندار ہے۔ ایسے مواقع پر جبکہ اپنی انا کو فوقیت دی جاتی ہے آپ نے کہا دوسروں کو فوقیت دو۔

اسی طرح ایک مہمان ایلکس کیسے (Alex Keiseh) کہتے ہیں کہ میں بڑا متاثر ہوا ہوں۔ مَیں اس لحاظ سے بہت جذباتی ہو گیا تھا کہ میں ہولوکاسٹ سروائیور ہوں۔ اور پیغام بہت متاثر کن تھا۔ آپ کا ایک ایک لفظ میری روح تک اثر کر رہا تھا۔ آپ کا پیغام اس لحاظ سے بھی بہت پُرحکمت تھا کہ ہم نفرت سے نہیں لڑ سکتے۔ نفرت کے ازالے کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت قائم کرنے کے لئے جہاد کیا جائے۔ نفرت کو محبت سے ختم کیا جائے۔ یہ محبت ہر مذہب کے درمیان پیدا کی جانی چاہئے۔ اور ایسی محبت کی بےشمار مثالیں ہمارے معاشرے میں موجود ہیں جیسا کہ آپ لوگوں کا یہ پروگرام ہے۔ لیکن آجکل جو میڈیا میں دیکھنے کو مل رہا ہے وہ ایک چھوٹی سی اقلیت ہے اور گمراہ کن عناصر ہیں اور میڈیا ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے ہمیں اس کے بجائے باہمی محبت کو پھیلانا چاہئے۔ اور یہ بڑے جذباتی تھے۔ بعد میں مجھے ملے بھی تو پہلے ذرا سے جذباتی ہوئے اس کے بعد باقاعدہ رونے لگ گئے کہ اس پیغام سے بڑا مجھ پر اثر ہوا ہے۔

ایک خاتون شنین صاحبہ نیو جرسی میں سرجیکل کوآرڈینیٹر ہیں کہتی ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے بارے میں دوبارہ بتایا گیا۔ میرا بھی یہی نظریہ ہے کہ چند انفرادی لوگوں کی بری حرکات کی وجہ سے پورے مذہب کو ملزم ٹھہرانا اپنی ذات میں ظلم سے کم نہیں۔ کہتی ہیں کہ ہمارے یہاں امریکہ میں ہر روز کوئی نہ کوئی حادثہ اور واقعہ ہوتا ہے مگر اس کے لئے پورے مذہب کو قصوروار ٹھہرانا غلط ہے۔ ایک مہمان جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں گزشتہ چالیس سال سے کام کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغام پوری دنیا کے لئے پیغام تھا۔ اس میں امن اور شانتی اور پیار اور محبت اور حقوق کے حوالے سے ضرورت کے مطابق نصائح کی گئیں۔ ہمارے یہاں مختلف رنگ و نسل کے چار لاکھ ساٹھ ہزار لوگ بستے ہیں اور آج کے پیغام میں سب سے اہم بات ہمسائے کے حقوق کے بارے میں تھی۔

پھر ایک خاتون ڈاکٹر کمبرلے (Kimberly) جو کریمینالوجسٹ (Criminologist) ہیں اور مصنفہ بھی ہیں اور انہوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ کہتی ہیں کہ آج کے خطاب میں امن اور انصاف کے حوالے سے بہت گہرے پیغامات سننے کو ملے۔ اور رنگ و نسل میں امتیاز کے بغیر ہر ایک کو اس پیغام کے مطابق اتحاد کی فضا قائم کرنی ہو گی۔ آج کے خطاب میں آپ نے اسلام کی حقیقی شکل سامنے لا کر رکھی اور اس کا خلاصہ امن و انصاف اور مساوات کا ماحول پیدا کرنا ہے۔ پھر موصوفہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے جذباتی بھی ہو گئی تھیں اور آنسوؤں میں لبریز کہہ رہی تھیں کہ آجکل جو لوگ ظلم و بربریت کے مظاہرے دکھا رہے ہیں اور مذہب کے نام پر ہماری کمیونیٹیز اور ملک میں فسادات پھیلا رہے ہیں ان کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں اور یہ جاننا ہر انسان کے لئے بہت ضروری ہے۔

ایک خاتون لورین (Lorraine) صاحبہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ مَیں تیس

سال سے اس علاقے میں ہوں اور یہاں کے بدلتے حالات دیکھے ہیں۔ حالیہ فائرنگ کے واقعات بہت افسوسناک ہیں۔ ایسے مواقع پر پیار محبت اور رواداری کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے بھی یہاں مدعو کیا گیا۔ مجھے یہاں آ کر احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ مسجد اس علاقے میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ پرامن جگہ ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور میں اس مسجد میں آئی ہوں مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا ہے، یہی ہمارے معاشرے کی ضرورت ہے۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ اب آپ کے یہاں مزید پروگرام بھی ہوں گے۔ ان پروگراموں میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مدعو کیا کریں۔

ان مساجد کے افتتاح کے علاوہ جیسا کہ اکثر جانتے ہیں کہ گوئٹے مالا میں ہیومینیٹی فرسٹ کا ہسپتال کھولا گیا ہے اس کا افتتاح بھی تھا۔ وہاں بھی کچھ سیاسی لوگوں سے تعلقات ہیں۔ وہاں کی ایک ممبر آف کانگریس ہیں جو یہاں جلسہ یوکے میں بھی دو دفعہ آ چکی ہیں۔ وہ وہاں ایئر پورٹ پہ استقبال کے لئے آئی ہوئی تھیں اور انہوں نے ہسپتال کے بارے میں بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت ہمارے ملک میں ہسپتال کھول رہی ہے اور کمیونٹیز کے اندر ایک محبت اور یگانگت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

رابرٹ کینو (Robert Cano) صاحب جو پیرا گوئے میں وائس منسٹر آف ایجوکیشن ہیں انہوں نے اس موقع پہ افتتاح میں شامل ہو کر کہا کہ بڑا اچھا ایونٹ تھا۔ میں کافی حیران ہوں ایک ایسی جماعت ہے کہ اس کے افراد نے باہم مل کر اس کو تکمیل تک پہنچایا ہے اور ضرورت مندوں کی مدد کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اور انسانوں سے عملی طور پر پیار کا اظہار ہے یہ۔ اور پھر کہتے ہیں کہ انسانیت یہی پیار کا راستہ اپنائے گی تو پھر دنیا میں امن قائم ہوگا اور اسلامی مذہب اور کلچر کو بہت قریب سے جاننے کا میرے لئے اچھا تجربہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت سے میرے سوال تھے جن کے جوابات مجھے یہاں آ کر مل گئے۔ اور کچھ سالوں سے جماعت احمدیہ پیرا گوئے میں بھی قائم ہو چکی ہے۔ انہی کی دعوت سے یہ پیرا گوئے سے افتتاح پہ آئے ہوئے تھے۔

ایک گوئٹے مالن ڈاکٹر تھیں ڈیانا (Diana) صاحبہ وہ کہتی ہیں کہ اس خطاب میں جو غریبوں کی مدد کرنے کا پیغام تھا میں خود بھی اس پر عمل کروں گی۔ اور کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ مذہب یہی سکھاتا ہے کہ غرباء کی مدد کی جائے اور یہی خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔

پھر ایک گوئٹے مالن صحافی ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہب میں جبر نہیں ہے بلکہ ہمیں ایک دوسرے کا خیال بھی رکھنا چاہئے اور یہی پیغام امام جماعت نے ہمیں دیا۔ نیز یہ بھی کہ ہم سب برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ ہر انسان کو ایک عمدہ معیار زندگی ملنا چاہئے۔

ایل پیریودیکو (El Periódico) اخبار کے ایک صحافی فرنانڈو پینیتا (Fernando Pineta) کہتے ہیں کہ اس تقریر کا مجھ پر بڑا اچھا اثر ہوا جو آپ نے کی اور ملاقات بھی بڑی اچھی رہی۔ اور میں کہنا چاہوں گا کہ ناصر ہسپتال کا پراجیکٹ بڑا اچھا پراجیکٹ ہے اور ہمیں اس ملک میں اور بھی ایسے پراجیکٹ چاہئیں۔

پھر ایک بنک آفیسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ کے اس خطاب کا خلاصہ یہی تھا کہ مخلوق سے ہمدردی کرنا اور یہاں جو آپ نے ناصر ہسپتال کھولا ہے یہ اس کی ایک واضح اور عمدہ مثال ہے۔

پھر ایک بنک منیجر ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑا خوبصورت اور آسان فہم پیغام تھا، پوری مسلم امہ کی طرف سے دیا ہے کہ انسانیت کی مدد کرنا سب کا فرض ہے۔ اور یہ بات بھی بہت دلچسپ تھی کہ جماعت احمدیہ کی فلاسفی سے آج متعارف ہوا اور اب میں مزید معلومات لوں گا۔

گوئٹے مالا میں ریویو آف ریلیجنز کے سپینش شمارے کا بھی اجرا کیا گیا جو نیا شمارہ شروع ہوا ہے۔ امریکہ، لاطینی امریکہ اور سینٹرل امریکہ وغیرہ میں تقریباً چار سو ملین آبادی ہے جو سپینش بولتی ہے۔ جب سپین کی طرف ہماری توجہ پیدا ہوئی تو وہاں گوئٹے مالا کے ہمارے ایک بڑے مخلص احمدی ڈیوڈ (David) صاحب ہیں، یہ وہاں گوئٹے مالا کے پہلے احمدیوں میں سے ہیں، کہنے لگے کہ آپ کی توجہ سپین کی طرف تو ہے کہ وہاں اسلام پھیلانا ہے، جس کی آبادی صرف چالیس ملین ہے جبکہ ہمارے ملکوں کی آبادی چار سو ملین ہے، اس طرف توجہ آپ کی نہیں ہے۔ اس کے بعد سے باقاعدہ پھر وہاں بھی مشنوں کی طرف بھی توجہ ہوئی اور جامعہ کے طلباء کو بھی بھیجنا شروع کیا گیا۔ اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ تو بہر حال وہاں سپینش زبان میں ریویو آف ریلیجنز کا بھی اجرا کیا گیا۔

یہ تو غیروں کے تاثرات تھے۔ گوئٹے مالا میں مختلف ہمسایہ ملکوں کے، سپینش بولنے والے ملکوں کے احمدی بھی شامل ہوئے تھے ہسپتال کے افتتاح کا کہہ لیں یا میری ملاقات کے لئے، ان کے بھی بڑے جذباتی تاثرات تھے، جو پہلی دفعہ خلیفہ وقت کو ملے ہیں اور خلافت سے محبت ان کی آنکھوں سے اور ان کے دلوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔

میکسیکو سے آنے والی ایک نومبائع خاتون لاؤرا ماٹیلدے (Laura Matilde) صاحبہ کہتی ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی ہے کہ میرے اس گوئٹے مالا کے سفر کے بعد ایک بات میرے دل میں پختہ ہو گئی ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ چاہتا ہے میں وہیں پر ہوں۔ میرے دل میں اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ میں روحانی اور جذباتی طور پر بہت اطمینان اور امن محسوس کر رہی ہوں۔ دوسرے ممالک کے احمدی بہن بھائیوں سے مل کر بھی ایمان تازہ ہوا اور سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت کے پیچھے نمازیں ادا کر کے میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور احمدیت پر یعنی حقیقی اسلام پر اور بھی پختہ ہو گیا۔ میری خواہش ہے کہ میں اس راستے پر قائم رہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

پھر میکسیکو کے ایک نومبائع ایوان فرانسسکو (Ivan Francisco) صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وہاں مسجد میں بیعت کی تقریب بھی ہوئی تھی تو ایک ایسا لمحہ تھا جو کہ لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اس لمحے مجھے جسمانی طور پر ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سارا جسم گرم ہو گیا ہے اور میرے پسینے چھوٹنے لگے اور ایسا لگا جیسے ایک کرنٹ میرے جسم میں سے دوڑ رہا ہے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ میرے تمام گناہ بھی لے گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں خلافت عطا کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے اچھائی کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم ہے اور میرے اندر ایک تبدیلی لائے گا۔

پھر میکسیکو سے آنے والے ایک نومبائع میگیل آنخیل (Miguel Ángel) صاحب کہتے ہیں کہ سچ تو یہ ہے کہ اسلام احمدیت میں کوئی بارڈر نہیں ہے نیز کسی قسم کی لکیر نہیں ہے جو ہمیں علیحدہ کر سکے۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اگر فرق ہے تو زبان کا ورنہ ہم سب بھائی ہیں۔ خلیفہ وقت کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے بھی بیشک ہم دس سے پندرہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ تھے مگر ہم ایک تھے اور ایک خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

پھر وسینتے بریونیس (Vicente Briones) صاحب کہتے ہیں میرا تعلق میکسیکو سٹی جماعت سے ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ گوئٹے مالا جانے کا موقع مل رہا ہے تو میں بہت خوش ہوا اور یہ سن کر کہ وہاں پر خلیفہ وقت سے ملاقات ہو گی میری خوشی اور بھی بڑھ گئی۔ جب ہماری ملاقات ہوئی تو میں بہت خوش ہوا کیونکہ مجھے کافی وقت ان کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا۔ میں نے تھوڑا عرصہ پہلے میکسیکو سٹی میں بیعت کی تھی مگر ہاتھ پر بیعت کرنا میری زندگی کا ایک ایسا واقعہ تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا کہ یہ میری زندگی کا سب سے حسین دن تھا۔

ملک ہونڈورس (Honduras) سے آنے والی نومبائعہ روزا ڈلمی (Rosa Delmi) صاحبہ کہتی ہیں کہ پہلی مرتبہ مجھے اپنے ملک سے باہر جانے کا موقع ملا اور اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ ہمیں ہونڈورس سے گوئٹے مالا جاتے ہوئے سولہ گھنٹے لگے۔ گو ہمیں سفر میں مختلف صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن جیسے ہی جماعت کی مسجد اور خلیفہ وقت کو دیکھا سفر کی مشکلات کا احساس فوراً ذہن سے اتر گیا۔ جماعت کے بہت ہی پیارے اور بہت اچھے لوگوں کے ساتھ ملنے کا موقع ملا جنہوں نے میرے ساتھ اپنی فیملی کے ممبر کی مانند سلوک کیا۔ امریکہ سے آئی ہوئی ایک احمدی خاتون نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی بیٹی جیسی ہوں۔ اس سفر کا سب سے بہترین حصہ خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات تھی۔ میں نے ذاتی طور پر کوئی بات نہیں کی کیونکہ محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک الگ ہی دنیا میں ہوں۔ میں چاہتی تھی کہ بس بیٹھ کر دیکھتی رہوں اور باتیں سنتی رہوں۔ ایک ایسا تجربہ تھا جو ناقابل بیان ہے۔ اس سفر کے دوران جماعت کی تعلیمات کے ضمن میں میرے علم میں مزید اضافہ ہوا اور ہمیں وہاں نظم پڑھنے کا بھی موقع ملا۔

پھر ہونڈورس کے ہی ایڈون ارمانڈو (Edwin Armando) صاحب کہتے ہیں کہ اس دورے کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور میں نے بہت سارے جو سوال کئے تھے ان سوالوں کے جوابات مجھے مل گئے۔

پھر ایکواڈور (Ecuador) کے نومبائع احمدی کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں مجھے ایک نادر خزانہ عطا ہوا اور روحانیت، امن خوشی اور مسرت کے جذبات میرے اندر سما گئے۔ مجھے بہت سکون حاصل ہوا۔ بیعت کے دوران جب آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا تو یہ ایک ایسی سعادت تھی جو مجھے اس سے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔

ایکواڈور سے ایک لجنہ ممبر جو ایک سال قبل احمدی ہوئی ہیں کہتی ہیں کہ گوئٹے مالا کا سفر میرے اور میرے بیٹے کے لئے نہایت خوشگوار تھا۔ جب ہم نے پہلی بار خلیفہ وقت کو دیکھا تو ہمارے لئے ایک خاص موقع تھا کیونکہ اس سے ہمارے اندر امن، محبت اور صبر کا احساس پیدا ہوا۔ ملاقات کے دوران جب میرے بیٹے نے خلیفۃ المسیح سے معانقہ کیا تو ہمیں بہت خوشی ہوئی اور ہم اسے اپنے لئے ایک خوش نصیبی اور برکت سمجھتے ہیں۔ ایکواڈور واپسی کا سفر ہمارے لئے بہت افسردہ ہوگا کیونکہ ہمیں احمدی بھائی اور خلیفہ وقت بہت یاد آئیں گے ہم امید کرتے ہیں کہ دوبارہ ملیں۔

پھر گوئٹے مالا کے ایک نومبائع سلیمان رودریگیز (Soliman Rodrigez) صاحب کہتے ہیں

کہ خلیفۃ المسیح کا گوئٹے مالا آنا ہمارے لئے بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ہماری جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہاں آپ آئے۔ جب ہمیں پتہ چلا کہ آپ گوئٹے مالا آرہے ہیں تو ہماری خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ میرے اندر ایک روحانی مضبوطی پیدا ہونے لگ گئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اب میں نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔

پھر گوئٹے مالا کی ایک نومبائع لیزا پنٹو (Lisa Pinto) صاحبہ کہتی ہیں مَیں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح گوئٹے مالا آئے۔ میرے لئے بہت فخر اور عزت کی بات ہے اور میرے لئے بڑا ایک عظیم تجربہ تھا۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا ہے۔

پھر گوئٹے مالا کے ہی ایک صاحب دومینگو تیول (Domingo Tiul) کہتے ہیں میرا تعلق کیبون (Cabun) جماعت سے ہے اور یہاں خلیفہ وقت کی آمد پر میں نے اپنے آپ کو ایمانی و روحانی لحاظ سے بہت پُرجوش پایا۔ میں بہت خوش ہوں کہ مجھے خلیفہ وقت کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا۔ کچھ عرصہ ہی ہوا ہے احمدی ہوئے ہیں غالباً انہوں نے ہی بڑے جذباتی انداز میں مجھے کہا تھا کہ ہمارے علاقے میں غریب لوگ ہیں، بالکل بارڈر پر بہت دور دراز علاقہ ہے اور سڑکیں وغیرہ بھی وہاں زیادہ اچھی نہیں۔ دعا کریں اور کسی کو بھیجیں بھی تا کہ اس علاقے میں میری قوم کے لوگ جو ہیں، وہ بھی احمدی مسلمان ہوں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا فضل مجھے حاصل ہوا ہے، انعام حاصل ہوا ہے وہ میری قوم میں بھی پہنچے۔ اور بڑے جذباتی انداز میں انہوں نے درخواست کی تھی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کرے وہاں بھی جماعتیں پھیلیں۔

پھر گوئٹے مالا سے ہی مارتیزا تیول (Marteza Tiul) صاحبہ کہتی ہیں پہلے خلیفہ وقت کو صرف تصویروں میں دیکھا تھا اب قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، بیٹھنے کا موقع ملا اور میں اپنے اندر بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔

پھر کلاوڈیہ (Claudia) صاحبہ کہتی ہیں بہت خوش ہوں۔ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے احساسات کو بیان کر سکوں۔ اور اپنے ایمان و اخلاص کو بڑھانے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

پھر چیاپس (Chiapas) میکسیکو سے خدیجہ صاحبہ کہتی ہیں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع ملا۔ ہمارے سوالات کے جوابات ملے۔ میری محبت اسلام کی طرف بڑھی۔ بیعت کرنے سے میرا ایمان نئے سرے سے زندہ ہوا اور میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میری اور میری پوری جماعت چیاپس کے ایمان اور عرفان میں اضافہ ہو۔

یاسمین گومیز (Yasmin Gomez) صاحبہ کہتی ہیں بہت ہی خوبصورت یاد ہے اور بڑا خوبصورت تجربہ ہے۔ اور میرے جذبات ایسے تھے کہ مجھے خوشی سے رونا آرہا تھا میں بیان نہیں کر سکتی۔ اس ملاقات کے بعد مجھے اپنی زندگی میں بہتری لانے کا موقع ملے گا۔

پھر ایک اور ثریا گومیز (Surayya Gomez) صاحبہ ہیں کہتی ہیں کہ میرے ایسے جذبات ہیں جو میرے دل کی گہرائیوں سے نکل رہے ہیں۔ اور مجھے ایک بہت بڑا تجربہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان و اخلاص میں اضافہ کرے۔

میکسیکو کے ایک نومبائع خیسوس (Jesus) صاحب کہتے ہیں کہ جماعت سے تعلق بنانا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں۔ میں اندھیرے میں تھا، اللہ تعالیٰ مجھے اور میری فیملی کو روشنی کی طرف لے کر آیا اور مجھے اپنی زندگی میں تبدیلی کرنے کا موقع ملا۔ اور پھر میں نے عبادت وغیرہ کے متعلق سوالات پوچھے جس کے مجھے بڑے تسلی بخش جوابات ملے۔

لیلیٰ لطیف صاحبہ ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ پہلے تو ٹی وی کے ذریعہ تعارف تھا اب ملی ہوں تو جذبات اور احساسات ہی اور ہیں۔

پانامہ (Panama) سے ایک شخص ہیں ہیلیو دورو (Heliodoro) صاحب جو اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ آئے تھے کہتے ہیں کہ میری ملاقات کا دن خوشیوں سے بھرپور دن تھا جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اور بڑا محبت اور اخلاص کا انہوں نے اظہار کیا ہوا ہے۔

بیلیز (Belize) سے ایک وفد آیا تھا اس میں سے گولڈا مارٹینا (Golda Martina) صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ ایک نہایت دلنشیں اور بابرکت موقع تھا۔ میں بہت جذباتی ہوگئی اور ہمیشہ یہ مجھے سفر یاد رہے گا۔

پھر ایک اور ممبر نکول اویلیز (Nicole Avilez) صاحبہ کہتی ہیں کہ بڑی جذباتی ملاقات تھی اور مجھے خلیفہ وقت نے یوکے جلسہ پر آنے کی دعوت بھی دی۔ اس کی مجھے بڑی خوشی ہے۔ لجنہ کی ایک اور ممبر فلورنٹینا (Florentina) صاحبہ کہتی ہیں یہ بڑی خوشی کا موقع تھا۔ ملاقات ہوئی اور دلی سکون ملا۔ تیرہ چودہ سال کی ایک بچی کہہ رہی ہے کہ پہلے مجھے ڈر تھا کہ خلیفہ وقت کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کر دوں جس سے مجھے شرمندگی ہو لیکن ملاقات بہت اچھی رہی۔ خلافت کا ادب و احترام ان میں بے شمار ہے پھر ان بچیوں نے ’ہے دستِ قبلہ نما‘ نظم بھی پیش کی۔

اسی طرح اور بہت ساری خواتین و افراد ہیں جو مختلف ملکوں سے گوئٹے مالا آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے اور بڑا اخلاص و وفا کا ان سب کا اظہار تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و وفا میں اضافہ کرتا چلا جائے اور انہیں حقیقی احمدی بنائے۔

میڈیا ٹیم یو ایس اے کی جانب سے کوریج۔ اللہ کے فضل سے یو ایس اے کی میڈیا ٹیم نے اچھا کام کیا اور ان کے اچھے تعلقات ہیں۔ اب اس میں گو تھوڑی تبدیلی کی گئی ہے لیکن جو پہلی ٹیم تھی اس نے بھی بڑا اچھا کام کیا ہے۔ امریکہ میں ٹی وی کے ذریعہ سے کل اٹھائیس لاکھ انہتر ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ ریڈیو پروگرام کے ذریعہ سے کل ترپن لاکھ اٹھانوے ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ ڈیجیٹل فورم ویب سائٹس اور سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعہ سے بیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ اخبارات میں میرے دورے کے حوالے سے جو خبریں آئیں ان میں پینتالیس آرٹیکل شائع ہوئے۔ ان میں معروف اخبار بالٹی مورسن (The Baltimore Sun)، فلاڈلفیا انکوائیرر (The Philadelphia Inquirer) اور ریلیجن نیوز سروس (Religion News Service) اور ہیوسٹن کرونیکل (Houston Chronicle) شامل ہیں۔ ان ذرائع سے خیال ہے کہ دس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

گوئٹے مالا میں بھی میڈیا کوریج اچھی ہوئی۔ گوئٹے مالا کی نیشنل اخبار پرینسا لِبر (Prensa Libre) نے جس کی اشاعت روزانہ ایک لاکھ تیس ہزار اور چار ملین سے زائد پڑھنے والے ہیں چوبیس اکتوبر کو اپنی اشاعت کے پہلے صفحہ پر ناصر ہسپتال کی نمایاں تصویر شائع کی اور افتتاح کے حوالے سے رپورٹ شائع کی۔ ایک اور نیشنل اخبار کے کالم نویس نے ناصر ہسپتال کے حوالے سے ایک آرٹیکل لکھا۔ ایل پیر یودیکو (El Periodico) نے رپورٹ شائع کی، نیشنل اخبار ہے۔ نیشنل ٹی وی گوئٹے مالا نے میرے بارے میں خبر دی اور ہسپتال کے تعارف پر مبنی رپورٹ نشر کی۔ نیشنل ریڈیو چینل پر بھی رپورٹیں آتی رہیں۔ اس لحاظ سے ایک اندازے کے مطابق لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک کے پرنٹ میڈیا اور مختلف اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلز کے ذریعہ سے تقریباً بتیس ملین لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا ٹوئٹر، انسٹا گرام اور یوٹیوب کے ذریعہ سے تئیس لاکھ لوگوں تک یہ خبر پہنچی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ دورہ بڑا بابرکت و کامیاب تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے آئندہ بھی نیک نتائج پیدا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو محترم ساوادو گو اسماعیل (Sawadogo Ismail) صاحب کا ہے جو بورکینا فاسو کے تھے۔ 14 رنومبر کو فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے راستے میں دل کا دورہ پڑھنے کی وجہ سے گر گئے۔ قریبی ہسپتال لایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

1964ء میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ 1994ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی اور ہمیشہ ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ مشن ہاؤس کے قریب رہیں۔ جب مشن ہاؤس تبدیل کیا گیا، نئی جگہ پہ ہمارا مشن ہاؤس چلا گیا تو اس کے قریب ہی انہوں نے کرائے کا گھر لے لیا۔ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ اذان دینے کے لئے مسجد میں آتے رہیں۔ جلسہ سالانہ پر لوگوں کو تہجد کے لئے بیدار کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ اذان بہت عمدہ آواز میں دیتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگ ان کو ’سیّدنا بلال‘ کہنے لگے۔ ہر سال رمضان میں اعتکاف بیٹھتے۔ نمازوں کے بہت ہی پابند اور دوسروں کو توجہ دلانے والے تھے۔ فجر کی نماز سے پہلے آ کر، وہاں جماعت کا لڑکوں کا ہوسٹل ہے، ہوسٹل کے لڑکوں کو نماز کے لئے بیدار کرتے۔ اذان دیتے اور مسجد کی صفائی کا بھی ہمیشہ خیال رکھتے۔ جب لاہور میں مساجد پر حملہ ہوا اور شہادتوں کا سنا تو ان پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ بہت زیادہ روئے اور بار بار خواہش کا اظہار کرتے رہے کہ کاش وہ ان شہیدوں میں شامل ہوتے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ سب سے آگے ہوتے تھے۔ 2004ء میں جب میں وہاں دورے پر گیا ہوں تو وہاں بھی سکیورٹی ڈیوٹی پہ ہمیشہ آگے آگے ہوتے اور ایک دفعہ وہاں ایک تقریب کے دوران جب میں تقریر کر رہا تھا تو ڈیوٹی دیتے ہوئے بیہوش ہو کر گر بھی پڑے تھے۔ شاید کھایا پیا کچھ نہیں تھا یا سیدھے کھڑے رہے، بہرحال اسی وجہ سے اور ہمیشہ اس حوالے سے خطوط لکھا کرتے تھے کہ میں وہی ہوں جو گرا۔ بہت مخلص اور خلافت کے اور احمدیت کے سچے عاشق تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے محکمہ جنگلات میں سکیورٹی گارڈ تھے۔ ان کی تدفین کے وقت سینٹرل میئر کی طرف سے محکمہ جنگلات کے کمانڈنگ افسر نے بہت اچھے پیرائے میں ان کی خدمات کو سب کے سامنے پیش کیا کہ ’اسماعیل وفادار مخلص اور ایماندار اور ہنس مکھ شخص تھا۔‘ اپنے فرائض بہت عمدہ طریق پر ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

پسماندگان میں پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں جبکہ دوسری بیوی سے ایک دو ماہ کی بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان بچوں کو بھی اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

☆...☆...☆

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر 1

دیکھتے ہیں کہ جس طرح مرد کی قربانیوں اور دین کی خاطر اہم کردار کو مذہب کی تاریخ اور خاص طور پر اسلام میں محفوظ کیا ہے وہاں عورت کی قربانیوں اور کردار کو بھی کم نہیں سمجھا اور محفوظ رکھا ہے۔ بلکہ ہم جائزہ لیں تو مذہب اسلام کی تو ابتدا ہی عورت کی قربانیوں سے شروع ہوتی ہے۔

جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے رکھی اور اس بنیاد میں عورت کا حصہ شامل کیا گیا۔ قرآن کریم میں بھی یہ ذکر ہے اور حدیث میں بھی یہ تفصیل سے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا دکھایا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے اور کئی سال تک اکلوتے بیٹے تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام تو کئی سال کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ بہرحال حضرت اسماعیل علیہ السلام ابھی چند سال کے ہی تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھی اور اسماعیل علیہ السلام کو سنائی کہ میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ وہ زمانہ تھا کہ جب لوگ بتوں کو خوش کرنے کے لئے انسانوں کی قربانیاں بھی کیا کرتے تھے اور خصوصاً بیٹوں کو ذبح کرنا ایک بہت بڑی قربانی سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا کہ انسانی جان کو بتوں پر قربان کرنے کا رواج تو ہے تو اس خواب کا مطلب ہے کہ میں بھی اس رواج کے مطابق اپنے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کروں اور یہی اللہ تعالیٰ مجھ سے چاہتا ہے، یہ ان کو خیال آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ذکر کیا تو جیسا کہ قرآن کریم میں بھی آتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ اپنی رؤیا کو پورا کریں مجھے انشاء اللہ اس پر صبر کرنے والا پائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو باہر جنگل میں لے گئے اور الٹا لِٹا دیا تا کہ ان کی تکلیف دیکھ کر ان کا کہیں یہ کام کرنے سے، ذبح کرنے سے ہاتھ نہ رک جائے۔ لیکن اس وقت جب آپ ذبح کرنے لگے تو قرآن کریم میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا۔ یعنی جب تُو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے تو تو نے اپنی خواب پوری کر دی ہے اور یہ عمل صاف ظاہر کرتا ہے کہ تُو عملاً اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے مگر اب تُو نے اسے ذبح نہیں کرنا اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ آج سے انسانوں کو ذبح کرنے کا رواج ختم کیا جاتا ہے اور یہ طریق درست نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کے نئے طریق رائج ہوں گے جو اس قربانی سے بہت بلند ہیں اور مستقل قربانی کرتے چلے جانے والے طریق ہیں۔ چنانچہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ الہاماً فرمایا کہ حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کے مقام پر لے جائیں اور وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کے مقام پر لے گئے۔ اس وقت وہاں میلوں تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ آپ اپنے ساتھ پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کا ایک تھیلا لے کے گئے تھے۔ ان دونوں ماں بیٹے کے پاس وہ پانی اور کھجوروں کی تھیلی رکھ دی اور انہیں وہیں چھوڑ کر واپس چل پڑے۔ یہاں سے پھر اس مستقل قربانی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک انسانی جان کی قربانی ختم کر کے شروع کروائی تھی۔ دراصل رؤیا میں اسی قربانی کا ذکر تھا، نہ کہ چھری پھیرنے والی قربانی، کہ ایسی جگہ چھوڑ آؤ جہاں نہ کھانے کو روٹی ملے، نہ پینے کو پانی ملے۔ گویا یہ تمہاری طرف سے ایک طرح سے ذبح کرنا ہی ہے۔ بہرحال جب حضرت ابراہیم علیہ السلام واپسی کے لئے مڑے تو بیوی اور بیٹے کی محبت کی وجہ سے چند قدم جا کر مڑ کر دیکھنے لگے۔ پھر چل پڑتے پھر رک کر دیکھنے لگتے۔ جب چند بار اس طرح مڑ کر دیکھتے رہے تو حضرت ہاجرہ جو بڑی فراست رکھنے والی خاتون تھیں انہیں خیال پیدا ہوا کہ آپ کسی معمولی کام کے لئے نہیں جا رہے۔ ہمیں یہاں چھوڑ کر یا اِدھر اُدھر کوئی جگہ دیکھنے، تلاش کرنے نہیں جا رہے بلکہ ضرور کوئی بات ہے کوئی راز ہے جو آپ ہم سے چھپا رہے ہیں۔ حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے گئیں اور کہا کہ آپ ہمیں یہاں اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت ہاجرہ کچھ دُور تک آپ کے پیچھے جا کر یہی پوچھتی رہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔ حضرت ہاجرہ سمجھ گئیں کہ جذبات اور دل کے درد کی وجہ سے کوئی جواب نہیں دے رہے۔ آخر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اے ابراہیم! آپ کس کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم جذبات کی وجہ سے کچھ بول تو نہ سکے البتہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر دیا۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اگر آپ ہمیں یہاں خدا تعالیٰ کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے کہا ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہ کہہ کر واپس چلی گئیں۔ یہ ان کا ایمان کا معیار تھا۔ آخر وہ تھوڑا سا پانی اور کھجوریں چند دنوں میں ختم ہو گئیں۔ جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام جب بھی کبھی پانی مانگتے یا کھانا مانگتے تو وہ کہاں سے دیتیں۔ میلوں تک آبادی کوئی نہیں تھی، نہ کوئی انتظام ہو سکتا تھا۔ آخر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس اور بھوک کی وجہ سے بیہوش ہونا شروع ہو گئے۔ ہوش آتی تو پھر پانی مانگتے۔ پھر غشی طاری ہو جاتی۔ ماں بیٹے کی حالت دیکھ کر گھبرا کر قریب جو دو ٹیلے تھے صفا اور مروہ وہاں جاتیں اور اِدھر پانی یا کسی گزرنے والے قافلے کو تلاش کرتیں۔ پہلے صفا پر چڑھ جاتیں وہاں سے کچھ نظر نہ آتا تو مَروہ پر دوڑ کر چڑھتیں۔ دوڑ کر چڑھنے کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ دو ٹیلوں کے درمیان جو نیچی جگہ تھی وہاں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نظر نہ آتے تھے۔ بے چین ہو کر اوپر چڑھتیں تا کہ بچے پر بھی نظر پڑتی رہے۔ جب آپ سات چکر لگا چکیں تو فرشتے کی آواز آئی کہ ہاجرہ جا اپنے بچے کے پاس اللہ تعالیٰ نے پانی کا انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ جب آپ بچے کے پاس پہنچیں تو دیکھا جہاں بچہ تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اس طرح وہاں پانی کی وجہ سے پھر قافلے ٹھہرنے شروع ہو گئے اور مکہ کی بنیاد پڑی۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب یزفون۔ النسلان فی المشی حدیث 3364)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی دوبارہ بنیادیں رکھیں تو یہ دعا کی کہ اے خدا اس شہر کے رہنے والوں اور میری اولاد میں سے ایسا نبی مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ تیری کتاب سکھائے۔ اس کی حکمتیں بیان کرے اور ان کے دلوں کا تزکیہ کرے۔ انہیں پاک کرے۔ یعنی مکہ کی جو بنیاد رکھی گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے لئے تھی اور اس میں مرد اور عورت دونوں شامل تھے۔ حضرت ہاجرہ اگر اللہ تعالیٰ پر توکّل نہ کرتیں اور بچے کے ساتھ قربانی کے لئے تیار نہ ہوتیں تو انہیں کبھی وہ مقام نہ ملتا جو آج ہر مسلمان کے دل میں آپ کا ہے۔

پھر قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر ملتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہو گا۔ فرعون کیونکہ تم لوگوں کا دشمن ہے وہ اسے مارنے کا ارادہ کرے گا۔ اس لئے جب وہ پیدا ہو تو ایک ٹوکرے میں رکھ کر اسے دریا میں ڈال دینا اور جو نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی ذات پر حضرت موسیٰ کی والدہ کو توکّل تھا اس وجہ سے انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ پروا نہ کی کہ دریا میں میرا بچہ ڈوب بھی سکتا ہے۔ یہ ٹوکرا جنگلوں میں پتہ نہیں کہاں کہاں جا سکتا ہے۔ کسی جانور کے ہتھے چڑھ سکتا ہے۔ فرعون سے تو شاید بچے کو بچانے کی کوئی ترکیب ہو سکتی تھی دریا میں تو کوئی امکان نہیں تھا۔ لیکن کامل توکّل تھا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس لئے فوری تعمیل کی۔ یہ ایسا جرأت والا قدم ہے جو شاید کروڑوں میں ایک عورت بھی نہ کر سکے کہ صرف ایک خواب کی وجہ سے بچے کو دریا میں ڈال دیا بلکہ نسلوں میں بھی شاید ایک ایسا شخص پیدا ہو جو یہ قربانی کر سکے۔ لیکن انہوں نے کی اور اسی سے پھر حضرت موسیٰ بچے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں ہی ایک اور عورت کی قربانی کا ذکر ملتا ہے جو فرعون کی بیوی تھی جس نے پھر فرعون کو کسی طرح قائل کر کے اس دریا میں بہتے ہوئے بچے کو پرورش کے لئے لے لیا۔ فرعون کی بیوی بھی ہر وقت یہ دعا کرنے والی تھی کہ اے اللہ تُو شرک کی ظلمت کو دور کر دے اور سچائی کو دنیا میں قائم کر دے۔ اب دیکھیں کہ بادشاہ کی بیوی ہے ہر قسم کے آرام اور آسائش میں رہنے والی ہے۔ اور پھر فرعون جیسے شخص کے ساتھ رہنے والی ہے جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کرتا تھا۔ لیکن فطرت کی نیکی اور جرأت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق نے ایسے حالات کے باوجود ان میں سب چیزوں کو ٹھکرا کر خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے کا درد پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس عمل کو سراہا اور ایسا مقام عطا کیا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر کر دیا۔ اب یہ دونوں عورتیں بھی ایک مذہب کی بنیاد رکھنے میں کردار ادا کرنے والی تھیں۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے بھی بڑی قربانیاں کیں۔ اپنے بیٹے کو صلیب پر لٹکتے دیکھا اور بڑی جرأت سے یہ نظارہ دیکھا۔ شاید ہی کوئی ماں ہو، کوئی عورت ہو جو یہ نظارہ اس طرح دیکھ سکے اور قربانی کے لئے تیار ہو۔ غرض کہ مذہب کی تاریخ نے عورت کے مقام اور قربانیوں کو محفوظ کیا ہے۔

پھر اسلام کی تاریخ میں ہم مزید یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی سے لے کر جب آپؐ نے دعویٰ کیا اور آپؐ کی مخالفت شروع ہوئی تیرہ سال تک شدید تکالیف میں آپؐ کا ساتھ دیا۔ ایک امیر ترین عورت جس نے نہ صرف اپنی تمام دولت اپنے خاوند کے سپرد کر دی بلکہ شعب ابی طالب میں سخت ترین حالات میں بھوکی پیاسی رہ کر قربانی کرتی رہیں اور یہ قربانی قریباً اڑھائی تین سال تک جاری رہی۔ اسی طرح اَور مسلمان عورتیں بھی اس دور میں تکلیف اور پریشانیوں سے گزری ہیں جن کی قربانیوں کو تاریخ نے محفوظ کیا ہے۔

پھر اگر علم و معرفت کی باتوں کا ذکر ہو تو یہ نہیں کہ عورت کو جاہل بنا دیا اور صرف مردوں کو ہی علم و معرفت کا سمجھنے والا سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کی تاریخ نے عورت کی علم و معرفت کی باتوں کو بھی محفوظ کیا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے دین کا علم سیکھنا ہے تو نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد 11 صفحہ 338 حدیث 6194 کتاب المناقب باب مناقب ازواج النبیؐ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) یعنی میں نے اس کی ایسی تربیت کر دی ہے۔ اس میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہو چکی ہیں کہ دین کے مسائل اور خاص طور پر عورتوں کے مسائل عائشہؓ سے سیکھو۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری روایات عورتوں کے مسائل کے بارے میں بھی حضرت عائشہؓ سے ہمیں ملتی ہیں اور مردوں کی تربیت بھی حضرت عائشہؓ نے کی ہے۔

قرآن کریم کو دیکھ لیں ہر جگہ مسائل کے بیان احکامات اور انعامات میں عورت اور مرد دونوں کا ذکر ہے۔ اگر مرد کی نیکی کا ذکر ہے تو عورت کو بھی نیک کہا گیا ہے۔ مرد کی عبادت کا ذکر ہے تو عورت کو بھی عبادت کرنے والی کہا گیا ہے۔ جنت میں مرد جائیں گے تو عورتیں بھی جائیں گی۔ جنت میں مرد اعلیٰ مقام حاصل کریں گے تو عورتیں بھی کریں گی۔ اگر کسی نیک مرد کی وجہ سے اس کی بیوی کم نیکی کے باوجود جنت میں جا سکتی ہے تو کسی اعلیٰ قسم کی نیکیاں کرنے والی عورت کی وجہ سے اس سے کم نیکی کرنے والا مرد بھی، خاوند بھی اس کی وجہ سے جنت میں جا سکتا ہے۔ حقیقت میں جنت میں اگر اعلیٰ مقام پر مرد اپنی نیکیوں کی وجہ سے ہوں گے جیسا کہ میں نے کہا تو اسی اعلیٰ مقام پر عورتیں بھی ہوں گی۔

پھر یہ بھی روایت ملتی ہے کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد ہم سے زیادہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں کہ وہ جہاد میں شامل ہوں اور ہم نہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے تم بھی شامل ہو جاؤ۔ آپ نے اس کو انکار نہیں کیا۔ چنانچہ جب وہ شامل ہوئیں اور اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح ہوئی تو باوجود مردوں کے یہ کہنے کے، صحابہ کے یہ کہنے کے کہ اس نے تو جنگ میں اتنا حصہ نہیں لیا جتنا ہم نے لیا ہے اور ہم لڑے ہیں اس لئے اس کو مال غنیمت میں حصہ دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کو بھی مال غنیمت میں حصہ دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد یہ طریق بن گیا کہ مرد جب جہاد پر جائیں تو مرہم پٹی کے لئے عورتیں بھی ساتھ جائیں۔ غرض کہ عورتوں نے باہر نکل کر جہاد بھی کیا اور تمام خطرات کے باوجود مردوں کے ساتھ متفرق ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے جہاد میں جاتی بھی تھیں۔ بلکہ یہ بھی روایات میں آتا ہے کہ فنون جنگ کی بھی انہوں نے تربیت حاصل کی۔

(ماخوذ از قرونِ اولیٰ کی نامور خواتین اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 618-617)

یہ سوچ ان کی تھی کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم نے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ دین کی اولین ترجیح تھی۔ دنیا کی خواہشات کی ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں تھی۔ پس آج بھی اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو دنیا کے چپے چپے پر پھیلانا ہے تو پھر ذاتی خواہشات کی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے خاوندوں اور اپنے بچوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنے ہوں گے کہ دین اوّل ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سب سے اوّل ترجیح ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سب سے اوّل ہے اور باقی محبتیں بعد میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

اول اور خاوند کی محبت بعد میں کے متعلق ایک عورت کا واقعہ بھی ہمیں تاریخ میں ملتا ہے۔ تاریخ نے اسے محفوظ کیا اس لئے کہ اس قربانی کو سراہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب یہ خبر آئی کہ روما کی فوجیں عرب پر حملہ کرنے کے لئے آ رہی ہیں۔ عرب کے مقابلہ میں روما کی اس وقت ایسی طاقت تھی جیسی آجکل امریکہ یا کسی بڑے ملک کی ایک چھوٹے سے ملک پر ہے اور یہ بڑا ملک ایک چھوٹے سے ملک پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو کر فوجیں لے کے آ رہا ہو۔ تو بہرحال ایسی بڑی طاقت کے متعلق خبر آئی کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ حملہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بجائے اس کے کہ روما کی فوجیں ہم پر حملہ آور ہوں مناسب ہوگا کہ ان کے مقابلے کے لئے ہم باہر جائیں۔ چنانچہ آپؐ دس بارہ ہزار کی فوج لے کر روما کے لشکر کے مقابلے کے لئے نکل پڑے۔ اس کی لاکھوں کی فوج تھی لیکن آپؐ کو اللہ تعالیٰ پر توکّل تھا اس لئے دس بارہ ہزار کی فوج کو کافی سمجھا۔ اور مسلمانوں کی طاقت بھی اتنی تھی۔ اس موقع پر آپؐ نے تمام مخلص مومنین کو جنگ میں شامل ہونے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک صحابی کو پہلے کہیں کام کے لئے بھیجا ہوا تھا۔ وہ وہاں مدینہ میں موجود نہیں تھے اس لئے شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ جب وہ صحابی واپس مدینہ لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہو چکے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کی تفصیلات کا علم نہیں تھا۔ صرف اتنا پتہ تھا کہ آپؐ کسی مہم کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ بہرحال گھر پہنچے۔ اپنے گھر آ کر بیوی سے محبت کا اظہار کرنے لگے تو بیوی نے انہیں پرے ہٹا دیا کہ تمہیں شرم آنی چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک خطرناک مہم کے لئے گئے ہیں اور تمہیں گھر بیٹھ کر محبت کے اظہار کی سوجھی ہوئی ہے۔ اس بات کا ان صحابی پر ایسا اثر ہوا کہ فوری طور پر گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوئے۔

اب یہاں خاوند کی محبت اور خدا تعالیٰ کی محبت کا مقابلہ تھا۔ ان صحابیہؓ کو بھی اپنے خاوند سے محبت ہوگی وہ صحابیات بڑی وفادار اور پیار کرنے والی بیویاں تھیں۔ لیکن جب یہ سوال آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف میں ہیں اور خاوند آرام میں ہے تو برداشت نہ کر سکیں۔

(ماخوذ از قرونِ اولیٰ کی نامور خواتین اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 624-623)

پس اپنے جذبات کو قربان کرنے، اپنی جان کو قربان کرنے، اپنی اولاد کی قربانی کرنے کے واقعات اسلام کی تاریخ میں بھرے پڑے ہیں۔ کئی واقعات مَیں خطبات جمعہ میں بھی سنا چکا ہوں کس طرح انہوں نے کہا ہمیں اپنے بچوں کی فکر نہیں، بھائیوں کی فکر نہیں ہمیں فکر ہے تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر ہے۔

صرف بڑے اور اہم لوگوں کی مثالوں کو تاریخ نے محفوظ نہیں کیا بلکہ غریب اور بے بس لوگوں کی قربانیوں کو بھی اسلام کی تاریخ نے محفوظ کیا ہے۔ مثلاً لبینہؓ ایک صحابیہ خاتون تھیں۔ بنو عدی کی ایک لونڈی تھیں۔ اسلام لانے سے پہلے عمر انہیں اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے تھک جاتے تھے اور پھر دم لے کر انہیں مارنے لگ جاتے تھے۔ حضرت لبینہ سامنے سے صرف اتنا کہتی تھیں کہ عمر اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بے انتقام نہیں چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی ان کو یہ توکل تھا۔

پھر زنیرہؓ ایک خاتون تھیں بنو مخزوم کی لونڈی تھیں اور ابوجہل نے اس بے دردی سے ان کو مارا پیٹا، منہ پر بھی مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں، نظر ختم ہو گئی۔

اسی طرح حضرت عمارؓ کی والدہ حضرت سمیہؓ جو بوڑھی تھیں ان کی ران میں اسلام دشمنی کی وجہ سے ابوجہل نے اس طرح نیزہ مارا کہ ان کے پیٹ سے باہر نکل گیا اور شہید ہو گئیں۔

(الکامل فی التاریخ جلد اوّل صفحہ 591، 589 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غرض کہ مسلمان عورتوں کی قربانیوں کے اور بھی بے شمار واقعات ہیں۔

یہ واقعات کیوں محفوظ کئے گئے، اس لئے کہ بعد میں آنے والے اپنی تاریخ جان سکیں۔ انہیں پتہ چلے کہ خدا کی خاطر اور خدا کے دین کی عظمت کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور عورت اور مرد کی قربانیوں سے ہی قومیں بنا کرتی ہیں۔ صرف مرد کی قربانی سے قومیں نہیں بنتیں۔ نہ صرف عورت کی قربانی سے قومیں بنتی ہیں۔ بلکہ دونوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت بھی دونوں کی قربانیوں کی وجہ سے قائم ہوتی ہے، دونوں کا کردار ہے۔ اور ہم احمدی تو اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں جبکہ اسلام کے احیائے نو کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔ جب آپؑ نے دعویٰ کیا تو مسلمانوں اور غیر مسلموں اور سب نے آپؑ کی مخالفت کی۔ مسلمان علماء نے آپؑ پر اور آپؑ کی جماعت پر قتل کے فتوے دیئے کہ ایک تو آپؑ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو ہم کسی طرح ماننے کو تیار نہیں دوسرے تلوار کے جہاد کو اب اس زمانے میں غلط قرار دیا ہے۔ تو آپؑ نے بڑا واضح فرمایا کہ میرا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غیر شرعی نبی ہونے کا ہے۔

(ماخوذ از ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211)

میں نے اگر نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو آپؐ کے غلام نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ غیر شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ کی شریعت کو پھیلانے کے لئے دعویٰ کیا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے دعویٰ ہے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو نَبِیُّ اللّٰہ کہا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث 7372)

اسی طرح جہاد کا جو تصور تم پیش کرتے ہو اس کی اس زمانے میں اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ اسلام پر حملے اب کتابوں اور لٹریچر اور دوسرے ذرائع سے ہو رہے ہیں۔ وہی ذریعہ تم استعمال کرو اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاؤ اور یہی آنے والے مسیح موعود کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ حدیث 3448)

اور جو جہاد ہے وہ اب تبلیغ سے اور لٹریچر سے اور دوسرے میڈیا کے ذرائع سے ہوگا اور اس میں مردوں کو بھی حصہ لینے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس بات کو نام نہاد علماء ماننے کو تیار نہیں تھے اور اس وجہ سے انہوں نے احمدیوں پر ظلم کئے۔ احمدیوں کو قربانیاں دینی پڑیں اور مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی جان مال کی قربانیاں دیں اور دین کی اشاعت کے لئے اپنے جذبات اپنی اولاد کی بھی قربانیاں دیں۔ اپنے مال کی بھی قربانیاں دیں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں ملی وہ دنیا میں پہنچے۔ آج مردوں کے ساتھ احمدی عورتوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کے دو سو دس سے زائد ممالک میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ آج اسلام کو اگر پُرامن مذہب کے نام پر کہیں دنیا میں جانا جاتا ہے تو وہ احمدیت کی وجہ سے ہے۔ پس آپ لوگ جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھی ہیں اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کا یہاں آنا بھی احمدی مردوں اور عورتوں کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ احمدیت کا دنیا میں پھیلنا دنیا میں رہنے والی عورتوں اور مردوں کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ خاص طور پر جن جگہوں پر جن ملکوں میں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں وہاں احمدی مردوں اور عورتوں دونوں نے قربانیاں دی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہاں آنا ان عورتوں کی قربانی اور دین کی حفاظت کی وجہ سے ہے اور اب تک یہ قربانیوں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ بعض ایسی ایسی قربانیاں ہیں عورتوں کی کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ بعض مثالیں مَیں عورتوں کی قربانیوں کی پیش کروں گا۔ ان قربانیوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں دنیا میں مختلف جگہوں پر یہ سلسلہ جاری ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور دین کی خاطر اپنے خاندانوں اور اپنے بچوں تک کی پروا نہ کرنے تک کی مثالیں ہیں۔ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کی مثالیں ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر نورین صاحبہ تھیں پاکستان میں جن کی عمر صرف 28 سال تھی اور ان کے خاوند ڈاکٹر شیراز 37 سال کے تھے۔ دونوں اپنی اپنی فیلڈ میں، میڈیکل کی فیلڈ میں شعبہ میں ماہر تھے۔ ملتان میں انہیں صرف اس لئے شہید کیا گیا کہ یہ دونوں امام وقت کو ماننے والے تھے۔ ظالمانہ طریق پر ان کا گلا گھونٹ کر مارا گیا۔ پھر 2010ء میں جب دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن میں ہماری مساجد پر حملے ہوئے ہیں، بڑی تعداد میں احمدی شہید کئے گئے تو بعض نوجوان بچے بھی اس راہ میں قربان ہوئے اور اس پر ماؤں کے ردّعمل یہ تھے کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ ایک ماں نے کہا کہ میں نے اپنی گود سے جواں سال بیٹا خدا کی گود میں رکھ دیا۔ ایک ماں باپ کی تین بیٹیاں تھیں اور اکلوتا بیٹا تھا جو میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا وہ شہید ہوا تو ماں باپ نے کہا کہ ہم بھی جماعت کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

2011ء میں لیّہ میں ایک احمدی گھر پر مخالفین نے حملہ کیا تو احمدی خاتون جن کا نام مریم خاتون تھا ان کو کسّی کے وار کر کر کے شہید کر دیا اور ظلم یہ کہ اس وقت کی انتظامیہ نے ملزمان کی مدد کی کیونکہ پاکستان میں قانون ملزموں کو احمدیوں کو قتل کرنے سے بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ پھر صرف پاکستان کی حد تک ہی بات نہیں۔ پاکستان میں ظلم ہو رہے ہیں تو اس کے نتیجے میں بہت سے احمدی بیرون ملک بھی چلے گئے ہیں۔ آپ لوگ بھی جیسا کہ میں نے کہا یہاں بیٹھے ہیں اور اکثر کے بہتر حالات اللہ تعالیٰ نے کر دیئے ہیں۔ پس اس بات کی شکرگزاری آپ لوگوں کو کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بہتر حالات یہاں کر دیئے ہیں اور ان قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کے پھل آپ کھا رہی ہیں۔ آپ کے خاوند اور آپ کے بچے کھا رہے ہیں اور اس بات کو آپ کو مزید قربانیوں میں بڑھانا چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ دنیا کی رنگینیوں اور چکا چوند میں ڈوب جائیں، دنیا میں گم ہو جائیں اور دین کا کچھ پتہ ہی نہ ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف پاکستان میں ہی مخالفین احمدیت احمدیوں پر ظلم نہیں کر رہے بلکہ دنیا میں اور جگہوں پر بھی احمدیوں پر احمدیت کی وجہ سے ظلم ہوتا ہے۔ ہاں پاکستان میں جیسا کہ میں نے کہا ملک کا قانون اور آئین ان ظلم کرنے والوں کی مدد کرتا ہے جس کی وجہ سے دین کے نام نہاد ٹھیکیدار بے لگام ہوئے ہوئے ہیں۔ لیکن میرے پاس دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی دین کی خاطر قربانی کرنے والوں کے حالات آتے رہتے ہیں اور ان واقعات کو بھی ہم نے اپنی تاریخ میں محفوظ رکھنا ہے تا کہ آج بھی اور آئندہ بھی احمدی اس بات کو جانیں کہ احمدیت کی ترقی میں احمدی عورتوں نے بھی بیشمار قربانیاں دی ہیں اور احمدیت کی دنیا میں ترقی میں تمام دنیا کی احمدی عورتوں کا کردار ہے۔ احمدی عورتوں نے اپنے ایمان کو بچایا۔ مخالفین کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔

اور ایسی قربانی کرنے والوں کی مثالوں میں ایک احمدی خاتون کا ذکر جماعت کی تاریخ میں ملتا ہے جن کا نام پھوپھی سید صاحبہ تھا۔ 1946ء میں یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت مصلح موعود کی تصویر دیکھ کر احمدی ہوئی تھیں۔ اس وقت اس خاتون کی عمر 80 سال تھی۔ بیوہ اور بے اولاد تھیں اور گاؤں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ بہت سارے بچے بچیاں ان کے پاس پڑھتے تھے۔ بیعت کرتے ہی لوگوں نے ان سے بچے پڑھائی کرنے سے اٹھوا لئے کہ تم احمدی ہو گئی ہو، کافر ہو گئی ہو اب قرآن کریم تم سے نہیں پڑھوانا اور وہ اپنے گاؤں میں بالکل بے سہارا ہو گئیں۔ آپ کے قبول احمدیت کی شہرت ہوئی تو ان کے بھائی وزیر علی شاہ ان کو اپنے پاس رَن مل شریف گجرات میں لے گئے اور ایک کمرے میں وہاں لا کر ان کو بند کر دیا اور ان کا کھانا پینا بند کر دیا۔ اس طرح یہ بھوکی پیاسی کئی دنوں کے فاقے اور بھوک اور پیاس کی وجہ سے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انہوں نے کوئی آہ و بکا نہیں کی۔ کوئی احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی احمدیت چھوڑی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے بھوکی پیاسی مر جاؤں گی لیکن احمدیت نہیں چھوڑوں گی یہ قربانیاں ہیں ان لوگوں کی۔

پھر ہندوستان کی ایک خاتون کی قربانی کے متعلق شولہ پور مہاراشٹرا کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ شولہ پور شہر سے قریباً 35 کلومیٹر دور ایک دیہات وڈ گاؤں میں مخالفین احمدیت نے احمدیوں کو طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے احمدیت سے توبہ کرنے پر مجبور کیا اور زمین جائیداد سے بے دخل کر دیا، سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ چنانچہ جو کمزور ایمان والے تھے وہ تو ہٹ گئے اور جو سچے ایمان والے تھے وہ قائم رہے۔ ایک مزدور پیشہ بیوہ عورت عظمت بی صاحبہ تھیں ان کو انہوں نے کام دینا بند کر دیا۔ جب وہ محتاج ہو گئیں تو اپنے بھائیوں کے پاس مدد کے لئے گئیں۔ ان کے بھائی بھی جماعت کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کر لو تو ہم تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن موصوفہ نے ان سے کہا کہ میں بھوکی پیاسی تڑپ تڑپ کر جان دے دوں گی مگر احمدیت کی جو نعمت مجھے ملی ہے اس کا انکار نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس بیوہ کے پھر غیب سے سامان پیدا فرمائے۔ کئی سالوں کا ان کا رکا ہوا جو خرچ تھا جو بیوگان کو سرکاری طور پر ملتا تھا وہ مل گیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکاری الاؤنس کی وجہ سے موصوفہ کی مالی تنگی بھی دور ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر بے انتہا فضل فرمایا۔

پھر ہندوستان میں بنگال کے ہمارے ایک سرکل انچارج ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ایک فضیلہ بی بی صاحبہ ہیں جو قیام الدین صاحب کی زوجہ ہیں صوبہ بنگال میں انہوں نے

احمدیت قبول کی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے نیز مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف دی گئیں۔ موصوفہ کا گھر توڑ دیا گیا، دیہات میں رہنے والی تھیں، تمام جانور ان کے چوری کر لئے گئے یہاں تک کہ مار مار کر موصوفہ کا ہاتھ بھی توڑ دیا۔ باوجود شدید مخالفت کے انہوں نے احمدیت نہیں چھوڑی اور احمدیت پر قائم رہیں اور ہر تکلیف برداشت کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا فضل کیا کہ ان کے سامنے ان کے مخالفین کو جنہوں نے ان کو تکالیف دی تھیں چن چن کر ذلیل ورسوا کیا اور بعد میں پھر ان کی غربت کی حالت بھی جاتی رہی، ہاتھ بھی ان کا ٹھیک ہو گیا جو دشمنان نے توڑا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو گئیں اور اب مالی حالات بھی ٹھیک ہو گئے۔

پھر ایک خاتون کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بنگلہ دیش کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بنگلہ دیش کے گاؤں خودروپارا میں ایک خاتون ثمینہ صاحبہ کو ان کے خاوند نے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے اتنا مارا کہ وہ ساری رات بیہوش زمین پر پڑی رہیں۔ پھر اس کے بعد ان کے خاوند نے ان کو گھر سے نکال دیا۔ موصوفہ کا ایک لڑکا تھا جو کہ بچپن میں وفات پا چکا تھا جس کے بعد قریباً تیس پینتیس سال اس خاتون نے اکیلے ہی گزارے مگر احمدیت پر ثابت قدم رہیں اس عرصہ میں انہوں نے خود اپنی کوشش سے قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بنگلہ زبان سیکھی۔ اَن پڑھ تھیں۔ پھر ترجمہ کے ساتھ بہت ساری مسنون دعائیں بھی یاد کیں۔ بچوں کو بھی پڑھاتیں اور مقامی جماعت میں مختلف پروگرامز منعقد کرتیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں مہمانوں کا خیال رکھتیں۔ پہلے ان کی مقامی جماعت میں معلم نہ تھا مگر وہ سب کام انتہائی ذمہ دار طریقے سے کر کے معلم، مبلغ کی کمی پوری کر لیتی تھیں۔ مئی 2011ء میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کو حکومت کی طرف سے ایک مکان ملا تھا جو انہوں نے وفات سے پہلے جماعت کو دے دیا۔

پھر یہی نہیں کہ غریب ممالک میں جماعت کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہیں۔ ہمیں احمدیت میں شامل ہونے والی ان خواتین کا بھی ذکر ملتا ہے جو یہاں ترقی یافتہ ممالک میں رہنے والی ہیں۔ ایک دو کا میں ذکر کر دیتا ہوں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد نہ صرف اسلامی تعلیمات کو اپنایا ہے یا اپنے پرانے طرز زندگی کو چھوڑا ہے بلکہ اس کو قائم رکھنے کے لئے ان سے قربانی کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے دنیا کو دھتکار دیا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو ترجیح دی اور قربانی کے لئے تیار ہو گئیں۔

چنانچہ یہیں جرمنی کی ایک جرمن خاتون ماریہ صاحبہ ہیں۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد حجاب لینا شروع کر دیا۔ اس وقت جرمنی کے ایک ہسپتال میں ملازمت کرتی تھیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہاں پر ہائی جین (Hygiene) کی وجوہات کی وجہ سے وہ حجاب نہیں لے سکتیں۔ اس صورتحال میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا تو بہرحال میرا جواب ان کو گیا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ کو پُرامن طریقے سے کام کے صحیح حالات میسر آ جائیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے بہرحال ہائی جین (Hygiene) کو وجہ بنا کے ان کو حجاب لینے سے منع کیا۔ آخر انہوں نے تنگ آ کر اپنی اس نوکری سے اس ملازمت سے استعفیٰ دے دیا لیکن اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے جس سے انہیں زیادہ اچھی اور بہتر ملازمت مل گئی اور ماحول بھی زیادہ بہتر تھا۔

پس یہ سبق ہے ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بھی جو اِن مغربی ممالک میں آ کر دنیا کی طرف جھک کر اپنے پردے اتار دیتی ہیں، حجاب اور سکارف اتار دیتی ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہی وارث بنیں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دیں گے اور اس کے حکموں پر چلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے۔

اسی طرح جماعت میں شامل ہونے والی ایک خاتون کے بارے میں قازقستان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گوزیل (Goozel) صاحبہ اپنے خاندان سمیت 2001ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ 2002ء میں انہوں نے عرب کویتی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پڑھائی کے دوران ان کے والدین کو بھی یونیورسٹی میں کام مل گیا۔ جب اساتذہ کو ان کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو پہلے تو انہوں نے ان پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ اساتذہ نے گفتگو کے ذریعہ ان کو احمدیت سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔ مگر جب کسی طرح بھی بات نہیں بنی تو انہوں نے باقاعدہ گروہ بندی کر کے ان کی مخالفت شروع کر دی اور بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور سب کو کہا کہ ان سے بات تک نہ کریں اور نہ سلام کریں۔ لیکن یہ بچی احمدیت پر قائم رہی اور کسی مخالفت کی پروا نہیں کی۔ اس مخالفت کی وجہ سے ان کے والد نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ لوگوں نے میری بیٹی پر دباؤ ڈالنا بند نہ کیا تو اللہ تعالیٰ یونیورسٹی بند کر دے۔ عربوں کے پیسے سے یونیورسٹی چل رہی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے بھی دیکھیں کس طرح اس شخص کی بات کو پورا کیا اور اس ظلم کا بدلہ لیا کہ 2005ء میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ وہ یونیورسٹی بند ہو گئی۔

تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی کی حالت جسے ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہے وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حالت جس کا ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد عہد کرتے ہیں۔ پس جب تک اس عہد پر قائم رہیں گی اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرتی رہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب رہے۔ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے احمدی عورتوں میں نظر آتے ہوں۔ احمدیت کی خوبصورت تعلیم کا اظہار اپنے ہر قول وفعل سے کرنے والی ہوں۔ اور اس عملی اظہار کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتنے والی ہوں۔ احمدیت کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوں۔ یہاں آ کر دنیا کی ہوا و ہوس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی محبت کا جذبہ، اس کے احکامات پر چلنے کا جذبہ ہر جذبے اور ہر خواہش پر حاوی ہو جائے۔

پس ان قربانی کے واقعات اور اپنی تاریخ کو صرف علمی اور وقتی حظ اٹھانے کے لئے نہ سنیں اور پڑھیں بلکہ یہ عزم کریں کہ ہم نے اپنے مقصد پیدائش کو پانا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کو حاصل کرنے والا بنانا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیں۔

☆...☆...☆

بقیہ: اسماء النبیؐ فی القرآن از صفحہ نمبر 14

ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق خوشخبریاں، آسانیاں اور بشارتیں ہی بانٹتے نظر آتے ہیں۔ مومنوں کے متعلق خوشخبری ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ یُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَیَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَیَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (الحدید:29) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عورتیں جو اس معاشرے کا پِسا ہوا حصہ تھیں جن کی پیدائش پر غم سے چہرے سیاہ ہو جاتے تھے، انہیں مردوں کے برابر لا کھڑا کیا۔ مردوں کو عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (النساء:20) کا حکم دیا۔ یعنی ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اسی طرح فرمایا وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (البقرۃ:229) اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔

ان احکامات قرآنی نے عورتوں میں خوشی اور تشکر کے جذبات پیدا کئے۔

ایک بہت ہی کمتر طبقہ غلاموں کا تھا۔ انہیں بھی ان الفاظ میں خوشخبری سنائی وَالَّذِیۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡهِمۡ خَیۡرًا وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىكُمۡ (النور:34) اور تمہارے جو غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں اگر تم ان کے اندر صلاحیت پاؤ تو اُن کو تحریری معاہدہ کے ساتھ آزاد کر دو اور وہ مال جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ اُن کو بھی دو۔

اسی طرح غلاموں اور لونڈیوں کی شادیوں کا حکم اور ان کے حقوق کے بارہ میں بھی خوشخبریاں سنائیں۔

ان کافروں کو جو مسلمانوں کے خلاف جنگیں لڑ رہے تھے یہ پیشکش کی کہ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا (الانفال:62) اور اگر وہ صلح کے لئے جُھک جائیں تو تُو بھی اُس کے لئے جُھک جا۔

یعنی صلح کی جب بھی پیشکش ہو یہ نہ دیکھا جائے کہ تمہاری جنگی تیاری کتنی ہے یا مخالفین کی کتنی ہے۔ یا مخالف صلح کے بہانے محض تیاری کے لئے وقت حاصل کر رہا ہے۔ حکم یہی ہے کہ ان سے صلح کرو۔

پھر نہ صرف جنگ کرنے والے مخالفین کو صلح کی پیشکش کی بلکہ فتح مکہ کے دن ایسے دشمن کو لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡكُمُ الۡیَوۡمَ (یوسف:93) کی خوشخبری سنائی جو گزشتہ 21 سال سے دن رات آپ ﷺ کے خلاف زبانی، کلامی، معاشرتی، معاشی اور جنگی تیاریاں کرتا رہا، جنگیں مسلط کیں، قریب ترین ساتھیوں کو شہید کیا، نہ صرف خود جنگیں کیں بلکہ غزوہ احزاب میں سارے عرب کو مدینہ پر حملہ کے لئے اکٹھا کر لائے۔ لیکن اس عفو نے دشمن کو جرائم میں بڑھایا نہیں بلکہ اس اسوہ کامل کو دیکھ کر فوری مسلمان ہو گئے۔ کفار مکہ کے وہ ساتھی جو رسول کریم ﷺ کی فتح دیکھ کر خوف سے بھاگ گئے، وہ بھی جب پیش کئے گئے تو معافی کے حقدار ٹھہرے اور خلق عظیم دیکھتے ہوئے فوری اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل بھی اسی سلوک کی روشن مثال ہیں۔

مشکل حالات میں بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ہمت بڑھانے کے لئے انہیں مشکلات میں صبر کرنے اور اس کے بہترین اجر کے بارہ میں خوشخبریاں دیتے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد کو شہید کیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر روتا تھا، لوگ مجھے روکتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ مجھے نہیں روکتے تھے۔ میری پھوپھی حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا تم روئے یا نہ روئے، اس وقت تک کہ تم نے اس کو اٹھا لیا ملائکہ اپنے پروں سے اس پر سایہ کئے رہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت...)

حضرت عمار بن یاسر اور آپؓ کے خاندان کو مکہ میں سخت اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ انہیں خوشخبری دیتے ہوئے ڈھارس بندھاتے کہ صبرا آل یاسر فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّة اے آل یاسر صبر کرو یقینا تمہارا ٹھکانہ تو جنت میں ہے۔

ہجرت مدینہ کے وقت سخت خوف کا وقت ہے، آپ ﷺ غار ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ کفار قریش نے آپ ﷺ کی خبر دینے والے کے لئے بڑے بڑے انعامات کا اعلان کیا ہے، ایک گھڑ سوار تیزی سے آپ ﷺ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر بار بار اس خطرہ کی طرف جاتی ہے لیکن اللہ کے پیارے نبی ﷺ پُرسکون ہیں۔ گھڑ سوار قریب آتا ہے اور اس کا گھوڑا اگر جاتا ہے۔ ایسا ایک سے زائد مرتبہ ہوتا ہے۔ اس پر اس گھڑ سوار کو اللہ تعالیٰ عقل دیتا ہے کہ جس کے ساتھ خدا ہو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ آواز دیتا ہے اور معذرت کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ اس موقع پر اس اعرابی گھڑ سوار سراقہ کو بشارت دیتے ہیں جو آپ کی جان کا دشمن بنے آپ ﷺ کا تعاقب کر رہا تھا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھ میں ہوں گے۔ اس بشارت میں سراقہ کو تو یہ پیغام مل گیا کہ تم نے کفار مکہ کے انعام کی لالچ چھوڑ دی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک دن تجھے سپر پاور ایران کے بادشاہ کے کنگن پہنائے گا۔ اور مٹھی بھر مظلوم مسلمانوں کو اس کسمپرسی کے وقت کسری کی سلطنت کی فتوحات کی خوشخبری بھی سنا دی۔

... ...(جاری ہے)

رُباعی

ہوش میں آ جا تُو اے مغرب یہ مستی چھوڑ دے
کر بلندی کی طرف پرواز پستی چھوڑ دے
زندہ اپنے آپ کو کہنے سے کچھ بنتا نہیں
ہم تو تب مانیں کہ تو مُردہ پرستی چھوڑ دے

(منقولہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ
بحوالہ الفضل قادیان 27/ اگست 1913ء)

اسماء النبی ﷺ فی القرآن

حافظ محمد نصر اللہ جان۔ مربی سلسلہ

قسط نمبر 4

14۔ النبی، الرسول ﷺ:

’نبی‘۔ مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ سے بہت خبریں حاصل کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ بیان فرماتے ہیں:

’’لغت کے لحاظ سے نبی وہ ہوتا ہے جس پر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہو اور اُس کلام میں یہ تین شرطیں پائی جاتی ہوں۔ اوّل وہ ذُوْفَائِدَۃٍ ہو دوم وہ ذُوْفَائِدَۃٍ عَظِیْمَۃٍ ہو۔ سوم وہ ایسا الہام ہو یَحْصُلُ بِہٖ عِلْمٌ اَوْ غَلَبَۃُ ظَنٍّ۔ اور پھر زائد بات بوجہ نبی کے صیغہ کے یہ پائی جائے گی کہ اُس پر کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہو۔ گویا نبأ کو جب ہم نبی کے صیغہ میں تبدیل کر دیں تو اس کے معنے ہوں گے ایسا شخص جس پر کثرت سے کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اور پھر وہ کلام ایسا ہوتا ہے جو ذُوْفَائِدَۃٍ عَظِیْمَۃٍ یَحْصُلُ بِہٖ عِلْمٌ اَوْ غَلَبَۃُ ظَنٍّ کا مصداق ہوتا ہے۔ گویا نبی وہ ہے جو اللہ کی طرف سے کثرت کے ساتھ لوگوں کو خبریں دیتا ہے اور ایسی خبریں دیتا ہے جو فائدہ پر مشتمل ہوتی ہیں اور نہ صرف فائدہ پر بلکہ فائدہ عظیمہ پر مشتمل ہوتی ہیں اور یَحْصُلُ بِہٖ عِلْمٌ اُن سے زائد علم حاصل ہوتا ہے پس جب ہم کسی کو نبیُ اللہ کہتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ نبیُ اللہ وُہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سُن کر لوگوں کو کثرت سے خبر دیتا ہے (۲) ایسی خبریں دیتا ہے جن میں فائدہ ہوتا ہے اور فائدہ بھی عظیم الشان ہوتا ہے اور (۳) پھر اُن سے علم زائد حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد نمبر 8 صفحہ 4)

رسول کے معنی پیغامبر کے ہیں۔ عموماً علماء و مفسرین ’’رسول‘‘ صاحبِ شریعت اور ’’نبی‘‘ غیر تشریعی نبی کو کہتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’عام طور پر ہمارے مفسرین بھی یہی لکھتے ہیں اور ہمارے متکلمین بھی یہی لکھتے ہیں کہ رسول وہ ہوتا ہے جو کتاب لاتا ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جو کتاب نہیں لاتا۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی تفسیر اُٹھا کر دیکھ لو اس میں یہی لکھا ہوگا کہ رسول وہ ہوتا ہے جو مامور ہو اور کتاب لائے۔ اب اگر رسول کے یہی معنے ہیں تو نَبِیًّا کے کیا معنے ہوئے۔ نبی ان کے نزدیک وہ ہوتا ہے جو مامور ہو مگر کتاب نہ لائے اب جو مامور ہوا اور کتاب لایا وہ جب رسول ہو گیا تو نبی تو آپ ہی آپ ہو گیا پھر رسولاً کہنے کے بعد نَبِیًّا کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے نزدیک نبی ہونے کے بعد رسول ہونا ضروری نہیں مگر رسول ہونے کے ساتھ تو نبی ہونا ضروری ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص مامور بھی ہو اور کتاب بھی لائے اور نبی نہ ہو۔ مگر یہ ہوسکتا ہے کہ ہم ایک شخص کے متعلق لفظ نبی بولیں مگر اس کے پاس کتاب نہ ہو۔ مگر قرآن نے رسولاً کو پہلے رکھا ہے اور نبیًّا کو پیچھے رکھا ہے۔ اگر درجہ مراد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کہتا کہ کَانَ نَبِیًّا رَّسُوْلًا وہ نبی بھی تھا اور پھر ہم نے اسے کتاب بھی دی۔ مگر وہ پہلے اسے رسول کہتا ہے اور پھر نبی کہتا ہے۔ پس اگر رسول اور نبی کی وہی تعریف ہے جو عام مسلمان کرتے ہیں تو پھر اس کا مطلب کیا ہوا؟ یہ تو جاہل آدمی کا طریق ہے کہ وہ کہے کہ صاحب یہ چالیس سال کے ہیں اور یہ دس سال کے بھی تھے۔ ہاں اگر کوئی کہنا چاہے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ ان کی عمر دس سال ہے اور مجھے خدا نے بتایا ہے کہ یہ چالیس سال کی عمر تک زندہ رہیں گے۔ قرآن تو ایک حکیم اور علیم ہستی کا کلام ہے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کے کلام میں یہ بات آجائے کہ فلاں شخص رسول بھی ہے اور نبی بھی جبکہ رسالت میں ہی نبوت بھی شامل ہے کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص مامور ہو اور کتاب بھی لائے مگر وہ نبی نہ ہو۔

پس معلوم ہوا کہ یہ معنے یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے یہاں بہر حال کوئی اور معنے کرنے پڑیں گے اور وہ معنے وہی ہیں جو ہماری جماعت کیا کرتی ہے کہ رسول کے معنے ہوتے ہیں بھیجا ہوا۔ اور نبی کے معنے ہوتے ہیں خبر دینے والا۔ اور یہ بالکل صحیح بات ہے کہ پہلے انسان رسول ہوگا اور پھر نبی ہوگا۔ پہلے خدا اسے بھیجے گا اور پھر وہ لوگوں کو خدا کی باتیں بتائے گا۔ پس رسالت پہلا مقام ہے اور نبوت اس کے بعد کا۔ کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا جب تک وہ پہلے رسول نہ ہو۔ مثلاً جب خدا نے کہا کہ اے محمد ﷺ میں تجھے دنیا کی اصلاح کے لئے بھجواتا ہوں تو محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول بن گئے اور جب محمد رسول للہ ﷺ نے یہ کہا کہ اے مکہ والو! میں تمہیں خدا کی طرف سے یہ خبر دیتا ہوں تو وہ نبی بن گئے۔ جب خدا نے یہ کہا کہ اے عیسیٰ میں تجھ کو بنی نوع انسان کی طرف بھیجتا ہوں تو عیسیٰ رسول بن گئے اور جب عیسیٰ نے یہ کہا کہ اے لوگو میں تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام دیتا ہوں تو وہ نبی بن گئے۔ کیونکہ رسول کے معنے ہیں بات سننے والا اور نبی کے معنے ہیں بات بتانے والا۔ پہلے وہ سنے گا تو پھر لوگوں کو کچھ بتائے گا۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ سنے بعد میں اور پہنچائے پہلے۔ اسی لئے قرآن کریم نے جہاں بھی بیان کیا ہے رسول کا لفظ پہلے رکھا ہے اور نبی کا بعد میں۔ سورۃ احزاب میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) اسی طرح سورہ اعراف میں فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ (الاعراف:158) پھر اسی سورۃ اعراف میں دوسری جگہ آتا ہے اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (الاعراف:159) غرض ہر جگہ رسول کا لفظ پہلے رکھا ہے اور نبی کا لفظ پیچھے آگے چل کر انہی آیات میں حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق آتا ہے کہ کَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا۔ حالانکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق سب لوگ مانتے ہیں کہ انہیں کوئی کتاب نہیں ملی۔ وہ اسی شریعت پر چلتے تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھی اور حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لانے والے صرف اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ۔ لوطؑ اور ان کے چند خادم ہی تھے۔ اگر حضرت ابراہیمؑ کے معاً بعد حضرت اسمٰعیلؑ کو الگ کتاب مل گئی تھی تو ان کی شریعت پر عمل کس نے کیا۔ پس حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق جو یہ الفاظ آئے ہیں یہ بھی غیر احمدیوں کے خیالات کی تردید کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ رسول اور نبی ایک ہی چیز ہے۔ کیونکہ رسول کے معنے Messenger کے ہوتے ہیں اور نبی کے معنے بہت خبریں دینے والے کے ہوتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ Messenger بنا کر بھیجے گا لازمًا اسے کوئی پیغام بھی دے گا۔ اور جو شخص لوگوں پر امور غیبیہ کو ظاہر کرے گا وہ لازمًا خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوگا۔ پس درحقیقت ایک مامور من اللہ کا وہ نقطہ جو خدا سے ملتا ہے اسکے لحاظ سے اسے رسول کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ لیکن اس کا وہ نقطہ جو بندوں سے ملتا ہے اس کے لحاظ سے وہ خدا کا نبی کہلاتا ہے یعنی ان کو خدا کی خبریں دیتا ہے پس جو رسول ہو وہ نبی بھی ضرور ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بغیر پیغام کے کسی کو نہیں بھیج سکتا۔ اور جو نبی ہو وہ ضرور رسول بھی ہوگا۔ کیونکہ اگر خدا نے اسے نہیں بھیجا تو وہ جھوٹا ہوگا اور مامور من اللہ جھوٹے نہیں ہوتے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد نمبر 6 صفحہ 289 تا 291، زیر آیت وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰی۔۔۔ مریم:52)

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو صرف نبی اور رسول نہیں کہا گیا بلکہ ’’النبی‘‘ اور ’’الرسول‘‘ کہا گیا ہے۔ عربی زبان میں ’’ال‘‘ کا اضافہ کرنے سے معانی میں عظیم الشان نبی اور عظیم الشان رسول کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ یعنی آپ ﷺ خدا تعالیٰ سے پیغام حاصل کرنے میں بھی عظیم الشان تھے اور اس پیغام کو خلق اللہ تک پہنچانے کا فریضہ بھی عظیم الشان رنگ میں مکمل فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بداہت بیان فرمایا کہ وحی الٰہی اپنے مورد کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق ہی نازل ہوتی ہے۔ چونکہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک طینت استقامت پر تھی، نہ ہی افراط نہ ہی تفریط۔ گویا اللہ تعالیٰ سے پیغام حاصل کرنے میں اعلیٰ وارفع تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

’’اور وحی کا چراغ لطائف محمدیہ سے روشن ہونا ان معنوں کر کے ہے کہ اُن لطائف قابلہ پر وحی کا فیضان ہوا اور ظہور وحی کا موجب وہی ٹھہرے۔ اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضانِ وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا۔ اور انہیں اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر یک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔ توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔ سو انجیل کی تعلیم بھی حلیم اور نرمی پر مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایتِ محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔‘‘

(براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 193: حاشیہ)

رسول کریم ﷺ پر وحی الٰہی کی تجلی بھی دیگر انبیاء سے بڑھ کر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلّی بھی پکڑ سکتی ہے اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

انسان کامل ﷺ پر وحی کامل کے نزول کا اعلان قرآن کریم نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدۃ:4) کے الفاظ میں فرمادیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ میں کامل کتاب ہوں جیسا کہ فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (سیپارہ 6 رکوع 5) اور جیسا کہ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ (سیپارہ 15 رکوع 1) دونوں آیتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ آج میں نے دین تمہارا تمہارے لئے کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور یہ قرآن ایک سیدھے اور کامل راہ کی طرف رہبری کرتا ہے یعنی رہبری میں کامل ہے اور رہبری میں جو لوازم ہونے چاہئیں دلائل عقلیہ اور برکات سماویہ میں سے وہ سب اس میں موجود ہیں‘‘۔ (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ:98)

منصب نبوت اور رسالت کا دوسرا پہلو خلق خدا کو پیغام پہنچانا ہے۔ الرسول کا ایک معنی قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159) میں بھی بیان ہے کہ آپ ﷺ وہ خاص اور عظیم الشان رسول ہیں جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی اس خصوصیت کو اس طرح بیان فرمایا: وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً، وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجدا...)

اگرچہ رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم تھا۔ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (النحل:83) ترجمہ: تجھ پر تو محض کھلا کھلا پیغام پہنچانا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف پورے عرب بلکہ بلاد غیر میں بھی خطوط اور پیغامبروں کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ تاریخ کشمیر کے مطابق آپ ﷺ کا تبلیغی خط کشمیر کے راجہ تک بھی پہنچا۔ اسی طرح کچھ روایات کے مطابق رسول کریم ﷺ سے ملاقات کے لئے آنے والے اور اسلام قبول کرنے والے وفود میں افغانستان سے تعلق رکھنے والے وفود بھی تھے۔

ابلاغ کی کامیابی کا ایک پیمانہ خلق خدا کا الٰہی جھنڈے تلے آنا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ فرض بھی عظیم الشان طریق سے سرانجام دیا۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنی قوّتِ قدسیہ، اخلاق فاضلہ، راتوں کی بے قرار دعاؤں اور قرآن مبین سے وہ معجزہ برپا کر دیا جس کا ذکر حضرت امام الزمان علیہ السلام اس طرح فرماتے ہیں:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں

نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَ اَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔'' (برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10)

النبی اور الرسول کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ گزشتہ تمام انبیاء کی قوت قدسیہ اب ختم ہوگئی، اب تمام انبیاء کا خاتم، تمام انبیاء کے کمالات کا جامع اور افضل و کامل نبی تشریف لا چکے ہیں۔ اب آپ ﷺ کے علاوہ نہ کسی کی پیروی کی جائے اور نہ ہی آپ ﷺ کی پیروی کے بغیر لقائے باری تعالیٰ نصیب ہوسکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ آل عمران آیت 32 اور سورۃ الاحزاب آیت 57 کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ پہلی آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے کہ تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور دوسری آیت کا ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

یہ دو آیات ایک آل عمران کی ہے اور دوسری سورۃ احزاب کی۔ جیسے کہ ترجمے سے آپ نے سن لیا آل عمران کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو آنحضرت ﷺ کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ اب تمام گزشتہ اور آئندہ نمونے ختم ہو گئے اب اگر کوئی پیروی کے قابل نمونہ ہے تو آنحضرت ﷺ کا نمونہ ہے اور یہ پیروی کے نمونے کس طرح قائم ہوں گے۔ اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس طرح تم آنحضرت ﷺ کی پیروی کرو گے تو پھر ہی مَیں تمہارے گناہ بھی بخشوں گا اور تمہارے سے محبت کا سلوک بھی کروں گا۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بھلائیوں کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ تو گویا اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہو گئے اور اگر کوئی راستہ کھلا ہے تو آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع کرکے آپ کے پیچھے چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے، یہی ایک راستہ ہے جو کھلا ہے۔ پھر اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے لئے اور آپ ﷺ کی محبت دل میں بڑھانے کا طریق جو اگلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے سورۃ احزاب کی اُس میں بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ نبی کوئی معمولی نبی نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وجود ہے۔ زمین و آسمان اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے نبی پر رحمت بھیجتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ پس اے لوگو جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو تمہارا بھی یہ کام ہے کہ اس نبی سے محبت پیدا کرو۔ اس پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلامتی بھیجو۔ جب تم اس طرح اس نبی پر درود و سلام بھیجو گے تو تم پر اس کی پیروی کے راستے بھی کھلتے چلے جائیں گے اور جیسے جیسے یہ راستے کھلیں گے جس طرح تم اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ گے اتنی ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی بنتے چلے جاؤ گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2004، خطبات مسرور جلد 2 صفحہ: 884-885)

15- شاھد، شھید ﷺ:

عربی لغت اقرب الموارد کے مطابق شھید کے معنی ہیں الشاھد۔ گواہ۔ الامین فی شھادتہ۔ ٹھیک ٹھیک گواہی دینے والا۔ شاھد کے معنی نگران کے بھی کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ ﷺ کو شاھد بھی فرمایا اور شہید بھی فرمایا۔

ان معانی کی رو سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نگران بھی ہیں اور گواہ بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ (المزمل 16) کی تفسیر میں ''شاھد'' کے معانی بیان فرماتے ہیں کہ

''ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے کہ تمہاری حالت معصیت اور ضلالت پر شاہد ہے۔''

(براہین احمدیہ چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ: 531)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مَیں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن کریم تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، مجھے پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا (النساء: 42) تو آپ ﷺ نے فرمایا کافی ہے۔ جب میں نے آپ ﷺ کی طرف توجہ کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرء للقاری: حسبك)

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف اپنی امت پر گواہ ہیں بلکہ تمام انبیاء کی امتوں پر بھی گواہ ہیں۔ اس ذمہ داری کے احساس سے اور اس خیال سے بے ساختہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔

گواہی کا ایک مقصد تصدیق بھی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی سب سے بڑی گواہی تمام انبیاء کی تصدیق بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف چشمہ معرفت کا حوالہ دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (الاحزاب: 57)۔ اُن قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا۔ صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صِدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ یعنی اگر قرآن شریف کی تعلیم سامنے نہ ہوتی اور جس طرح قرآن کریم نے ہمیں ان انبیاء کا بتایا وہ ہم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیتے۔ یہ آنکھوں سے دیکھنے والی ہی بات ہے جس طرح تفصیل سے قرآن کریم میں ذکر ہے تو تمام گزشتہ انبیاء کی جو سچائی ہے وہ اس طرح ہم پر ظاہر نہ ہوتی جس طرح قرآن کریم کے پڑھنے سے ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ فرمایا کہ کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں۔ اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔ کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ اب یہ سنی سنائی باتیں نہیں ہیں بلکہ تجربے سے یہ باتیں ہمارے سامنے ظاہر ہوگئیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2004ء، خطبات مسرور جلد دوم صفحہ: 887-888)

آپ ﷺ کی 63 سالہ زندگی میں تا قیامت اپنی امت اور دیگر انبیاء کی امتوں کی گواہی کس طرح دی جا سکے گی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''جیسے حضرت موسیٰ اپنی امت کی نیکی بدی پر شاہد تھے ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شاہد ہیں مگر یہ شہادت دوامی طور پر بجز صورت استخلاف کے حضرت موسیٰ کے لئے ممکن نہیں ہوئی یعنی خدا تعالیٰ نے اسی اتمام حجت کی غرض سے حضرت موسیٰ کے لئے چودہ سو برس تک خلیفوں کا سلسلہ مقرر کیا جو درحقیقت توریت کے خادم اور حضرت موسیٰ کی شریعت کی تائید کے لیے آتے تھے تا خدا تعالیٰ بذریعہ ان خلیفوں کے حضرت موسیٰ کی شہادت کے سلسلہ کو کامل کر دیوے اور وہ اس لائق ٹھہریں کہ قیامت کو تمام بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالیٰ کے سامنے شہادت دے سکیں۔ ایسا ہی اللہ جلّ شانہ نے اسلامی امت کے کل لوگوں کے لئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد ٹھہرایا ہے اور فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ اور فرمایا وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا مگر ظاہر ہے کہ ظاہری طور پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف تئیس برس تک اپنی امت میں رہے پھر یہ سوال کہ دائمی طور پر وہ اپنی امت کے لئے کیونکر شاہد ٹھہر سکتے ہیں یہی واقعی جواب رکھتا ہے کہ بطور استخلاف کے یعنی موسیٰ علیہ السلام کی مانند خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قیامت تک خلیفے مقرر کر دیئے اور خلیفوں کی شہادت بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت متصور ہوئی اور اس طرح پر مضمون آیت اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ ہریک پہلو سے درست ہوگیا۔ غرض شہادت دائمی کا عقیدہ جو نص قرآنی سے بتواتر ثابت اور تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے تبھی معقولی اور تحقیقی طور پر ثابت ہوتا ہے جب خلافت دائمی کو قبول کیا جائے۔ اور یہ امر ہمارے مدعا کو ثابت کرنے والا ہے فتدبّر۔''

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ: 363)

لفظ ''شھید'' صفت مشبہ کا وزن ہے جو اسم الفاعل اور اسم المفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوجاتا ہے۔ اگر اسے اسم الفاعل کے طور پر دیکھیں تو رسول کریم ﷺ ''دوسروں کو گواہ بنانے والے'' بھی قرار پاتے ہیں۔ قرآن کریم بھی ان معنی کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف خود گواہ ہیں بلکہ آپ ﷺ کی امت بھی گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا (البقرۃ: 144) اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی اُمّت بنا دیا تا کہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہوجائے۔

اس آیت کی رو سے رسول کریم ﷺ کے طفیل امت بھی وسطی امت بن گئی اور افراد امت گواہ ٹھہرے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران: 65) تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

یہ بھی ایک عظیم الشان آیت ہے جو مذہبی رواداری اور باہمی الفت کے لئے مشترکہ عقائد کی تلاش میں ہے۔

مولف ''کان خلقہ القرآن'' تحریر کرتے ہیں:

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے عالم عیسائیت کو Heraclius کے ذریعہ اپنے مکتوب گرامی میں یہ پیغام دے دیا کہ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کہ اے اہل کتاب اس بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے لیکن اگر اہل کتاب صلح کی اس عظیم الشان پیشکش کو قبول نہ کریں تو ظاہر ہے کہ ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ کہ اختلاف اور لڑائی اب ان کی طرف سے ہے۔ مسلمانوں پر اس کا الزام لگانا درست نہیں اگر وہ صلح کی ایسی genuine پیشکش کو نہیں مانتے تو کہہ دو فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران: 65) کہ اب تم گواہ رہو کہ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کہ ہم نے صلح کی پیشکش کر دی ہے اب لڑائی تو تمہاری طرف سے ہے ہم نے صلح کا پیغام دے دیا ہے اب تم نے حملہ کیا تو تم قابیل سے بھی بدتر ہوگے۔ (کان خلقہ القرآن حصہ دوم صفحہ: 37)

رسول کریم ﷺ نے اہل کتاب کو صلح اور امن و آشتی کی اس پیشکش پر گواہ ٹھہرا دیا۔ یہ وہ پیشکش ہے جو عالم اسلام کی طرف سے 1400 سال قبل کی گئی اور آج بھی دنیا کا امن وسلامتی اسی پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔

16- مبشر/بشیر ﷺ:

مبشر کے معنی ہیں خوشخبری دینے والا۔ بشیر بھی اسی مادہ سے صفت مشبہ ہے یعنی بہت خوشخبریاں دینے والا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آپ ﷺ کو فرماتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (الاسراء: 106) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر۔

اسی طرح فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (الاحزاب 46) اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی تبلیغ، تربیت اور صحابہ رضوان اللہ علیھم کے ساتھ روزمرہ معاملات میں تبشیر کا پہلو غالب رہتا تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (صحیح مسلم کِتَابُ الْجِھَادِ وَالسِّیَرِ بَابٌ فِی الْاَمْرِ بِالتَّیْسِیْرِ، وَتَرْکِ التَّنْفِیْرِ) کہ تم بشارتیں دیا کرو نہ کہ تنفر کرواور آسانیاں پیدا کرو نہ کہ مشکلات۔ آپ ﷺ کی پاک زندگی بھی اسی کی تصویر نظر آتی

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

فرنچ گیانا (جنوبی امریکہ)

فرنچ گیانا میں قرآن مجید کی نمائش کا بابرکت انعقاد 3 ٹی وی چینلز اور لوکل ریڈیو کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کے حقیقی پیغام کی تشہیر

(رپورٹ: صدیق احمد منور۔ مبلغ انچارج فرنچ گیانا)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرنچ گیانا کو Cayenne شہر میں جہاں جماعت احمدیہ فرنچ گیانا کا مرکز بھی ہے مورخہ 23 تا 27 /مارچ 2018ء قرآن کریم کے تراجم پر مشتمل نمائش منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کے آسمانی وعدہ کو لفظاً و معناً پورا کرنے کے لئے بحر اوقیانوس کے کنارہ پر واقع جماعت فرنچ گیانا ہمہ وقت کے گلدستے رکھے گئے اور پھر مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے۔ ہر ترجمہ قرآن کے ساتھ زبان کا نام بھی درج تھا۔ ہال کی لمبائی اور چوڑائی میں نہایت خوبصورت Role-up Banners رکھے گئے تھے جن پر اسلام کے حوالہ سے مختلف مضامین پر مشتمل آیات درج تھیں۔

ہماری نمائش میں اس علاقہ اور ہمسایہ ممالک کی نسبت سے پرتگالی، سپینش، ڈچ، انگریزی اور فرنچ تراجم خاص اہمیت کے حامل تھے۔ متعدد زائرین نے ان تراجم کو دیکھا اور استفادہ کیا۔

فرنچ گیانا کے اکثر باشندے اپنے آپ کو عیسائی مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد لا مذہب ہے۔ 15 /نومبر 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں یہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ قرآن کریم کی اس نمائش کے ذریعہ پہلی مرتبہ اسلام احمدیت کا محبت بھرا پیغام دُور دراز ممالک تک پہنچا۔ اگرچہ یہاں کا معاشرہ بے دینی اور بے عملی سے مغلوب ہے تاہم اسلام کی دشمنی میں یہ سب لوگ متفق ہیں۔ اس منفی ماحول کے باوجود خدا تعالیٰ کے مخفی ہاتھ نے ہمارا

فرنچ گیانا میں قرآن کریم کی نمائش کی ایک تصویر۔ میڈیا کے نمائندگان کوریج کرتے ہوئے

تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ 23 /مارچ 2018ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 3 بجے دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر حاضرین کو دس منٹ کی ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی جس میں قرآن کریم کا تعارف، اس کے نزول، حفاظت اور اعجازی کلام ہونے پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ 23 سال کے عرصہ میں قرآنی وحی کے نزول کی تکمیل ہوئی۔ دنیا میں مسلمانوں کے متعدد فرقوں کے باوجود قرآن کریم ایک ہی ہے۔ اس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور قیامت تک اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کتاب کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

احمدیہ مشن فرنچ گیانا کے عقبی ہال میں لمبائی میں بڑے بڑے میز لگا کر انہیں خوبصورت سبز رنگ کے کپڑے سے سجایا گیا۔ درمیان میں تزئین کے لئے پھولوں ساتھ دیا اور بالخصوص ٹی وی چینلز نے ہمارے ساتھ غیر متوقع تعاون کیا۔ درج ذیل ٹیلی ویژن چینلز نے ہماری نمائش کو کوریج دی: 1-Guyane -2-Premier 3-A.Tv -Elize Tv-

نمائش کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوتا تھا اور شام 7 بجے تک نمائش کھلی رہتی تھی۔ خاکسار اور مبلغ سلسلہ مکرم محمد بشارت صاحب اور Haiti کے احمدی مکرم خالد صاحب زائرین کو قرآنی آیات کی تشریح بتاتے رہے اور جو دوست سوال کرتے تھے ان کا جواب دیا جاتا۔ لوکل آبادی کے علاوہ فرانس سے آئے ہوئے سیّاح نمائش دیکھنے آئے۔ طریق کے مطابق متعدد زائرین کو اسلام احمدیت کے لٹریچر کا تحفہ دیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ بالخصوص شامل تھی۔ بعض صحافیوں کو قرآن مجید فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ نمائش کی مناسبت سے قرآن کریم کے متعلق ایک تعارفی کتابچہ بھی متعدد زائرین کو تحفہ کے طور پر دیا گیا۔

اس نمائش کو درج ذیل قوموں کے افراد نے دیکھا: فرنچ، انگریز، برازیلین، Haitian, Domicans۔

وزٹ کرنے والوں کی تعداد ایک صد افراد سے زیادہ تھی۔

مہمانوں نے وزٹرز بک میں اپنے تأثرات کا اظہار کیا جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆ یونیورسٹی کی ایک طالبہ Miss Whynnie نے لکھا کہ یہ نمائش بہت اعلیٰ شان کی نمائش ہے۔ ہر چارٹ کا مضمون سادہ اور واضح تھا۔ مَیں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ نمائش دیکھنے کی دعوت دی۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو آپ لوگوں نے کیا ہے اور یہاں کے لوگوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

☆ ایک طالبہ علم نے لکھا کہ یہ نمائش متأثرکن ہے۔ اس کو دیکھ کر میری توجہ اسلام کی طرف مائل ہوئی ہے کہ مجھے اس کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

☆ ایک عرب خاتون ٹورسٹ نے لکھا کہ مَیں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے بہترین رنگ میں ہمارا استقبال کیا۔ آپ لوگوں نے ایک عظیم مذہب اسلام کی نمائندگی میں نمائش منعقد کی ہے۔ آپ لوگوں نے اچھی مثال قائم کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم دوسروں کے ساتھ کس طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆ ایک سفید فام فرانسیسی Mr. Abbon نے لکھا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ احمدیت فرنچ گیانا میں ترقی کرے گی۔ اسلام کی یہ تشریح اور عملی نمونہ جو یہ جماعت پیش کرتی ہے اس کی مثال صحرا میں چشمہ ہونے کے مترادف ہے۔ اس جماعت کے لوگ کافی کوشش کر رہے ہیں تا کہ لوگ پاکیزہ روایات کی طرف واپس آجائیں۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں اس جماعت کو احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆ سرکاری ٹیلی ویژن کی ایک خاتون صحافی نے تحریر کیا کہ مَیں اس نمائش کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ فرنچ گیانا میں اسلام کے بارہ میں لوگوں کا علم بہت تھوڑا ہے۔ اس نمائش کے ذریعہ اس علاقہ کی آبادی کو زیادہ علم اور واقفیت حاصل ہوگی۔

....

کانگو برازاویل (وسطی افریقہ)

کانگو برازاویل کے گاؤں سولی میں احمدیت کا نفوذ اور احمدیہ مسجد کی تعمیر

(رپورٹ: نوید احمد اشرف۔ مبلغ سلسلہ پوائنٹ نوار)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مئی 2015ء میں کانگو برازاویل کے دوسرے بڑے شہر پوائنٹ نوار میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے بعد دور دراز قریب کے دیہات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لئے تبلیغ کا آغاز کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں ’’گاؤں سولی‘‘ وہ پہلا گاؤں ہے جہاں جماعت کا تبلیغی وفد پہنچا اور بفضل خدا اس علاقے میں سب سے پہلے اسی گاؤں کے 8 لوگوں کو مع چیف ولیج جنوری 2017ء میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ گاؤں پوائنٹ نوار شہر سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر سمندر کے کنارے واقع ہے۔

آغاز میں احباب جماعت ایک کچی جگہ پر نمازیں ادا کرتے تھے۔ بعد ازاں گاؤں میں احمدیہ مسجد کے لئے باقاعدہ جگہ ملنے پر احمدیہ مسجد کی تقریب سنگ بنیاد کا انعقاد کیا گیا۔

اس تقریب کے لئے 23 /اپریل کو مکرم سعید احمد صاحب نیشنل صدر و مشنری انچارج کانگو برازاویل پوائنٹ نوار پہنچے۔ وہاں سے مورخہ 24 /اپریل 2018ء کو 9 /احباب پر مشتمل قافلہ 11 بجے صبح گاؤں سولی پہنچا، جہاں گاؤں کے لوگوں کے علاوہ قریب کے دیہات سے بھی احباب اور گاؤں کے چیف موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ مکرم عبداللہ صاحب صدر جماعت انکائی شہر نے جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس کے بعد نیشنل صدر و مشنری انچارج صاحب نے اپنی تقریر میں مساجد کے قیام اور نمازوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

چیف آف ولیج نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد تعمیر کرنے کو اپنے گاؤں کے لئے سعادت قرار دیتے ہوئے جماعت کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تقریب کے اختتام پر دعا کروائی گئی اور تمام احباب و مہمانان کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سنگ بنیاد رکھنے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

1- مکرم سعید احمد صاحب نیشنل صدر و مشنری انچارج کانگو برازاویل۔ 2- خاکسار نوید احمد اشرف مبلغ سلسلہ پوائنٹ نوار شہر۔ 3- مکرم Bekolo Omar صاحب چیف آف ولیج سولی۔ 4- مکرم Eongo Modeste صاحب سیکرٹری آف ولیج سولی۔ 5- مکرم عبداللہ صاحب صدر جماعت انکائی شہر۔ 6- مکرم بشیر Sakala صاحب معلم سلسلہ۔ 7- مکرم عثمان Zinga صاحب آف پوائنٹ نوار شہر۔ 8- مکرم Nianga Ali صاحب آف پوائنٹ نوار شہر۔ 9- مکرم یاں کلو صاحب آف برازاویل۔ 10- مکرم چیف آف ولیج کیولو۔ 11- مکرم عباس صاحب آف ولیج سولی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 14 /مئی 2018ء کو سولی گاؤں کی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نیشنل صدر و مشنری انچارج صاحب کانگو برازاویل نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔

بعد ازاں اجلاس عام رکھا گیا تھا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار اور نیشنل صدر و مشنری انچارج صاحب نے مساجد کو ہمیشہ آباد رکھنے اور نمازوں کی اہمیت کے متعلق بیان کیا۔ دعا کے بعد اس اجلاس کا اختتام ہوا۔ احباب و خواتین سمیت کُل 25 /افراد نے اس اجلاس میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی جلد از جلد تعمیر کے لیے روزانہ وقار عمل کئے گئے جن میں احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ گاؤں میں سامان کی عدم دستیابی اور شدید بارشوں کے باوجود مسجد کی تعمیر کا کام 20 دنوں میں مکمل ہوا۔ اور پروگرام کے عین مطابق ریجنل جلسہ سالانہ کے فوراً بعد احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 14/اکتوبر 2018ء بروز اتوار نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ رضیہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ۔ حال ہنسلو۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ رضیہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ۔ حال ہنسلو۔ یوکے)

12/اکتوبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت محمد ظہور خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی، ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی بھتیجی اور مکرم عبد اللطیف خان صاحب اور مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب کی بہن تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک کاموں میں حصہ لینے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ فیکٹری ایریا ربوہ میں صدر لجنہ کے علاوہ یوکے میں بھی لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی رہتی تھیں۔ بڑی تعداد میں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب طاہر جماعت ہنسلو میں سیکرٹری تبلیغ کے علاوہ شعبہ ہومیوپیتھی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم ایچ ایم منڈاسگھر صاحب (صدر جماعت ہبلی کرناٹک۔ انڈیا)

15/ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1952ء میں 31 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کا باقی خاندان احمدی نہیں ہے۔ اس کے باوجود اپنے خاندان سے بڑی ہمدردی، پیار اور محبت سے پیش آتے اور موقع کی مناسبت سے احمدیت کا پیغام ان تک پہنچاتے رہتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ جماعتی کتب اور لٹریچر اپنے بیگ میں رکھتے تھے۔ آپ نے طویل عرصہ مقامی سطح پر سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم عمران سہیل صاحب ابن مکرم عبد اللطیف جاوید صاحب (معلم وقف جدید جل بھٹیاں۔ ضلع چنیوٹ)

6/اکتوبر 2018ء کو 29 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میٹرک کے بعد زندگی وقف کر کے 2005ء میں مدرسۃ الظفر میں داخل ہو گئے۔ تین سال کا کورس پاس کر کے میدان عمل میں بطور معلم وقف جدید خدمت کا آغاز کیا۔ اس دوران 2008ء سے 2018ء تک پاکستان کے مختلف اضلاع خوشاب، تھرپارکر اور چنیوٹ میں بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔ بہت خاموش طبع اور عاجز انسان تھے۔ وقف کو ہمیشہ وفا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین کے علاوہ اہلیہ اور ایک بیٹی بعمر چار سال یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کے والد مکرم عبد اللطیف جاوید صاحب نے بھی لمبا عرصہ بطور معلم وقف جدید خدمت کی توفیق پائی ہے۔

3۔ مکرم شالی یعقوب صاحب (لوکل مشنری۔ جامعۃ المبشرین گھانا)

12/ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1963ء میں مانیگری، بینن میں پیدا ہوئے۔ 2000ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ 2001ء میں وقف کر کے جامعۃ المبشرین گھانا میں داخلہ لیا اور تین سالہ معلم کا کورس کر کے 2004ء میں فارغ ہوئے۔ آپ کو بینن میں کئی مقامات پر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ کی تین شادیاں تھیں جن میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔ مکرمہ رضوانہ اقبال صاحبہ (دارالصدر غربی حلقہ قمر۔ ربوہ)

28 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، پرہیزگار، قانعہ اور راضی برضا رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ 18 سال بیوگی کے گزارے مگر کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ عدل کا یہ حال تھا کہ میاں کی وفات کے بعد ایک چھوٹا سا پلاٹ بیچا تو اپنا حصہ بھی بچوں کے اندر تقسیم کر دیا کہ انہیں زیادہ ضرورت ہوگی۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی کی والدہ تھیں۔

5۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش مرحوم۔ قادیان

5/اکتوبر 2018ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم قاضی عبدالرزاق صاحب تحصیلدار کی بیٹی تھیں۔ جنہوں نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ میاں کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو لے کر قادیان چلی گئی تھیں۔ قادیان میں آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ کی شادی 1945ء میں مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش قادیان سے ہوئی۔ اپنے درویش خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ انتہائی صبر وشکر اور توکل علی اللہ کے ساتھ گزارا۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرم حکیم فرید احمد صاحب (کارکن روزنامہ الفضل وصدر محلہ نصیر آباد رحمٰن۔ ربوہ)

9/اکتوبر 2018ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے فاضل الطب والجراحت کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی تھی۔ بعد میں آپ نے نصیر آباد ساہیوال روڈ پر اپنا مطب بھی بنایا تھا۔ اسی طرح ایم اے اسلامیات پاس کیا ہوا تھا۔ دفتر الفضل میں آپ کی تقرری 19 مئی 1999ء کو ہوئی۔ آپ کا شمار دفتر الفضل کے ماہر پروف ریڈرز میں ہوتا تھا۔ اپنے کام کو تندہی اور شوق سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ خدمت دین میں کبھی سستی نہ کرتے اور آگے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کے عادی تھے۔ محلہ نصیر آباد حلقہ رحمان میں صدر محلہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، محبت کرنے والے، نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

7۔ مکرمہ نذیرہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد امین بٹ صاحب (سمبڑیال)

26 ستمبر 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والدین حضرت عبدالرحیم صاحبؓ عرف میاں پولا اور حضرت میراں بی بی صاحبہؓ دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا بچپن حضرت اماں جانؓ کے زیر اثر گزرا۔ آپ نے صدر لجنہ سمبڑیال کے علاوہ مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مخلصانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ یتیموں، مسکینوں اور رحمی رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ واقفین زندگی اور مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ صدقہ وخیرات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ناروے کی مسجد کے لئے نمایاں قربانی کی توفیق پائی۔ آپ کے شوہر خلافت ثانیہ اور ثالثہ میں حفاظت خاص میں خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح انہوں نے امیر ضلع سیالکوٹ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

8۔ مکرم محمد انس السید صاحب (سیریا)

2/جولائی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی پیدائش 1993ء میں ہوئی۔ یکم نومبر 2014ء کو جب انہیں گرفتار کیا گیا تو اس وقت بزنس انسٹیٹیوٹ میں پڑھ رہے تھے۔ 2011ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوانی کے جوشوں سے بالکل مبرا تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور کبھی کسی لڑائی جھگڑے اور فساد کے کاموں میں شامل نہیں ہوا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات از صفحہ 1

بعد ازاں تمام فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔ شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد مکرم محمد نعیم اظہر صاحب (مبلغ سلسلہ سیرالیون) کی دو صاحبزادیوں کی تقریبِ رخصتانہ میں شرکت کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ عزیزہ تنزیہہ مناہل صاحبہ کی شادی عزیز احتشام احمد صاحب ابن مکرم ریاض احمد صاحب کے ساتھ جبکہ عزیزہ باذلہ نعیم صاحبہ کی شادی عزیز لقمان احمد صاحب (کارکن ایم ٹی اے) ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی۔ بعد ازاں شادی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

❁...**25/نومبر بروز اتوار**: آج ہالینڈ سے آنے والے ایک جرنسلٹ Mr. Ewout Klei نے حضور انور سے ملاقات کرنے اور انٹرویو لینے کی سعادت پائی۔ موصوف ہالینڈ سے نکلنے والے میگزین Jalta (https://jalta.nl/) کے لئے کام کرتے ہیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم اعجاز احمد خان صاحب کی درخواست پر ازراہِ شفقت ان کی موٹر کو اپنی دعاؤں کے ساتھ متبرک فرمایا۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے پانچ روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، امراء ممالک، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے صدور اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 105/فیملیز اور 79/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 15/ممالک سے تھا جن میں جرمنی، کینیڈا، آسٹریلیا، نائیجیریا، فرانس، ہالینڈ، ناروے، یونان، سنگاپور، سوئٹزرلینڈ، پاکستان اور یوکے کے علاوہ بعض عرب ممالک سے آنے والے احباب شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)
Specialists in Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یاذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت مولوی ظہورحسین صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8/اکتوبر 2012ء میں حضرت مولوی ظہورحسین صاحب مبلغ روس و بخارا کی خودنوشت سے منقول مضمون (بقلم مکرم زبیر احمد صاحب) شائع ہوا ہے۔قبل ازیں 4/اپریل 2008ء، 28/ستمبر 2012ء اور 3/اپریل 2015ء کے شماروں کے اسی کالم میں حضرت مولوی صاحب کا ذکرخیر کیا جاچکا ہے۔

حضرت مولوی ظہورحسین صاحب کا تعلق دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور سے تھا۔آپ کے والد محترم شیخ حسین بخش صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشاد پر آپ کو اُس وقت مدرسہ احمدیہ میں داخل کروادیا جب آپ پانچویں جماعت میں تھے۔ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے آپ کوفرمایا: ’’ظہورحسین تم سمجھتے ہوکہ عربی پڑھنے سے تم کنگال ہوجاؤ گے اور ساری عمر روٹی کمانے میں مشکل پیش آئے گی۔لیکن مجھے دیکھو کہ میں نے بھی صرف قرآن پڑھا ہے، کیا خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر ایسا نہیں کہ بہتوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا۔‘‘

1920ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے جامعہ احمدیہ میں مشنری کلاسز کا اِجرا فرمایا تو حضرت مولوی صاحب بھی اس میں شامل ہو گئے اور 1922ء میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1923ء میں جموں میں مبلغ مقرر ہوئے۔جموں میں آریوں نے آپ سے تناسخ کے مسئلہ پر مناظرہ کی طرح ڈالی۔ لیکن آپ کے دلائل سُن کر آریہ مناظر نے یہ کہہ کر مناظرہ سے جان چھڑائی کہ بات چونکہ لمبی ہوگئی ہے اس لئے یہ گفتگو آئندہ کبھی جاری رکھیں گے۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کا حوصلہ بہت بلند ہوا۔

دسمبر 1923ء میں جلسہ سالانہ کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے مولوی صاحب کو فرمایا کہ آپ کچھ دن یہاں ٹھہریں۔ پھر حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ آپ بخارا جائیں۔ 1924ء میں شہزادہ عبدالمجید صاحب (تہران کے لئے) اور مولوی محمد امین خان صاحب اور مولوی ظہورحسین صاحب (بخارا جانے کے لئے) قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل مولوی محمد امین خان صاحب سے حضورؓ نے ہر دو کے کرایہ کی تفصیل مانگی لیکن تفصیلی اخراجات کو ملاحظہ کرکے فرمایا: ’’یہ اتنے زیادہ اخراجات لکھ دیے ہیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ بہت کم اخراجات ہوں، حتیٰ کہ دوسرے جانے والے مبلغین کے لئے بھی آپ لوگ نمونہ بنیں۔‘‘

مولوی صاحب کو جب حضورؓ کے ارشاد کا علم ہوا تو آپ کا دل بھر آیا اور آپ نے حضورؓ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ جو تفصیل اخراجات کی حضورؓ کے سامنے پیش کی گئی ہے مجھ کو اس کا کوئی علم نہیں۔ اے میرے محسن! اگر حضور عاجز کو ایک پائی بھی نہ دیں تو عاجز خوشی سے پیدل جانے کو تیار ہے۔ حضور کا کتنا بڑا احسان ہے کہ حضور نے خدمتِ دین کے لئے عاجز کو منتخب فرمایا۔

حضورؓ نے آپ کا یہ خط پڑھا، تو جو سفرخرچ دونوں کے لئے مقرر فرمایا تھا اُس میں دوصد روپے کا اضافہ فرمادیا۔ چنانچہ تینوں مبلغین 14/جولائی 1924ء کو قادیان سے روانہ ہوکر براستہ کوئٹہ، ایران کے شہر مشہد پہنچے۔ کوئٹہ سے مشہد تک چھ سو میل کا صحرا اور جنگل ہے جو 45 یوم میں کبھی پیدل چل کر اور کچھ اونٹ اور گدھے پر سوار ہوکر طے کیا۔ راستہ میں میل ہا میل تک پانی نہیں ملتا اور اگر کہیں ملتا بھی ہے تو گدلا اور کھاری۔ ایک بار 56 میل تک پانی نہ ملا اور مشک میں بھی پانی ختم ہو گیا تھا۔ یہ منزل دودن میں طے کرنی تھی۔ محمد امین خان صاحب پہلے ایک قافلہ کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ حضرت مولوی صاحب اور حضرت شہزادہ صاحب پیچھے پیچھے چل پڑے۔ راہ میں شدّتِ پیاس سے دونوں گدھوں سے اتر کر پیدل چلنے لگے، کیونکہ گدھے بھی پیاسے تھے۔ راستہ ختم ہونے سے کچھ پہلے شہزادہ صاحب پیاس کو برداشت نہ کرسکے اور وہیں لیٹ گئے۔ آپ سخت گھبرا گئے اور بے چین ہوکر چلتے رہے۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک شترسوار آرہا تھا۔ اُس کے پاس پانی موجود تھا۔ آپ کے مانگنے پر اُس نے پانی پلایا، پھر آپ نے شہزادہ صاحب کی طرف اشارہ کیا تو وہ سوار تیزی سے اُن کے پاس پہنچا اور پانی پلایا اور اپنے ساتھ اونٹنی پر سوار کرکے منزل پر لایا جہاں کہ پانی موجود تھا۔

برکو (ایران) پہنچے تو مولوی صاحب کو تپ محرّقہ ہوگیا جو ایک ماہ تک رہا۔ صحت بحال ہونے کے بعد آپ 8/دسمبر 1924ء کو ایک ترک نوجوان کے ہمراہ بخارا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ 13/دسمبر کو ترکستان (روس) میں ارتھک کے سٹیشن پر اُترے۔ اس جگہ برف بڑی کثرت سے گررہی تھی۔ اُس ترک نے آپ کو اپنے ایک واقف کار کی دکان میں چھپادیا اور اگلے دن شام کو آپ کو بخارا جانے والی گاڑی پر سوار کرانے کے لئے لے گیا۔ لیکن ابھی ٹکٹ خریدا تھا کہ سوار ہونے سے پہلے ایک روسی فوجی نے دیکھ لیا اور اِن دونوں کو اپنے ساتھ دفتر لے گیا۔ اُس نے آپ کے تمام کپڑے، بستر، کتابیں، ٹکٹ اور نقدی وغیرہ رکھ لیں اور چند کپڑے دے کر دونوں کو قیدخانہ میں داخل کردیا۔ آپ پر اس قدر شک تھا کہ رات کو جب آپ تہجد کے لئے اُٹھتے تو پہرہ پر موجود سپاہی کھڑکی سے دیکھ کر شک کرتا کہ یہ بھاگنے کی تیاری کررہا ہے۔ پھر اگلے دن ایک دو افسر آکر کمرہ کے دروازہ اور کھڑکی کو غور سے دیکھتے کہ کہیں یہ بھاگ تو نہیں جائے گا۔ آپ سے دن کو کام بھی لیا جاتا مثلاً پانی منگوانا، صفائی کروانا اور زمین کھودنا وغیرہ لیکن کھانے کے لئے کچھ نہ ملتا تھا۔ بلکہ دوسرے قیدیوں کا اگر باہر سے کھانا آجاتا یا کوئی اپنے پیسوں سے منگواتا تو وہ آپ کو بھی کچھ دے دیتا ورنہ آپ بھوکے پیاسے پڑے رہتے۔ آپ کے ساتھی قیدی آپ کو جھوٹ بول کر آزاد ہوجانے کا مشورہ دیتے لیکن آپ نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ دعائیں جاری رہیں۔ تہجد کی ادائیگی، نماز فجر کے بعد قرآن شریف کی تلاوت، سورج طلوع ہونے کے بعد دونفل ادا کرنا اور ہمہ وقت دعائیں۔

ارتھک سے آپ کو اشک آباد لے جایا گیا۔ وہاں سٹیشن سے جیل جاتے ہوئے بازار میں آپ نے تازہ روٹی پکتی دیکھی تو سوچا کہ اب یہ روٹی مجھ کو کہاں مل سکتی ہے؟ لیکن فوراً آپ کے ساتھی نے سپاہی کو کچھ پیسے دے کر روٹی منگوائی اور کچھ حصہ آپ کو دے دیا۔ آپ خداتعالیٰ کے اس احسان کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جب کبھی غمگین زیادہ ہوتے تو وضو کرکے نفل ادا کرلیتے۔ بارہا خداتعالیٰ نے آپ کو خوابوں میں تسلی دی۔ ایک دفعہ خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو دیکھا کہ وہ فرمارہے ہیں کہ تم کو یہاں قیدخانہ میں سونے کے لئے تو نہیں بھیجا تھا، بلکہ تبلیغ کے لئے بھیجا تھا۔ چنانچہ آپ نے جیل میں ایک روسی سے زبان سیکھنی شروع کردی۔

آپ کے نہانے وغیرہ پر پابندی تھی۔ کپڑے جو ارتھک سٹیشن پر پہنے تھے وہی زیب تن تھے اور تقریباً گل چکے تھے۔ پھر آپ کو تاشقند لے گئے۔ وہاں قیدخانے میں تقریباً 30 عورتیں بھی شامل تھیں اور غالباً سیاسی قیدی تھیں کیونکہ اُن کو کھانا اعلیٰ قسم کا ملتا تھا۔ روزانہ ہی اُن میں سے ایک دو عورتیں آپ کے لئے اپنے کھانے سے بچا کر لے آتی تھیں اور حیرت سے دیکھتی تھیں کہ عام قیدی تو دیدے پھاڑ کر اُن کو گھورتے تھے۔ لیکن یہ اجنبی لڑکا اُن کی طرف آنکھ بھر کر دیکھتا بھی نہ تھا۔

تاشقند میں آپ نے روسی زبان سیکھنے اور قرآن شریف کے بعض حصے حفظ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعض مسلمان اور آرمینین قوم کے لوگ بھی قید تھے۔ اُن میں سے اکثر آپ کے انتہا درجہ کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ بعض آپ کو ولی سمجھتے۔ دن کو آپ قیدیوں کے ساتھ کام لیتے لیکن روزانہ رات کو آپ کی پیشی ہوتی اور سوال وجواب کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا۔ چنانچہ آپ کو آرام کا موقع نہ ملتا۔ بعض دفعہ ساری ساری رات جگائے رکھتے تاکہ کسی طرح تکلیفوں سے تنگ آکر آپ انگریزی جاسوس ہونے کا اقرار کرلیں۔ اُنہی دنوں جیل میں قیدیوں نے احتجاج کیا اور بھوک ہڑتال کردی۔ آپ نے اُن کے ساتھ درخواست پر دستخط نہ کئے۔ روسی افسران کو آپ کے اس فعل پر تعجب ہوا تو وجہ پوچھی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن ہمیں جائز مطالبات منوانے کے لئے ناجائز طریق اختیار کرنے سے منع کرتا ہے۔ احتجاج بھی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ پھر آپ نے ایک علیحدہ درخواست دی کہ روسی حکومت کے فلاں قانون کے مطابق قیدیوں سے سلوک کرنا چاہئے۔ قیدیوں کی عدالتوں تک رسائی ہونی چاہئے۔ چنانچہ اس جیل سے قیدی دوسری جیلوں میں بانٹ دیے گئے۔ وہاں آپ کی بہت سے مسلمان قیدیوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ لوگ آپ سے مانوس ہوگئے اور آپ کو اپنا امام بھی منتخب کرلیا۔ روس میں ابتدائی احمدی انہی لوگوں میں سے ہوئے۔ اُن کے ایمان اور محبت کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب کو حیرت ہوتی تھی کہ یہ لوگ صرف ایک مبلغ کو دیکھ کر ایمان لے آئے ہیں۔

تاشقند جیل میں طبقہ امراء سے ایک شخص عبداللہ آیا جسے مذہبی علوم پر کافی دسترس تھی۔ اُس نے احمدیت قبول کرلی تو قیدیوں کی ایک بڑی تعداد بھی احمدی ہوگئی۔ دراصل یہ قیدی کسی جرم کے نتیجہ میں قیدی نہ بنے تھے بلکہ روسی حکومت اپنا دبدبہ قائم رکھنے کے لئے معمولی باتوں پر لوگوں کو پکڑلیتی اور جیل بھیج دیتی تھی۔ قید کا عرصہ عموماً مختصر ہوتا تھا۔ چنانچہ لوگ آتے اور جاتے رہے اور شہر میں ایک معقول تعداد میں جماعت بن گئی۔ اکثر نَو احمدی سوچ سمجھ کر ہوئے تھے اور اکثر پڑھے لکھے اور زیرک لوگ تھے۔ بعض لوگ تو ایمان میں اس حد تک ترقی کرگئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام سنتے ہی اُن کی آنکھوں سے محبت اور عقیدت کے آنسو بہنے لگتے تھے۔ وہ حضرت مولوی صاحب سے جب سنتے کہ حضرت اقدسؑ کے ساتھ اُن کی قوم نے کیا سلوک کیا تو بعض اُن میں سے زاروقطار روتے اور رات کو احمدیت کی ترقی کی دعائیں کرتے۔

عبداللہ خان صاحب کی بیعت کے بعد ایک شور سا مچ گیا اور روسی حکام نے دومقامی مُلّاؤں کو جیل میں بھیجا تاکہ عبداللہ خاں کو دوبارہ مسلمان بنایا جائے۔ عبداللہ خاں صاحب پر تو اُن کی باتوں کا اثر نہ ہوا۔ روسیوں کو بھی اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی کہ کوئی مقامی مالدار ذی وجاہت شخص احمدی ہوجائے، لیکن اُن کو یہ فکر ضرور تھی کہ اگر بڑے بڑے لوگ احمدی ہونا شروع ہوگئے تو پھر مولوی صاحب کا کیا بنے گا۔ پھر روسی حکومت نے ایک بڑے عالم اور مقتدر طبقہ سے تعلق رکھنے والے شخص عبدالقادر کو جیل کے اندر یہ کام کرنے کے لئے بھیجا۔ اگرچہ وہ بھی ناکام رہا مگر اُس نے روسی حکومت کو بتایا کہ مولوی صاحب کی عبادات کی وجہ سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہورہے ہیں اور عنقریب ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہوجائے گی۔ اس پر حکام خوفزدہ ہوئے۔ دراصل روسی حکّام سوچ رہے تھے کہ اتنے بڑے عالمِ دین کو ایک معمولی ریلوے سٹیشن سے بغیر پاسپورٹ کے روس میں داخل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

دراصل حضرت مولوی صاحب کو ایران میں کافی دن ٹھہرنا پڑا تھا۔ وہاں کے حالات ایسے تھے کہ کسی ہندوستانی کو روسی ویزا ملنا قریباً ناممکن تھا۔ انگریزی اور روسی انقلابی حکومت کے تعلقات حددرجہ خراب تھے۔ خاص طور پر اسلام کے مبلغ کو وہ ویزا کیوں دیتے۔ ایرانی روسی چیک پوسٹ پر بھی کسی نے کوئی خاص سوالات نہ پوچھے۔ ویسے بھی اُن دنوں پاسپورٹ وغیرہ کی پابندیاں محض برائے نام ہی تھیں۔

تاشقند میں کئی لوگوں کے بیعت کرنے پر آپ پر سختی ہونا شروع ہوگئی۔ ساری ساری رات جگائے رکھتے اور سوال کرتے رہتے۔ آپ نے کتاب ’’احمدی اور غیراحمدی میں فرق‘‘ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہوا تھا۔ یہ کتاب بار بار پیش ہوتی رہی۔ اعلیٰ روسی افسر کو مترجم نے جب روسی زبان میں دس شرائط بیعت کا ترجمہ پڑھ کر سنایا تو اس کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور اُس نے نہایت تعظیم کے ساتھ بار بار اس کتاب کو ہاتھ میں لیا اور اپنی نوٹ بک میں بہت سی باتیں نقل کیں۔ پہلے مذہب پر بحث ہوتی رہی، کچھ دنوں بعد سیاست موضوع بن گیا۔ یہ سلسلہ تین چار ماہ تک جاری رہا۔ شروع میں جو عیسائی مترجم تھا، وہ یہ لمبی چوڑی بحثیں سن کر احمدیت قبول کرچکا تھا۔

حالات بدلنے لگے۔ جیل کا کھانا اگرچہ واجبی ساتھا لیکن ملتا تو رہتا تھا مگر پھر یہ حالت ہوگئی کہ کسی کو اگر یاد رہتا کہ اس قیدی کو بھی کھانا ملنا چاہئے تو کچھ نہ کچھ مل جاتا، لیکن کئی کئی اوقات کا کھانا ہی نہ ملتا۔ پھر مارپیٹ کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے روزانہ یا ایک آدھ دن کے وقفے کے بعد مارنے لگے۔ اذیت ناک سزا قیدتنہائی کی بھی تھی۔ ایک اندھیری کوٹھری میں جس میں روشنی کی مدھم سی شعاع تک نہ آسکتی تھی اس میں ایک ایک ہفتہ، بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تنہا گزارنا پڑتا تھا۔ کیڑے مکوڑے اور چوہے وغیرہ تو وہاں عام تھے۔ سزائے موت سنانے کے لئے مکمل شہادت دستیاب نہ ہوسکی تو جعل سازیاں شروع ہوئیں لیکن تفتیشی افسر کے سامنے جیل حُکّام کی جعل سازی پکڑی جاتی۔ دسمبر کے انتہائی سرد موسم میں آپ کو ننگے فرش پر لٹا کر مارا پیٹا جاتا تھا اور پھر ساری ساری رات یونہی گزرجاتی۔ کوئی پُرسان حال نہیں تھا، زخموں سے خون بہ رہا ہوتا تھا۔ جسم میں اتنی سکت بھی نہ ہوتی کہ ہاتھ پاؤں

بھی ہلاسکیں۔ دن چڑھتا تو سپاہی آپ کو نیم مُردہ حالت میں فرش سے اُٹھاتے، گرم پانی دیتے اور کچھ پلاتے۔ تھوڑا بہت کھانے کو بھی دیتے جس سے جسم کی حرارت تھوڑی بہت عود کر آتی۔ آپ کے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں ایک آدھ زخم کا نشان موجود نہ ہو۔

ایک رات آپ کے کمرہ میں چھ سات سپاہی داخل ہوئے اور اس قدر مارا کہ جس کی مثال پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ آپ نیم بیہوشی کی حالت میں فرش پر گر پڑے تو آپ کے دونوں بازوؤں کو مروڑ کر پیٹھ کے پیچھے اس سختی کے ساتھ رسیوں سے باندھا گیا کہ نیم بیہوشی میں بھی آپ کی چیخ نکل گئی۔ ایک تختے پر ڈال کر اس زور سے رسیاں کسیں کہ آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گوشت کے اندر گھس گئی ہیں۔ بیہوش ہوجانے پر چھوڑا اور وہیں پھینک دیا۔ سردی کی شدّت سے چہرے پر برف کی تہ آہستہ آہستہ بیٹھنے لگی۔ بعد میں جب ہسپتال لے گئے تو پیٹھ پر تیزابی مادے میں کئی گھنٹے بھیگے رہنے کی وجہ سے بڑے بڑے چٹاخ اور زخم بن چکے تھے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الرابع) اپنے بچپن اور آغاز جوانی میں کئی مرتبہ آپ کی پیٹھ پر وہ زخم دیکھتے تو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھیں۔

اُس خوفناک رات کے حوالہ سے حضرت مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ یہ زخم میری پیٹھ پر ہمیشہ کے لئے میری مظلومیت کے نشان کی صورت میں ثبت ہوگئے۔ صبح سپاہی مجھے دیکھنے آئے تو پہلے تو یہی سمجھے کہ مَیں مر چکا ہوں بہر حال جب رسیاں وغیرہ کھولیں تو انگ انگ سے خون رس رہا تھا۔ اس اثنا میں مجھے ایک روسی افسر کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُس نے جب میری نازک حالت دیکھی تو پوچھا کہ یہ ظلم تم پر کس نے کیا ہے؟ میں نے اس کو گزشتہ رات کی داستان سنائی اور ساتھ ہی درخواست کی کہ میرے ساتھ انسانوں والا سلوک کیا جائے، مَیں نے کوئی جرم نہیں کیا، اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار کوئی ظلم تو نہیں۔ یہ تو عقیدے کی بات ہے۔ اگر انگریزی حکومت اور روسی سرکار کے تعلقات خراب ہیں تو ایک غریب اور کمزور انسان پر ظلم کر کے ان دونوں حکومتوں کو کیا مل جائے گا۔ اُس وقت تو وہ روسی افسر خاموش رہا اور کچھ نہ بولا لیکن تھوڑی دیر بعد میرے کمرہ کے باہر ایک ایمبولینس آگئی اور مجھے ہسپتال لے گئی۔ اُس افسر کی سفارش پر مَیں ہسپتال بھیجا گیا جہاں میں نے دو ماہ گزارے۔ وہاں ہر طرح کا آرام اور آسائش مجھے حاصل رہا۔ اور پھر مجھے (دوبارہ جیل) بھیج دیا گیا۔

جیل میں حضرت مولوی صاحب کو سؤر کا گوشت کھلا نے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن جیل سٹاف میں کچھ ہمدرد بھی تھے جنہوں نے آپ کو بتا دیا۔ اس کے بعد آپ نے سالن وغیرہ کھانا بالکل چھوڑ دیا۔ آدھی ڈبل روٹی جو پانی کے ساتھ روزانہ ملتی تھی وہ پانی کے ساتھ نگل لیتے۔

پھر جیل میں ایک نیا وارڈن آیا جو عیسائی تھا۔ ایک دن وہ آپ کو کہنے لگا کہ تم کیوں نہیں اپنے خدا سے مدد مانگتے اور کیوں نہیں اُس کو کہتے کہ قادیان میں تمہارے خلیفہ کو اس بارہ میں خبر کرے تا تمہاری کچھ حکومتی سطح پر مدد ہو سکے۔ آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو تمہارے بارہ میں اطلاع ہوچکی ہے اور وہ تمہاری رہائی کے بارہ میں پوری کوشش کررہے ہیں۔ وارڈن یہ سن کر اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا اور آپ سے یہ پوچھا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ آپ نے کہا ہمارا خدا عالم الغیب خدا ہے اس نے یہ ساری باتیں خواب کے ذریعہ مجھے بتائی ہیں۔

باتوں باتوں میں جب آپ نے اس کو حضرت مسیح موعودؑ کی جنگ عظیم اور زار روس کو بہت بڑی ذلّت پہنچنے کے بارہ میں پیشگوئیوں کا بتایا تو یہ باتیں سن کر اُس کا رنگ زرد ہو گیا اور کہنے لگا تمہارے پاس اس کا کوئی قطعی ثبوت ہے تو پیش کرو۔ آپ نے کہا کہ میری ضبط شدہ کتابوں میں ایک ''براہین احمدیہ حصہ پنجم'' ہے جو 1905ء میں چھپی تھی، اُس میں زار روس کے متعلق پیشگوئی موجود ہے۔ یہ جواب سن کر اُس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کچھ دیر تک وہ بالکل خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا کہ تم اپنے کمرہ میں جاسکتے ہو اور جہاں تک میرا تعلق ہے آئندہ نہ تم کو کوئی مارے گا اور نہ کوئی تکلیف دی جائے گی۔

حُکّام مختلف لوگوں کو حضرت مولوی صاحب کا کھوج لگانے کے لئے جیل میں بھیجتے رہتے تھے۔ تاشقند کے ایک بڑے مسلمان عالم کو بھی بھیجا جو چند دن وہاں رہ کر خاموشی سے آپ کا مشاہدہ کرتا رہا اور آخر ایک روز آپ کے پاس آکر کہا کہ مَیں بہت دنوں سے آپ کی شخصیت کا مطالعہ کر رہا ہوں اور آپ کی باتیں سنتا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ احمدیت سچائی پر مبنی ہے لہٰذا میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

ارتھک، اشک آباد اور تاشقند میں قریباً 9 ماہ گزارنے کے بعد آپ کو ماسکو لے جانے کا حکم ملا۔ ماسکو میں بھی روزانہ پٹائی اور ساری ساری رات جگائے رکھنا معمول بن گیا... تاشقند میں تو مہینہ میں ایک آدھ مرتبہ کپڑے وغیرہ تبدیل کرنے کی اجازت بھی مل جاتی تھی۔ نہانا تو وہاں ایک قسم کا تعیش کا آئٹم تھا لیکن سر کے بال منڈوانے یا ناخن وغیرہ کاٹنے پر کوئی پابندی نہ تھی۔ ماسکو میں کپڑے بدلنے کی مکمل ممانعت تھی۔ بال اور ناخن کٹوانے پر بھی قدغن تھی۔ ایک قیدی نے آپ کو مقامی روسی اخبار کا ایک صفحہ دکھایا جس میں جلی عنوان سے یہ خبر درج تھی کہ ماسکو جیل میں آجکل ایک انڈین مولوی لوگوں کو بہکا رہا ہے اور بہت سے لوگوں کو خدا کی ہستی کا قائل کرلیا ہے پس حکومت اس پاگل پن کا فوری طور پر خاتمہ کرے۔ حضرت مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جوں جوں ماسکو میں عرصہ حیات مجھ پر تنگ ہوتا گیا، اللہ تعالیٰ کی عنایات اسی نسبت سے مجھ پر زیادہ نازل ہونے لگیں۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا تھا کہ خواب میں مجھے تسلّی نہ دی جاتی ہو۔

چند روز بعد جیل سپرنٹنڈنٹ نے آپ کو بلا کر کہا کہ تمہاری صحت بہت کمزور ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ زیادہ دیر تک تم یہاں کی سردی برداشت نہیں کرسکتے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں کچھ عرصہ کے لئے ہسپتال بھیج دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو ہسپتال بھیج دیا گیا۔ ہسپتال میں چند ماہ نہایت آرام سے گزار کر جب آپ واپس جیل میں لائے گئے تو معلوم ہوا کہ آپ کی رہائی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک صبح آپ کو رہا کرتے ہوئے 50 روبل دیئے گئے۔ پھر ماسکو سے بذریعہ ٹرین آپ کو باکو لے جایا گیا جہاں چند روز کے لئے آپ کو جہاز کا انتظار کرنا تھا۔ وہاں آپ نے کیمپ کمانڈر سے درخواست کی کہ آپ کو دوتین دن کے لئے آزادانہ تبلیغ کی اجازت دی جائے۔ کیمپ کمانڈر کو ذاتی طور پر تو اعتراض نہ تھا لیکن وہ کہتا تھا کہ اس کے لئے ماسکو سے پوچھنا پڑے گا۔ چنانچہ آپ نے یہ معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کردیا۔

چند روز بعد روسی بحری جہاز کے ذریعہ آپ کو ایرانی بندرگاہ ہنزالی بھجوادیا گیا۔ وہاں کی برٹش کونسل نے آپ کو تہران بھجوادیا۔ وہاں انگریز سفیر سے ملے اور اُس کی ہدایت پر بغداد چلے گئے جہاں سے براستہ بصرہ تقریباً ایک ہفتہ بعد آپ کراچی پہنچے۔ پھر جب قادیان پہنچے تو یہ 1926ء کا موسم خزاں تھا۔ صدر انجمن احمدیہ نے اُس دن عام تعطیل کا اعلان کیا اور اُسی دن بعد نماز ظہر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

10/مارچ 1944ء کو لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضورؓ نے فرمایا کہ اب ہماری جماعت کے وہ مبلغ جو اس وقت یہاں موجود ہیں آپ لوگوں کو بتائیں گے کہ کس طرح میرے زمانہ میں اسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ اس پر جن مبلغین نے اپنے واقعات بیان کئے اُن میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب بھی تھے۔ اس کے بعد حضورؓ نے دوبارہ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

''یہی مولوی ظہور حسین صاحب جنہوں نے ابھی روس کے حالات بیان کئے ہیں۔ جب انہوں نے مولوی فاضل پاس کیا تو اس وقت لڑکے ہی تھے۔ میں نے ان سے کہا کیا تم روس جاؤ گے۔ انہوں نے کہا میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے کہا جاؤ گے تو پاسپورٹ نہیں ملے گا۔ کہنے لگے بے شک نہ ملے میں بغیر پاسپورٹ کے ہی اس ملک میں تبلیغ کے لئے جاؤں گا۔ آخر وہ گئے اور دو سال جیل میں رہ کر انہوں نے بتا دیا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے وجود مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں، خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادیں، میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھادیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہوجانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے۔''

حضرت مولوی صاحب کے واپس ہندوستان میں پہنچنے پر ''کشمیری اخبار'' لاہور نے ''ایک احمدی کا قابل تقلید مذہبی جوش'' کے عنوان سے لکھا:

''مولوی ظہور حسین مبلغ احمدیت جو دو سال سے بالکل لاپتہ تھے پھر ہندوستان واپس آگئے ہیں اس دوران میں آپ کو بہت سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

وہ اپنے ایک خط میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں بغیر پاسپورٹ کے بے کسی اور بے بسی کی حالت میں مشہد سے بخارا کی طرف جانا پڑا اور وہ بھی دسمبر کے مہینہ میں جبکہ راستہ برف سے سفید ہو رہا تھا۔ راستے میں روسیوں کے ہاتھ پکڑے گئے جہاں آپ پر مختلف مظالم توڑے گئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ بے رحمی سے مارا گیا۔ تاریک کمروں میں رکھا گیا۔ کئی کئی دن سؤر کا گوشت کھانے کے لئے ان کے سامنے رکھا گیا لیکن وہ سرفروش عقیدت جاہ و استقلال پر برابر قائم رہا۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص جو قید خانہ میں انہیں دیکھنے آیا، ان کی تعلیمات کی بدولت احمدی ہوئے بغیر باہر نہ نکلا۔ اس طرح تقریباً 40/اشخاص احمدی ہوگئے۔''

...❁...❁...❁...

مکرم نوید احمد صاحب کراچی کی شہادت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 ستمبر 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم ثناء اللہ صاحب آف حمیرا ٹاؤن کراچی کو نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے 14/ستمبر 2012ء کو شہید کردیا۔ آپ کی عمر 22 سال تھی۔ احمدیہ قبرستان کراچی میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 21/ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نوید احمد صاحب ابن ثناء اللہ صاحب کے دادا عبدالکریم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ کا تعلق امرتسر سے تھا مگر بیعت کے بعد آپ کا زیادہ وقت قادیان میں ہی گزرتا۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں آپ کا خاندان محمود آباد سندھ میں مقیم ہوا۔ پھر 1985ء میں کراچی آگئے۔ شہید مرحوم کے والد ثناء اللہ صاحب کو 1984ء میں اسیر راہِ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔ واقعہ شہادت اس طرح ہے کہ 14/ستمبر 2012ء کو جمعہ کے دن عزیزم نوید احمد اپنے گھر واقعہ حمیرا ٹاؤن حلقہ گلشن جامی کے سامنے اپنے دو غیر از جماعت پٹھان دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو نامعلوم افراد موٹرسائیکل پر آئے اور انہوں نے ان تینوں نوجوانوں پر کلاشنکوف اور ریپیٹر سے فائرنگ کردی۔ کلاشنکوف سے نکلی دو گولیاں عزیزم نوید احمد کے پیٹ میں لگیں جبکہ دوسرے دونوں نوجوانوں کو بھی گولیاں لگیں اور یہ تینوں زخمی ہوگئے۔ انہیں فوری ہسپتال لے جایا گیا لیکن نوید احمد ہسپتال جاتے ہوئے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پاگئے۔

شہید مرحوم بڑے سادہ مزاج، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ نرم مزاج تھے۔ نرم خُو تھے۔ ہمدرد تھے۔ اطاعت گزار تھے۔ عاجزانہ عادات کے مالک تھے۔ پڑھائی کا شوق تھا لیکن غربت کی وجہ سے مڈل کے بعد پڑھائی نہیں کرسکے۔ اپنے والد کے ساتھ کام کرتے تھے اور اُس کام کے دوران ہی انہوں نے میٹرک کا امتحان بھی پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔

رمضان میں خود خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ اکثر خود پیش کیا کرتے تھے اور بڑے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں سرانجام دیتے تھے۔ جہاں یہ کام کرتے تھے، وہاں ساتھی اور افسران بھی آپ کے اخلاق اور ایمانداری سے بہت متأثر تھے۔ آپ کی نماز جنازہ پر بھی دفتر سے کئی افراد نے شرکت کی۔ نیز آپ کے ادارہ کے مالکان اور اُن کی فیملی کے ممبران آپ کے گھر تعزیت کی غرض سے آئے۔ شہید مرحوم کے والدین دونوں زندہ ہیں، آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/دسمبر 2012ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا ایک قطعہ بعنوان ''ٹوٹے ہوئے کتبے'' شامل اشاعت ہے۔ یہ قطعہ اس خبر کے پس منظر میں کہا گیا ہے کہ لاہور (پاکستان) کے ایک قبرستان میں موجود احمدیوں کی تمام قبروں کے کتبوں کو بعض شرپسندوں نے رات کی تاریکی میں توڑ دیا۔

بزور ظلم و استبداد دل جیتے نہیں جاتے
وفا کا استعارہ تھے وفا کا استعارہ ہیں
یہ کل کہتے تھے قبرستان کے ٹوٹے ہوئے کتبے
نہ ہم زندہ گوارا تھے نہ ہم مُردہ گوارا ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

December 07 2018 – December 13, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday December 07, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat: the writings and speeches of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as).
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Inauguration Of Gillingham Mosque: Recorded on March 1, 2014.
02:40	Spanish Service
03:15	Ashab-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Mir Mardan Ali (ra).
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Taa Haa, verses 48 - 77 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Recorded on November 25, 1996.
04:50	Pushto Muzakarah
05:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith: the relationship between Allah and the Holy Prophet (SAW).
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Face2Face: Recorded on December 2, 2018.
08:05	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
09:00	Khuddam Ijtema UK Address: Recorded on June 22, 2014.
10:05	In His Own Words
10:30	Unscripted
11:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:40	Noor-e-Mustafwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00	Tilawat [R]
12:15	Khilafat Turning Fear Into Peace
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:25	Shotter Shondhane: Rec. November 29, 2018.
15:30	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as).
16:35	Friday Sermon [R]
17:45	Khilafat Turning Fear Into Peace
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:25	Face2Face [R]
19:30	Khuddam Ijtema UK Address [R]
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:05	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW) [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:40	Unscripted [R]

Saturday December 08, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:40	Noor-e-Mustafwi (SAW)
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Khuddam Ijtema UK Address 2014
02:30	The True Concept Of Khilafat
03:00	Face2Face
04:05	Friday Sermon
05:15	Roti Plant
05:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Seerat-un-Nabi (SAW)
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	LIVE Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane: Rec. November 30, 2018.
15:15	Jalsa Salana Speech
16:00	LIVE Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	Seerat-un-Nabi (SAW) [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Gulshane Waqfe Nau Nasirat And Lajna Class: Recorded on October 26, 2018 in Houston, USA.
21:00	International Jama'at News
22:30	Friday Sermon
23:40	What Is Bai'at

Sunday December 09, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna Class 2018
02:55	Seerat-un-Nabi (SAW)
04:00	Friday Sermon
05:10	Jalsa Salana Speech
05:45	Masjid-e-Aqsa Qadian
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 8, 2018.
08:30	The Review Of Religions: a magazine established by the Promised Messiah (as).
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Rec. October 30, 2018 in Maryland, USA.
10:00	In His Own Words
10:30	Aao Kahani Sunain
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2018.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. November 30, 2018.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018 [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Karwan-e-Waqfe Jadid
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
19:00	LIVE Face2Face
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Karwan-e-Waqfe Jadid
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	The Review Of Religions [R]

Monday December 10, 2018

00:05	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal 2018
02:20	In His Own Words
03:00	Karwan-e-Waqfe Jadid
04:00	Friday Sermon
05:10	Islami Mahino ka Ta'aruf
05:30	The Review Of Religions
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 24, 1997.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:25	Pandit Lekh Ram
08:55	Reception At Maryam Mosque: Recorded on September 26, 2014.
10:05	In His Own Words
10:35	Swahili Service
11:10	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Reception At Maryam Mosque 2014 [R]
16:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Stoppa Krisen
19:00	Pandit Lekh Ram
19:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
20:05	Reception At Maryam Mosque 2014 [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:40	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the first signs of the day of judgement as stated by the Holy Prophet (saw).
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday December 11, 2018

00:00	World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	The Life Of Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
00:50	Al-Tarteel
01:20	Reception At Maryam Mosque 2014
02:30	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:25	Pandit Lekh Ram
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat: prayer and destiny.
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on April 30, 1996.
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Rec. October 30, 2018 in Maryland, USA.
09:50	In His Own Words
10:30	Jalsa Salana USA Speech
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2018.
14:00	Shotter Shondhane: Rec. December 1, 2018.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018 [R]
15:55	In His Own Words
16:30	Face2Face: Recorded on December 9, 2018.
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on December 8, 2018.
20:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018 [R]
21:20	Chali Hai Rasm
21:50	Kasre Saleeb
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]
23:30	Jalsa Salana USA Speech [R]

Wednesday December 12, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018
02:10	In His Own Words
02:45	Face2Face
04:25	Liqa Ma'al Arab
05:25	Kasre Saleeb
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel
07:05	Question & Answer Session: Rec. April 5, 1987.
08:00	Qisas-ul-Ambiyaa: the life of Hazrat Saleh (as).
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal Class: Rec. October 30, 2018 in USA.
10:00	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2018.
14:05	Shotter Shondhane: Rec. December 2, 2018.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018[R]
16:05	Roohani Khazaa'in Quiz
16:35	Moshaa'irah
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Horizons D'Islam
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
19:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018[R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Mosha'airah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:35	Roohani Khazaa'in Quiz [R]

Thursday December 13, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal 2018
02:35	In His Own Words
03:05	Qisas-ul-Ambiyaa
03:55	Question And Answer Session
04:50	Mosha'airah
05:35	Roohani Khazaa'in Quiz 06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Kahf, verses 95 - 111 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on October 29, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence
08:40	Introduction To Waqf-e-Jadid
09:00	Huzoor's (aba) Address At The Peace Conference: Recorded on November 8, 2014.
09:55	In His Own Words
10:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:25	Persian Service
15:55	Friday Sermon [R]
17:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:40	Ashab-e-Ahmad (as)
20:10	Friday Sermon [R]
21:15	In His Own Words
21:50	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25	The Review Of Religions

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 07 December 2018 | Issue No. 49

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر 2018ء

☆...حضورِانور کا محبت، ہم آہنگی اور مل بیٹھنے کا پیغام اگر سمجھ لیا جائے تو میرے خیال میں ہم سب بہت بہتر حالت میں ہوں۔☆...میں نے حضورِانور کو بہت ہی منکسر المزاج پایا ہے۔آپ کا بولنے کا انداز بہت نرم ہے۔ہر ایک سے ملنے میں آپ بہت مہربان ہیں۔☆...گو کہ میں کیتھولک ہوں، لیکن حضورِانور کے ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔اسلام خدمتِ انسانیت کا درس دیتا ہے۔☆...حضور کا طرز کلام ایسا دلنشیں ہے کہ ہر لفظ روح میں اُترتا معلوم ہوتا تھا۔☆...حضورانور نے یہاں ایک بیج بو دیا ہے، اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس کی نگہداشت کریں اور اسے بڑھائیں اور اس کو بھائی چارہ اور محبت کے مضبوط درخت میں تبدیل کریں۔☆...خلیفہ کا امن کا پیغام ہمارے لئے اور ہمارے معاشرے کیلئے ایک امید کی کرن ہے۔یہ پیغام بہت اہم ہے اور ہم سب کو اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔☆...(حضور) ایک عالمی لیڈر ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی متاثرکن ہے۔میں نے آپ کے الفاظ سنے ہیں، آپ کی سوچ دیکھی ہے، یہ بہت ہی عظیم شخصیت ہیں اور دنیا کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے بہت ہی عظیم پیغام لے کر آئے ہیں۔☆...آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت پُروقار اور بارعب ہے۔نیز اُن کا خطاب ہر اُس شخص کو جو اپنی ذات میں امن و آشتی کا خواہاں ہے ضرور اپنی طرف کھینچے گا۔

(مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر حضورانور کے خطاب پر مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

19/اکتوبر 2018ء بروز جمعہ

(حصہ سوم)

... ...

مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر حضورانور کے خطاب پر مہمانوں کے تأثرات

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ فلاڈلفیا شہر کے میئر Jim Kenney نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرا جماعت کے افراد سے دو سال قبل رابطہ ہوا تھا۔اس وقت یہ تعمیر ابتدائی مراحل میں تھی۔اب یہ بہت عمدہ اور خوبصورت عمارت بن چکی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی انویسٹمنٹ ہے۔ یہ جگہ بہت ہی مناسب ہے۔ میں جماعت کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خدمت کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم سب اور اس شہر کے باسیوں کو یہی خدمت چاہئے۔ اگر اس مسجد میں آنے والے ہمارے آس پاس کے پڑوس میں لوگوں کو ان کے بچوں کو اچھا شہری بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور ان میں احساسِ ذمہ داری اور سنجیدگی قائم کردیں تو یہ ہمارے شہر اور اس علاقہ کیلئے ایک بہت بڑی تبدیلی ہوگی۔

حضورِانور سے مل کر بہت اچھا لگا۔آپ ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔آپ وسیع النظر ہیں۔حضور کی موجودگی کا احساس ہی ہمیں یہ باور کرواتا ہے کہ یہ کتنی عظیم شخصیت ہیں اور اسی وجہ سے اللہ نے انہیں اس عظیم مقام کیلئے چُنا ہے۔حضورِانور سے ملاقات بہت شاندار رہی۔آپ نے فلاڈلفیا کے حالات اور حکومت کے حوالہ سے سوال کئے۔ آپ نے یہاں کی انڈسٹری اور درآمدات کے حوالہ سے پوچھا۔زراعت کے حوالہ سے بات ہوئی۔تو آپ کو ہماری فکر تھی۔ میئر اور کونسل کے اختیارات کے حوالہ سے بات ہوئی۔حضورِانور سے یہ تمام بات چیت بہت ہی دلچسپ رہی۔

اس ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ یہاں کئی مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ میں ذاتی طور پر ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سب مل کر معاشرہ کی بہتری کیلئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔ میرا خیال ہے کہ خدا ہم سے یہی چاہتا ہے۔

یہاں پر آپ لوگوں نے بہت بڑی انویسٹمنٹ کی ہے، میرا خیال ہے کوئی چھ سات ملین ڈالر کی۔ یہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ایک روشن مثال ہے۔مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرنے میں بہت سخی ہیں۔آپ لوگوں میں دوسروں کی مدد کا جذبہ بہت مثالی ہے۔

حضورِانور کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ یہ امن، پیار اور محبت ہی ہے، جس کے ذریعہ سے ہم مل کر ترقی کرسکتے ہیں اور اس شہر کو مزید بھائی چارہ میں بڑھا سکتے ہیں۔حضورِانور کے پیغام سے میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ حضورِانور بہت وسیع النظر ہیں، بہت شفیق اور بنی نوع انسان کی مدد کرنے والے انسان ہیں۔ بہت متأثرکُن شخصیت ہے۔

☆ کانگریس مین Dwight Evans نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضورِانور نے امن قائم کرنے کے حوالہ سے بہت ہی عمدہ پیغام دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہم امریکہ میں ایک تاریک دور سے گزر رہے ہیں اور ایسے دور میں یہ پیغام بہت شاندار تھا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کمیونٹی نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کیلئے کتنی اہم ہے۔ بطور کانگریس مین مَیں حضورِانور کو دلی خوش آمدید کہتا ہوں۔

ہمیں مستقبل میں امید اور امن چاہئے۔فلاڈلفیا کی مذہبی آزادی کے حوالہ سے ایک اہمیت ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے حضورِانور کو اور آپ کی جماعت کو اس مسجد کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بطور یوایس کانگریس مین میں یہ کہتا ہوں کہ میں ہر وقت آپ اور آپ کی جماعت کے ساتھ کھڑا ہوں۔حضورِانور سے ملاقات بہت دلچسپ رہی۔خوراک کے حوالہ سے بات ہوئی۔ میرا تعلق چونکہ زراعت سے ہے اسلئے فوڈ پالیسی پر بات ہوئی۔ عالمی سطح پر یہ معاملہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔حضورِانور سے اس حوالہ سے بات کرکے بہت خوشی ہوئی۔

☆ اس پروگرام میں ایک جج Harry Schwartz بھی شامل ہوئے تھے۔اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہاں مدعو کئے جانا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ بہت سے احمدیوں سے ملاقات ہوئی ہے۔میں اس جماعت سے 25 سال سے واقف ہوں۔ کئی سال سے یہاں کے لوکل صدر میرے اچھے دوست اور ہمسایہ ہیں۔کئی مرتبہ ان سے ڈنر پر مختلف مسائل پر بات ہوئی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کیلئے مل بیٹھنا بہت ضروری ہے۔حضورِانور کی شخصیت بہت شاندار ہے۔آپ نے کئی جگہوں کا دورہ کیا ہے اور خطاب کیا ہے۔حضورِانور کا محبت، ہم آہنگی اور مل بیٹھنے کا پیغام اگر سمجھ لیا جائے تو میرے خیال میں ہم سب بہت بہتر حالت میں ہوں۔

☆ فلاڈلفیا پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ایک کیپٹن بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مجھے یہاں کیپٹن کے طور پر کام کرتے ہوئے دو سال ہوئے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر سات سال پر محیط رہی ہے۔ہمارے یہاں مختلف کمیونٹیز کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ یہ مسجد اس کمیونٹی کا ایک نیا رُخ ہے۔ میں دیگر پولیس کے افراد کے ساتھ یہاں اس لئے آیا ہوں کہ میں اپنی طرف سے یکجہتی کا اظہار کروں کہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں اور اسلام اور یہاں کے مقامی افراد کے درمیان رابطہ کا کام کررہے ہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد یہاں رہنے والوں کیلئے کیا آفر کرتی ہے اور اس میں پولیس اپنا کیا مثبت کردار ادا کرسکتی ہے۔ہم دیگر کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں اور اسی طرح مسجد کے ساتھ بھی کام کریں گے۔ اس مسجد کیلئے جب بھی ہمیں بلایا گیا ہے ہم نے بھرپور تعاون کیا ہے۔ یہاں کی جماعت کی انتظامیہ بہت قابل ہے، ہمیں تو کچھ بھی نہیں کرنا پڑا۔ مقامی لوگوں سے رابطوں وغیرہ میں یہاں کی جماعت نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

☆ ایک خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے حضورِانور کو بہت ہی منکسر المزاج پایا ہے۔آپ کا بولنے کا انداز بہت نرم ہے۔ ہر ایک سے ملنے میں آپ بہت مہربان ہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو ان میں ایک دکھاوا آجاتا ہے۔حضورِانور کی ذات اس سے بالکل

باقی صفحہ نمبر3 پر ملاحظہ فرمائیں